Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

پارسا

حرم شاہ

کافی سال پہلے اٹلی سے کچھ گینگسٹر امریکہ آئے جنہوں نے وہاں اپنا راج قائم کرنے کا سوچا اور پھر امریکہ کے کئی شہروں کو اپنی ملکیت بنا لیا جہاں ہر برا کام ان کی ہی نگرانی میں ہونے لگا۔

آہستہ آہستہ یہ حکومت بہت زیادہ طاقت ور اور وسیع ہو گئی اتنی کہ پولیس بھی ان کے سامنے بے بس تھی۔ انہیں اٹیلین مافیا کے نام سے جانا جانے لگا اور مافیا کے سردار کو کاپو کہا گیا جسکا مطلب اٹلی زبان میں باس تھا۔

یہ کہانی انہیں مافیا باس میں سے ایک باس کی تھی۔ لاس ویگاس کے مافیا کا پوڈیمن موریٹی کی جس کی سفاکی اور بے رحمی سے سب ڈرتے تھے کیونکہ اس شخص کو ہر ایک سے نفرت تھی، اپنے آپ سے بھی۔

"ہاہاہا یہ مار اناں۔۔۔۔"

چارلی اس وقت اپنے ایرینا میں بیٹھا پنجرے میں بند دو آدمیوں کو جانوروں کی طرح لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو کہ ایسا لگ رہا تھا کہ ایک دوسرے کی جان لے کر ہی دم لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

امریکہ کے شہر لاس ویگاس میں چارلی کا ایرینا بہت زیادہ مشہور تھا جہاں غیر قانونی لڑائیاں، ڈرگ ڈیلینگز اور بھی بہت کچھ ہو رہا تھا اور یہ کروانے والا وہ باڈی بلڈر چارلی ہی تو تھا۔

"باس ڈیمن موریٹی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔۔"

ڈیمن کا نام سن کر چارلی کے ہونٹوں کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔ لاس ویگاس کے مافیا کا پوسے ہر کوئی ڈرتا تھا۔

"کہاں ہے وہ اس وقت؟"

"ٹھیک تمہارے پیچھے۔۔۔"

ایک مغرور سی آواز سن کر چارلی نے جلدی سے مڑ کر دیکھا جہاں ڈیمن شان سے ہونٹوں میں سگار دبائے اور ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ چارلی نے ڈیمن کے پیچھے دیکھا جہاں کالے بالوں والا ایک سنجیدہ سا آدمی اور لال بالوں والی ایک انتہائی خوبصورت لڑکی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

"تو کیا کہا تھا تم نے میرے آدمی کو کہ وہ تمہیں حکم دینے والا کون ہوتا ہے؟ ڈیمن خود آ کر تم سے بات کرے۔۔۔"

ڈیمن نے سگار کو کرسی کے بازو سے مسل کر بجھایا اور زرا سا آگے ہو کر اپنی گہری نیلی آنکھوں سے چارلی کو گھورنے لگا۔

"لو آ گیا ڈیمن۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

چارلی نے نگاہیں چھوٹی کر کے اس مغرور شخص کو دیکھا جو کافی گھمنڈی تھا۔ سنہرے اور بھورے بالوں اور نیلی آنکھوں والا وہ تیس سالہ مرد دیکھنے میں جتنا دلکش لگتا تھا اندر سے اتنا ہی سفاک اور ظالم مانا جاتا تھا۔ وہ پورے لاس ویگاس کا بے تاج بادشاہ مانا جاتا تھا۔

"کیا چاہیے تمہیں مجھ سے؟"

چارلی سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

"کچھ زیادہ نہیں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تمہارا یہ ایرینا اور تم ویگاس میں باقی سب کی طرح میری غلامی کرو۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے عام سے انداز میں بات کہی۔

"نہیں مجھے منظور نہیں یہ میرا ایرینا ہے جیسے میں چاہوں گا اسے چلاؤں گا۔۔۔۔"

چارلی کی بات پر ڈیمن نے بھویں اچکا کر اسے دیکھا۔ وہ شائید پہلا آدمی تھا جس نے ڈیمن کے سامنے اس قدر بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔

"جانتے ہو اگر میں چاہتا تو اس وقت تم یہ بات کہنے کے لیے زندہ نہیں ہوتے لیکن مجھے تمہاری یہ بہادری پسند آئی اس لیے تمہارے لیے ایک خاص آفر ہے۔۔۔۔"

"کیسی آفر؟"

چارلی نے گہری نگاہوں سے ڈیمن کو دیکھا۔

"ڈیتھ میچ تمہارے اور میرے درمیان اور یہ میچ تبھی ختم ہو گا جب ہم دونوں میں سے ایک کی لاش اس پنجرے میں پڑی ہو گی۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے دلچسپی سے اس پنجرے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنی طاقت کا رعب جھاڑ رہا تھا۔

"اگر میں جیتا تو تمہارا یہ ایرینا میرا اور اگر تم جیتے تو جو میرا ہے سب تمہارا۔۔۔"

ڈیمن کی آفر پر چارلی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔وہ شخص اسے اپنی جگہ کا پو بننے کی دعوت دے رہا تھا۔چارلی نے ڈیمن کا معائنہ کیا جو پینٹ کوٹ پہنے کوئی بزنس مین لگ رہا تھا۔قدو قامت کے لحاظ سے کافی اچھا تھا لیکن چارلی کی طرح باڈی بلڈر نہیں تھا۔

"منظور ہے۔۔۔۔"

ڈیمن کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔وہ فوراً اٹھا اور اپنا کوٹ اور شرٹ اتار کر کرسی پر رکھنے کے بعد اس پنجرے کی جانب چل دیا جہاں چارلی لڑائی کے لیے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

ایک ڈریگن کا ٹیٹو ڈیمن کے سینے کے دائیں جانب بنا تھا جسکے منہ سے نکلتی آگ کی لپٹیں اسکے پورے بازو پر پھیل رہی تھیں اور دوسرا ٹیٹو ایک آگ میں لپٹے چاقو کا تھا جو کہ اسکے بائیں بازو پر تھا۔ایرینا میں موجود کئی لڑکیاں اس حسین مرد کو دیکھ کر اپنا دل تھام کر رہ گئی تھیں۔

"یہ تو گیا جانتا نہیں شائید ڈیمن کو۔۔۔"

لال بالوں والی لڑکی نے چارلی کو دیکھتے ہوئے طنزیہ مسکان کے ساتھ کہا لیکن اسکے ساتھ موجود کالے بالوں والا شخص ابھی بھی سنجیدگی سے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے پنجرے میں جاتے ہی دروازہ لاک کر دیا گیا۔اب اس پنجرے میں سے ان دونوں میں سے ایک کی لاش ہی نکلنی تھی۔وہاں موجود لوگ اونچی اونچی چارلی کے نام کے نعرے لگا رہے تھے۔سب جانتے تھے کہ چارلی جیتے گا آخر وہ انکا سب سے بہترین باڈی بلڈر تھا۔

"آجا بچے آج اس دنیا سے ایل ڈیمن موریٹی کا نام ہی مٹ جائے گا۔۔۔۔"

چارلی کے کھلے چیلنج پر ڈیمن بس مسکرا دیا۔گھنٹی کے بجتے ہی چارلی نے ڈیمن پر حملہ کیا لیکن ڈیمن سائیڈ پر ہو کر اس حملے سے بہت آسانی سے بچ گیا۔چارلی نے پھر سے کوشش کی لیکن ڈیمن اسکے ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا۔دور کھڑی لال بالوں والی لڑکی یہ دیکھ کر حیران ہوئی۔

"لوکا ڈیمن کر کیا رہا ہے؟"

اسکی پریشانی پر کالے بالوں والا سنجیدہ سا آدمی جسکا نام لوکا تھا گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"اسکے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔۔۔"

وہ ڈیمن کے چہرے پر دلچسپی کے آثار دیکھ سکتا تھا۔چارلی کی حرکتیں اس کے لیے بس سرکس تھیں جن سے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچانک ہی چارلی غصے کے عالم میں پوری رفتار سے آگے بڑھا اور ایک زوردار مکا ڈیمن کے منہ پر مار دیا۔ڈیمن نے اپنے ہونٹ کا کونا چھوا جہاں سے خون نکل رہا تھا۔یہ دیکھ کر وہ لال بالوں والی لڑکی مسکرا دی۔

"یہ تو گیا۔۔۔۔"

چارلی مسکراتے ہوئے ڈیمن کو دیکھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اسے کچھ سمجھ آتا ڈیمن بہت تیزی سے آگے بڑھا اور اپنا پاؤں چارلی کی ٹانگ کے گرد لپیٹ کر اسے ایک زوردار جھٹکا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آہ۔۔۔"

چارلی کی چیخ پورے ایرینا میں گونجی تھی اور اسے نے حیرت سے اپنی ٹانگ کو دیکھا جو ٹوٹ کر مڑ چکی تھی۔تکلیف سے اسکی جان جارہی تھی مگر تبھی ڈیمن نے قریب آکر اپنا بازو اسکی چوڑی گردن کے گرد لپیٹا۔

"ڈیتھ میچ۔۔۔"

اپنے کان میں وہ سرگوشی سن کر چارلی کانپ اٹھا۔

"ننن۔۔۔نہیں ڈیمن ممم۔۔۔۔میرا ایرینا تمہارا ہوا آج سے بس مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔"

چارلی گڑگڑایا لیکن ڈیمن کے چہرے پر رحم کے کوئی آثار نہیں تھے۔

"جس خدا کو ڈیمن مانتا ہی نہیں اسکے واسطے تجھے کیسے چھوڑ دے لیکن تو مانتا ہے ناں اسے تو جا اسکے پاس۔۔۔"

اتنا کہہ کر ڈیمن نے زوردار جھٹکے سے اسکی گردن کو توڑ کر اسکا مردہ وجود زمین پر پھینکا اور باہر آکر اپنی شرٹ اور کوٹ پہننے کے بعد وہاں خاموش کھڑے لوگوں کی جانب مڑا۔

"اب یہ ایرینا ڈیمن کی پراپرٹی ہے میرے اصولوں پر چلو گے تو زندہ رہو گے ورنہ اسکے جتنی آسان موت نہیں ملے گی کسی کو۔۔۔۔"

سب کو وارننگ دیتا ڈیمن باہر کی جانب چل دیا۔لوکا تو اسکے پیچھے چلا گیا لیکن لال بالوں والی لڑکی وہیں کھڑی مسکراتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیمن موریٹی بہت زیادہ خطرناک ہو تم پھر بھی مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو، بس تمہارا ایک اشارہ اور روزلی ڈارسن تمہاری غلام بن کر رہے گی۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر کہا۔ پوری دنیا اسکے حسن کی دیوانی تھی پر جسکی روزلی دیوانی تھی اس نے تو کبھی اسے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا۔ روزلی کو یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن اپنے ڈیمن کے کالے دل پر اسی کی حکومت ہو گی مگر یہ اسکا خواب ہی تھا۔

"پارس۔۔۔ پارس کہاں ہو میرا بچہ ؟"

وہاب صاحب کی آواز پر کچن میں برتن دھوتی پارسا نے جلدی سے اپنے ہاتھ پونچھے اور اپنا دوپٹہ ٹھیک سے سر پر لیتے ہوئے باہر انکے پاس صحن میں آ گئی۔

"اسلام و علیکم ماموں۔۔۔"

پارسا کی خوشگوار آواز پر وہاب صاحب مسکرائے اور اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"وعلیکم السلام ماموں کی جان۔۔۔ یہ دیکھو میں تمہارے لئے کیا لے کر آیا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاب صاحب نے ایک شاپر پارسا کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔ پارسا نے مسکرا کر اس شاپر کو کھولا جس میں ایک خوبصورت سا گلابی رنگ کا سوٹ تھا۔

"اففف اتنا پیارا سوٹ میرے لیے لائیں ہیں ناں آپ بابا۔۔۔"

وہاب صاحب کی بڑی بیٹی کبریٰ نے جلدی سے وہ سوٹ پارسا کے ہاتھ سے چھین کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ اپنی بیٹی کی یہ حرکت وہاب صاحب کو انتہائی ناگوار گزری۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں کبریٰ یہ میں پارس کے لئے لایا ہوں تمہاری ماں تو تمہیں آئے دن نئے کپڑے دلاتی رہتی ہے۔۔۔"

اپنے باپ کی بات پر کبریٰ کا منہ پھول گیا۔

"لیکن یہ مجھے پسند آیا ہے بابا اسے میں ہی رکھوں گی بدلے میں پارس میرا کوئی سوٹ لے لے۔۔۔"

وہاب صاحب نے اپنی بیٹی کو گھور کر دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے پارسا بول اٹھی۔

"کوئی بات نہیں ماموں اگر کبریٰ آپی کو یہ پسند آیا ہے تو انہیں رکھنے دیں۔۔۔"

اپنی بھانجی کی بات پر وہاب صاحب نے گہرا سانس لیا۔وہ ایسی ہی تو تھی ہر ایک کی گئی زیادتی کو بھی ہنس کر ٹال دیتی تھی۔

"ٹھیک ہے یہ کبریٰ رکھ لے میں پارس کے لئے ایک اور لے آؤں گا کل اور اس پر کوئی نظر نہ رکھے پہلے بتا رہا ہوں۔۔۔"

وہاب صاحب اتنا کہہ کر اٹھے اور کمرے میں چلے گئے۔کبریٰ فوراً پارسا کی جانب پلٹی۔

" سمجھتی کیا ہو تم خود کو؟ہمارے گھر میں رہتی ہو اور ہمارا ہی جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔۔"

"آپی میں تو بس۔۔۔۔"

"بند کرو اپنا منہ سب پتہ ہے مجھے میسنی سی شکل بنا کر بابا کے سامنے اچھی بن جاتی ہو۔اگلے مہینے جا رہے ہیں بابا سعودیہ واپس اسکے بعد بتاؤں گی تمہیں۔۔۔"

کبریٰ نے سر جھکا کر کھڑی پارسا کو دنت پیس کر دیکھتے ہوئے کہا اور پارسا تو بس اپنے آنسوؤں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہو گیا کبریٰ اتنے غصے میں کیوں ہو؟"

نادیہ بیگم اور انکی بڑی بیٹی ہدیٰ جو ابھی بازار سے آئی تھیں کبریٰ کو یوں غصے میں دیکھ کر پوچھنے لگیں۔

"یہ تو آپ اس سے پوچھیں امی جب تک یہ اس گھر میں ہے ہم سکون سے رہ سکتی ہیں بھلا؟"

کبریٰ کی بات پر نادیہ بیگم نے غصے سے پارسا کو گھورا۔

"سکون کیوں نہیں برداشت ہوتا تمہیں میری بچیوں کا؟ ہر وقت ان کے پیچھے پڑی رہنا بس تم۔۔۔"

پارسا نے فوراً اپنی نم پلکیں اٹھا کر نادیہ بیگم کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مامی میں تو بس۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔بس اتنے دن مزے کر لو جتنے دن تمہارے ماموں ہیں یہاں اسکے بعد تمہیں تمہاری اوقات دکھاؤں گی میں۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا فوراً وہاں سے بھاگ کر کچن میں آئی اور بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے لگی۔ایسا سلوک اس کے ساتھ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اس کی ماں اور وہ اپنے ماموں کے ہاں ہی رہتے تھے۔پہلے تو اس کی ماں اسے اپنی ممانی کے غصے سے بچاتی تھی لیکن نو سال کی عمر میں اس کی ماں بھی اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ماموں تو زیادہ تر سعودی عرب ہوتے تھے اور پارسا گھر کا سارا کام بھی کرتی تھی اور طعنوں کے ساتھ ساتھ مار بھی کھاتی تھی لیکن اپنے ماموں کے سامنے کبھی اف تک نہیں کی۔

"ان شاءاللہ سب اچھا ہوگا پارس برا وقت پل بھر کا ہوتا ہے اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں تنہا نہیں چھوڑتے۔۔۔۔"

پارسا نے اپنی ماں کے کہے الفاظ دہرائے اور آنسو پونچھ کر مسکرا دی۔ہاں اسکی ماں کا دیا یہ ایمان ہی تو اسکی طاقت تھا جو ہر غم میں پارسا کا حوصلہ بنتا آیا تھا۔بے شک اندھیری رات کے بعد پر نور صبح آتی ہے۔پارسا کو بس اس صبح کا انتظار تھا۔

وہاب صاحب کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔وہاب صاحب کی بس ایک بہن تھی حلیمہ جو انہیں جان سے زیادہ عزیز تھی۔انہوں نے حلیمہ کی شادی ایک کافی اچھے

Posted On Kitab Nagri

گھرانے میں کی تھی لیکن پارسا کے پیدا ہوتے ہی اس شخص نے بیٹا نہ ملنے کی وجہ سے حلیمہ کو طلاق دی اور پارسا سمیت اسے گھر سے نکال دیا۔

حلیمہ اپنے بھائی کے در پر آ بیٹھی۔کچھ بھی کر کے اپنی بھابھی کو خوش کرنے کی کوشش کرتی لیکن وہ کبھی حلیمہ کی خدمت سے خوش نہیں ہوئی تھی۔

پارسا صرف نو سال کی تھی جب حلیمہ ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئی۔وہاب صاحب چونکہ سعودیہ رہتے تھے اس لیے انہیں یہاں کے حالات کا نہیں پتہ تھا لیکن جب تین سال بعد یہاں آکر انہوں نے اپنی معصوم بھانجی کے ساتھ ہوتا برا سلوک دیکھا تو اسے اختیار دینے کا سوچ بیٹھے۔

کچھ سالوں کے بعد ان کے اکلوتے بیٹے سمیر نے تعلیم کے لیے امریکہ جانے کی خواہش ظاہر کی۔وہاب صاحب نے اسکے کے سامنے امریکہ جانے کی شرط پارسا سے نکاح کی رکھی جو تب محض چودہ سال کی تھی اور سمیر انیس سال کا تھا۔

سمیر انکی بات مان گیا اور وہاب صاحب نے اس کا نکاح پارسا سے کروا کر اسے امریکہ کا بھیج دیا لیکن یہ ان کا خواب ہی تھا کہ اس گھر کی بہو بننے کے بعد نادیہ بیگم اور ان کی بیٹیاں پارسا سے اچھا سلوک کریں گی بلکہ گزرتے وقت کے ساتھ ان کا سلوک مزید بدتر ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب پارسا انیس سال کی تھی اور کافی لائق ہونے کے باوجود اس نے پرائیویٹ بی اے کے امتحان دیے تھے جبکہ ان کی بیٹیاں بس یونیورسٹیوں میں پیسہ برباد کر رہی تھیں۔

وہ چاہتے تھے کہ کسی بھی طرح پارسا کو اپنی بیوی اور بیٹیوں سے دور کر دیں۔وہ جوان کے سامنے ہی اس معصوم بچی کے ساتھ اتنا برا سلوک کرتی تھیں نہ جانے ان کے جانے کے بعد پارسا کے ساتھ کیا کچھ کرتی ہوں گی؟

یہ سوچ کر وہ بہت زیادہ پریشان ہو چکے تھے۔پھر بہت سوچنے کے بعد انہیں ایک ہی حل نظر آیا۔انہوں نے اپنا موبائل نکالا اور سمیر کا نمبر ڈائل کرنے لگے۔

"اسلام و علیکم بابا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فون اٹھاتے ہیں سمیر نے نرمی سے کہا وہاب صاحب مسکرا دیئے۔

"وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں؟"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے نرمی سے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں بیٹا بس سوچا کہ تمہارا حال چال پوچھ لوں اور بتاؤ کیا کر رہے ہو؟"

وہاب صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بابا کل انٹرویو ہے اسکی تیاری کر رہا تھا۔

عام سا جواب پا کر وہاب صاحب کی مسکان گہری ہوئی۔ سمیر پڑھائی مکمل کرنے کے بعد گرین کارڈ ہولڈر ہو چکا تھا اور اب اچھی نوکری کی تلاش کر رہا تھا۔

"لیکن اس وقت تو وہاں کافی رات ہو گی ناں؟"

"جی بابا رات ہی ہے لیکن میرا کام کافی تھا۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا پھر کچھ سوچ کر تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

"جی کہیں بابا۔۔۔۔"

سمیر نے فوراً جواب دیا۔

"میں چاہتا ہوں تم پارس کا ویزہ بھجواؤ اور اسے اپنے پاس بلا لو۔۔۔۔"

وہاب صاحب کی بات پر کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"لیکن بابا میں تو ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہتا ہوں اور اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں میں اسے کیسے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟"

وہاب صاحب نے اپنی کنپٹی سہلا کر گہرا سانس لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ تمہاری ذمہ داری ہے بیٹا اسے کیسے نبھانا ہے یہ تم پر ہے لیکن یہ میرا فیصلہ ہے کہ جلد از جلد اسے اپنے پاس بلا لو اور اخراجات کی فکر مت کرو میں تمہیں زیادہ پیسے بھجوانے کی کوشش کروں گا۔"

"لیکن بابا۔۔۔۔"

"سمیر بس میں نے کہا کہ تم اسے اپنے پاس بلا رہے ہو تو تم بلا رہے ہو۔۔۔۔"

وہاب صاحب کے سختی سے کہنے پر سمیر خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے بابا میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاب صاحب نے پھر سے ہاں میں سر ہلایا۔

"ایک سال سے تم اسکی ڈاکیومنٹیشن مکمل کروانے کی کوشش کر رہے ہو اب تک ہو جانا چاہیے تھا سب اس لیے جب تم پاکستان آؤ تو پوری تیاری کے ساتھ آنا کیونکہ تم اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے۔"

"لیکن بابا اتنی جلدی کیسے؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ بیوی ہے تمہاری سمیر تم اسے اپنے پاس بلا سکتے ہو۔ویسے بھی اب وہ انیس سال کی ہو چکی ہے اور تمہیں گرین کارڈ بھی مل چکا ہے تو یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں۔۔۔"

وہاب صاحب نے وضاحت دی تو سمیر پھر سے خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے بابا آپ اسکا پاسپورٹ وغیرہ تیار کروا لیں۔۔۔اچھا میں پھر بات کروں گا ابھی زرا بزی ہوں۔۔۔"

سمیر نے سنجیدگی سے کہا اور خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔وہاب صاحب فون میز پر رکھ کر پھر سے اپنے ہاتھ باندھ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماموں آپ کی چائے۔۔۔"

پارسا کی آواز پر وہ مسکرا کر اسکی جانب مڑے۔وہ ہو بہو ان کی بہن کا عکس تھی نازک سا وجود،صاف رنگت،کمر تک آتے بال اور انتہائی معصوم سا چہرہ اسے بہت زیادہ دلکش بناتا تھا لیکن جو چیز پارسا کی طرف مائل کرتی تھی وہ اس کے کردار کی خوبصورتی تھی جو اس کی ظاہری خوبصورتی پر بھی حاوی تھی۔وہ اپنے نام جیسی پارسا ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کس سے بات کر رہے تھے آپ؟"

پارسا نے چائے کا کپ انھیں پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

"سمیر سے۔۔۔"

وہاب صاحب نے چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے لگا کر کہا۔ سمیر کے ذکر پر ہی ایک شرمیلی سی مسکراہٹ پارسا کے ہونٹوں پر آئی تھی۔

"وہ ٹھیک تو ہیں ناں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے گھبراتے ہوئے پوچھا تو وہاب صاحب اس کی معصومیت پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکے۔ وہ تو اپنی حیا کی وجہ سے کبھی اس سے بات بھی نہیں کرتی تھی یا شاید نادیہ نے کبھی اسے اتنا موقع ہی نہیں دیا تھا کیونکہ وہ پارسا کو سمیر کے قابل ہی نہیں سمجھتی تھی بلکہ اس نکاح سے ہی انکار کرتی تھیں۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہے بلکہ سمجھو بہت جلد تم دونوں کی ملاقات ہونے والی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب کی بات پر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا وہ واپس آرہے ہیں؟"

وہاب صاحب اسکی آواز میں موجود خوشی محسوس کر سکتے تھے۔

"ہاں بہت جلد پھر سوچتا ہوں اسکی امانت اسے سونپ دوں کیا کہتی ہو تم؟"

وہاب صاحب کے سوال پر پارسا کا چہرہ گلاب کی مانند سرخ ہو گیا اور وہ جلدی سے وہاں سے چلی گئی جبکہ اپنی معصوم سی بھانجی کی حیا پر وہاب صاحب مسکرا دیے۔اپنے بیٹے کی خوش قسمتی پر وہ خدا کا جتنا شکرادا کرتے اتنا کم تھا کیوں اس کے نصیب میں پارسا جیسی لڑکی لکھی تھی جو ایک گھر کو جنت بنانا بخوبی جانتی تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سمیر نے اپنا موبائل غصے کے عالم میں فرش پر پھینک کر چکنا چور کر دیا۔ اگلے ہفتے وہ پانچ سالوں کے بعد پاکستان واپس جا رہا تھا اور وہ تو یہاں سے جانا ہی نہیں چاہتا تھا۔ ایک سال سے وہ پارسا کی ڈاکیومنٹیشن کے بارے میں جھوٹ بولتا رہا تھا۔ اس کے لیے یہاں اپنی بیوی کو بلانا بہت زیادہ آسان تھا لیکن ڈاکیومنٹیشن مکمل ہونے کے باوجود وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی قسم کی ذمہ داری کا بوجھ اسکی قید بن جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

موبائل کے ٹوٹنے کا شور سن کر اسکے بغل میں سوئی اینا جاگ گئی اور چادر سے اپنا وجود چھپاتے ہوئے حیرت سے غصے میں پھنکارتے سمیر کو دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا سیم ڈارلنگ سب ٹھیک ہے ناں؟"

اس نے اپنا گورا ہاتھ سمیر کی برہنہ کمر پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں سب ٹھیک ہے بس نیکسٹ ویک پاکستان جارہاہوں ناں تو سوچ رہاہوں تمہارے بغیر دل کیسے لگے گا۔۔۔"

سمیر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے مسکرا کر کہاتواپنااداسے مسکرادی۔

"میری فرینڈز یونہی کہتی تھیں کہ تم مشرقی لڑکے عجیب ہوتے ہو جبکہ تم تو بیسٹ بوائے فرینڈ ہو ایک مہینے کے لیے تو جارہے ہو بس پھر بھی اتنا مس کروگے مجھے۔۔۔"

اپناشرم وحیاکاہر پردہ گراتے ہوئے مزیداسکے قریب ہوچکی تھی اور سمیر بے خود ہوتااپنے ہونٹ اسکی گردن پر رکھ چکاتھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارے بغیرایک پل بھی نہیں رہ سکتابے بی ایک مہینہ کہاں آسان ہے۔۔۔"

اسکی بات اور گستاخیوں پر اپنا ہنستے ہوئے اسکے قریب ہوتی چلی گئی اور گناہوں کی لذت میں ڈوباسمیر اپنی تہزیب، مذہب، اصول سب بھول چکاتھا۔ یہ بھی کہ اسکاوجود کسی اور کی امانت تھا۔

🔥🔥🔥🔥

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت ایک باغ میں موجود تھا جہاں وہ تھا جو اسے کبھی نصیب نہیں ہوا، سکون۔ تبھی کسی نے اپنے ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھے۔

"گیس کرو کون ہے؟"

ایک شرارتی سی آواز پر ڈیمن مسکرادیا۔

"میری چھوٹی سی پری صوفیا۔۔۔"

اس بات پر وہ پندرہ سالہ لڑکی ہنستے ہوئے اسکے سامنے آئی اور بلکل اسکے جیسی نیلی آنکھوں سے اسے گھورنے لگی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے ڈیمن؟"

صوفیا نے منہ بنا کر پوچھا۔

"کیونکہ تم جان سے زیادہ عزیز ہو مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے محبت سے کہااور اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھنے چاہے لیکن اگلے ہی پل وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی اور ڈیمن وہاں پر بالکل تنہا کھڑا تھا۔

"صوفیا صوفیا۔۔۔۔۔۔"

ڈیمن ارد گرد دیکھتے ہوئے چلایا اور اسکے ساتھ ہی وہ خواب ٹوٹا اور ابھی کچھ دیر پہلے نیند کی دوائی لے کر سویا ڈیمن ہانپتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔صوفیا کا معصوم چہرہ یاد کر کے اس نے اپنی مٹھیاں زور سے بھینچ لیں۔وہ جب بھی اسے یاد کرتا تھا کرب ڈیمن کا مقدر بن جاتا تھا۔

وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھا اور واش روم میں جا کر ٹھنڈے پانی کے شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا کتنی ہی دیر وہاں کھڑا وہ صوفیا کو یاد کرتا رہا پھر ایک ٹراؤزر اور کالی بنیان پہن کر نچلے فلور پر موجود اپنی جم میں آ گیا۔

وہ پنچنگ بیگ پر مکوں کی برسات کر رہا تھا جب لوکا اور روزلی اسکے پاس آ کر اسے ہر چیز سے آگاہ کرنے لگے۔وہ دونوں ہی ڈیمن کے سب سے قریبی ساتھی تھے۔لوکا تو سترہ سال کی عمر سے ڈیمن کے ساتھ تھا۔

"ڈیمن شکاگو کا کاپو ہم سے دوستی کرنا چاہتا ہے تاکہ ہم آپس میں مل کر نیویارک کے کاپو پر رعب جما سکیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"منع کر دو اسے ڈیمن کسی کا دوست نہیں۔"

ڈیمن نے پنچنگ بیگ کو مزید زور سے مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیمن تمہاری دشمنی پہلے ہی بہت زیادہ ہے تمہیں نہیں لگتا کہ کسی سے دوستی ہونا ہمارے لیے اچھا ہو گا۔۔۔"

لوکا نے روزلی کو زیادہ بولنے سے روکنا چاہا لیکن روزلی کبھی کسی کی سنتی ہی کہاں تھی جو منہ میں آتا وہ بول جاتی۔اب روزلی کی بات کے نتیجے میں ڈیمن اسے بھویں اچکا کر دیکھ رہا تھا۔

"مجھے یہ بتانے والی تم کون ہوتی ہو روزلی ڈارسن کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں؟اپنی اوقات میں رہو ورنہ تمہیں بھی ماضی کا حصہ بنانے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔"

ڈیمن نے یہ بات بہت ہی سنجیدگی سے کہی لیکن اسکی آواز میں بہت زیادہ سفاکی تھی۔

"تم چاہتے کیا ہو ڈیمن کہ تمہارے دشمن تمہاری جان لے لیں؟"

Posted On Kitab Nagri

روزلی پھر سے بعض نہیں آئی تو ڈیمن غصے سے آگے بڑھا اور اسکی گردن اپنے ہاتھ میں جکڑ لی۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے مار کر اس کرب سے آزادی دلائے جسے زندگی کہتے ہیں۔۔۔لیکن کوئی کمبخت مارتا ہی نہیں۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا جبکہ روزلی اپنی گردن پر بڑھتے دباؤ کے باوجود بہادی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ڈیمن موریٹی موت کے بعد سکون مل جائے گا تمہیں۔۔۔۔؟وہاں جا کر بھی تمہارا مقدر جہنم ہی تو ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی کی بات پر ڈیمن قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

"جہنم۔۔۔ہاہاہا کافی یقین ہے تمہیں کہ جہنم میں جاؤں گا میں چلو کیوں نہ تمہیں وہاں پہنچا دوں تا کہ وہاں اکیلا نہ رہوں۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے ہاتھ کی گرفت اتنی مظبوط کر دی کہ روزلی کا سانس اسکے سینے میں ہی اٹک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیمن۔۔۔۔۔"

لوکا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا تو ڈیمن نے جھٹکے سے روزلی کو چھوڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

"جانتی ہو ناں کہ ڈیمن کو ہر چیز سے ہی نفرت ہے تو کیوں اسکے معاملے میں ٹانگ اڑاتی ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم دونوں اسے پسند ہیں؟ ہماری ایک غلطی اور ہماری جان لینے میں بھی ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا وہ۔"

لوکا نے روزلی کو گھور کر کہا جو اپنی گردن سہلا رہی تھی۔

"میں ڈرتی ہوں اسکے لیے لوکا چاہتی ہوں کہ اسے کچھ اچھا لگے اس زندگی میں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"نہیں روزلی ڈارسن تم چاہتی ہو کہ تم اسے اچھی لگو لیکن ایک پتے کی بات بتاؤں تمہیں۔۔۔۔"

لوکا نے اسکے ہو کر روزلی کے گلے میں موجود کرسچن کراس کا نشان ہاتھ میں پکڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسکی نظروں میں آنے کے لیے ڈیمن کی طرح تمہیں بھی اسے ماننا چھوڑنا پڑے گا کیونکہ وہ پکا منکر ہے۔۔۔۔"

لوکا اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور روزلی وہ کراس ہاتھ میں پکڑ کر دیکھنے لگی۔ پھر اس نے جھٹکے سے کھینچ کر وہ کراس گلے سے نکال دیا۔

"ڈیمن کے لیے کچھ بھی چھوڑ سکتی ہوں میں، کچھ بھی۔۔۔۔"

روزلی نے اس کراس کے نشان کو آخری بار دیکھ کر کہا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہاں سے چلی گئی۔

🔥🔥🔥🔥

سمیر ایک دن کے لیے بھی پاکستان نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ اینا اور عیاشی کے بغیر کیسے رہتا جسکی اسے لت لگ چکی تھی۔ اینا نے اسے پریشان بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس آکر اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا سیم سب ٹھیک تو ہے ناں؟"

سمیر نے ہاں میں سر ہلا یا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میں بس پاکستان نہیں جانا چاہتا۔"

سمیر نے بے زاری سے کہتے ہوئے اینا کے ہاتھ میں موجود بئیر کی بوتل پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگالی۔

"تو مت جاؤ کال کر کے اپنے ڈیڈ کو منع کر دو۔۔۔"

"اتنا آسان نہیں ہے بے بی وہ مغربی نہیں مشرقی باپ ہیں میری مرضی برداشت ہی نہیں کریں گے اور مجھے ہمیشہ کے لئے پاکستان واپس بلوالیں گے۔۔۔۔"

سمیر کی بات پر اینا نے اپنی آنکھیں گھمائیں پھر کچھ سوچ کر مسکرادی۔

"تو اپنے ڈیڈ سے کہو کہ تمہیں یہاں جاب مل گئی ہے اور نئی جاب ہے اس لئے تمہیں چھٹی نہیں ملے گی۔۔۔"

اینا کی بات پر سمیر مسکرادیا اور اسے کھینچ کر گلے لگایا۔

"تھینکس بے بی بیسٹ آئیڈیا ہے بلکہ میں ابھی کال کر کے انہیں یہ بات کہتا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور مسکراتے ہوئے وہاب صاحب کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔

"السلام علیکم بابا۔۔۔"

"وعلیکم السلام کیسے ہو سمیر بیٹا کس دن کی فلائٹ کنفرم ہوئی ہے تمہاری؟"

وہاب صاحب چار دنوں کے بعد اپنے بیٹے کی آواز سن کر کافی خوش ہوئے تھے۔

"میرے پاس آپ کے لئے گڈ نیوز ہے بابا۔۔۔ مجھے جاب مل گئی ہے۔۔۔"

سمیر نے اینا کی جانب دیکھتے ہوئے شان سے جھوٹ بولا۔ اینا نے اسے دونوں انگوٹھے دیکھا کر تھمز اپ کا اشارہ کیا۔

"ارے واہ ماشاءاللہ بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔ نادیہ سنو نوکری مل گئی ہے تمہارے بیٹے کو۔۔۔"

وہاب صاحب نے کافی خوشی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"قسم سے سمیر میں بیان نہیں کر سکتا مجھے کتنی زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔۔۔"

سمیر جواب میں ہلکا سا مسکرایا اور اپنا کو ایک نظر دیکھا جو اردو میں کی جانے والی باتیں سمجھ تو نہیں رہی تھی لیکن جانتی تھی کہ سمیر اسکے کہے پر عمل کر رہا ہے۔

"لیکن ایک مسئلہ ہے بابا نئی نوکری ہے اس لیے وہ لوگ مجھے فی الحال چھٹی نہیں دے رہے اس لیے ابھی میں پاکستان نہیں آسکوں گا۔۔۔"

سمیر کی بات پر کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"اوہ کوئی بات نہیں بیٹا تم اپنا کام دھیان سے کرو اللہ تعالی تمہیں مزید کامیابیاں دیں۔۔۔جب تمہیں آسانی سے چھٹی ملے گی تب واپس آجانا۔۔۔"

سمیر نے شکر کا سانس لیا لیکن وہاب صاحب کی اگلی بات پر وہ سانس پھر سے سینے میں اٹک گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا میرا دوست وہاں ایک امبیسی میں کام کرتا ہے میں نے اس سے پتہ کروایا تھا کہ پارس کی ساری ڈاکیومنٹیشن مکمل ہو گئی ہے تو تم کاغذات بھجوادو تا کہ میں اسے تمہارے پاس بھیج سکوں۔۔۔۔"

وہاب صاحب کی بات پر سمیر نے گھبرا کر اینا کو دیکھا جو اب خاموشی سے اپنا موبائل دیکھ رہی تھی۔

"لل۔۔۔۔لیکن بابا وہ یہاں میرے پاس کیسے ؟"

"کیا مطلب کیسے سمیر بیوی ہے وہ تمہاری نکاح ہوا ہے تم دونوں کا اور نکاح سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔میں نے سوچا تھا کہ پاکستان آؤ گے تو باقاعدہ تم دونوں کی شادی کریں گے اب تم پاکستان تو آ نہیں سکتے اس سے بہتر یہی ہے کہ میں تمہاری امانت کو تمہارے پاس بھیج دوں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیر گہرا سانس لے کر رہ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب ہونا وہی تھا جو اس کے باپ کی مرضی تھی۔

"ٹھیک ہے بابا میں جلد ہی سارے ڈاکومینٹ بھجوادوں گا۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر سمیر نے کال بند کر دی اور پریشانی سے اینا کو دیکھنے لگا جسے اس کے نکاح کی کوئی خبر نہیں تھی۔اگر اسے یہ بتا لگ جاتا کہ سمیر پہلے سے ہی شادی شدہ تھا تو ایک سیکنڈ میں وہ اسے چھوڑ کر چلی جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس کی وہ بیوی یہاں آرہی تھی اور سمیر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے ہو اس کا اور اپنا رشتہ اینا سے چھپائے گا۔

"ہو گیا سب سیٹ؟"

اینا نے موبائل سائیڈ پر رکھ کر پوچھا تو سمیر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تو ٹھیک ہے مسٹر پھر آج شام پارٹی کیلئے تیار رہنا سب دوست تمہاری آزادی مل کر انجوائے کریں گے۔۔۔"

سمیر مسکرا دیا اس بات سے انجان کہ جسے وہ آزادی سمجھ رہا تھا وہ آزادی کے لبادے میں چھپی تباہی تھی۔

پارسا آج کپڑے دھو رہی تھی اور اتنے سارے کپڑے دھوتے ہوئے اسے سارا دن لگ گیا تھا۔اس نے پریشانی سے ٹائم دیکھا جہاں مغرب کا وقت نکلا جا رہا تھا۔اپنا کام جلدی سے ختم کر کے اس نے مغرب کی نماز ادا کی اور کچن میں آ کر کھانا تیار کرنے لگی۔

"یہ کیا ابھی تم کھانا بنانا شروع کرنے لگی ہو؟اتنی زیادہ بھوک لگی ہے اور تم آدھی رات لگا دو گی کھانا بناتے بناتے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کبریٰ جسے پارسا سے صدا کا بیر تھا اسے کچن میں دیکھتے ہی شروع ہو گئی۔

"کبریٰ آپی میں کپڑے دھو رہی تھی اس لئے دیر ہو گئی ہے آپ فکر مت کریں میں جلدی سارا کام ختم کر لوں گی۔ "

کبریٰ نے دانت پیس کر پارسا کو دیکھا۔اس سمجھ نہیں پاتی تھی کہ ایسے سلوک کے باوجود اس لڑکی کو غصہ کیوں نہیں آتا تھا۔وہ چاہتی تھی پارسا غصہ کرکے کبریٰ کو اسے بدنام کرنے کی کوئی وجہ دے۔پارسا کی معصومیت اور خوبصورتی سے وہ ہمیشہ جلتی آئی تھی۔

"ایک گھنٹے تک کھانا تیار ہو ورنہ جو ہو گا نہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کبریٰ اتنا کہہ کر کچن سے باہر نکل گئی اور پارسا گہرا سانس لے کر اپنی تھکاوٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے کھانا بنانے لگی۔

ایسا نہیں تھا کہ ان کا سلوک پارسا کو برا نہیں لگتا تھا۔بعض اوقات ان کا رویہ پارسا کو حد سے زیادہ تکلیف دے جاتا تھا لیکن وہ تو بس ان کی بے جا نفرت اپنی محبت سے مٹانا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پارس تمہارے ماموں آگئے ہیں کھانا بن گیا ہے تو لگاؤ ٹیبل پر۔۔۔"

نادیہ بیگم کی آواز پر پارسا 'جی مامی' کہتے ہوئے اپنے ہاتھ مزید تیزی سے چلانے لگی۔ جلدی جلدی اس نے سارا کام ختم کر کے کھانا ٹیبل پر لگایا اور سب کو کھانے کا کہنے چلی گئی۔

"واہ بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے آج تو لگتا ہے میری بیٹی نے کچھ بہت مزے کا بنایا ہے۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے پارسا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا لیکن ان کا یوں تعریف کرنا کبریٰ اور نادیہ بیگم کو بہت کھٹکا۔

"جی آپ کی بچی تو بہت ہی زیادہ سگھڑ ہے ایک ہم ہی ہیں جن کے کھانے کی آج تک تعریف نہیں ہوئی۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وہاب صاحب نے نادیہ بیگم کو گھورا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔ کھانا کھانے کے بعد پارسا نے برتن اٹھائے تو اپنے باپ کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے ہدیٰ بھی اسکا ساتھ دینے لگی۔

"سب ابھی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھیں مجھے ضروری بات کرنی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب کی بات پر وہ سب خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے جبکہ نادیہ بیگم بات کو جاننے کے لیے کافی بے تاب ہو رہی تھیں۔

"آپ کو پتہ ہے کہ چند دنوں تک سمیر نے واپس آنا تھا لیکن اپنی نوکری کی وجہ سے وہ واپس نہیں آسکا اس لیے اس نے اور میں نے ایک فیصلہ لیا ہے۔۔۔"

اپنے بیٹے کا ذکر سن کر جہاں نادیہ بیگم مزید بے چین ہوئی تھیں وہیں وہاب صاحب کی خاموشی انہیں کھٹکنے لگی۔

"کیسا فیصلہ ؟"

نادیہ بیگم نے کافی بے چینی سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں پارس کو سمیر کے پاس امریکہ بھیج رہا ہوں۔۔۔"

وہاں صاحب کی بات پر وہاں بیٹھے ہر شخص کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ہدی یہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ اپنے مطلب کا کام کس سے کروائے گی جبکہ کبریٰ کو تو اس کی امریکہ جانے کا سن کر ہی جلن ہو رہی تھی اور نادیہ بیگم کو تو پارسا

Posted On Kitab Nagri

اور سمیر کا نکاح ہی قبول نہیں تھا پھر پارسا کا مکمل طور پر سمیر کی بیوی بننا کیسے قبول کر لیتیں۔ پارسا تو بس حیرت سے آنکھیں بڑی کی ہے آپ نے ماموں کو دیکھتی جا رہی تھی۔

"نن۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"

نادیہ بیگم سکتے کے عالم سے باہر آئیں تو غصے سے بول اٹھیں۔

"کیوں نہیں ہو سکتا بیوی ہے وہ سمیر کی اور وہیں رہے گی ناں جہاں سمیر رہے گا۔۔۔"

وہاب صاحب نے غصے سے اپنی بیوی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیسی بیوی نکاح ہوا تھا ان کا بس وہ بھی جب دونوں بچے تھے۔۔۔"

"میرا نہیں خیال شادی میں نکاح سے بڑھ کر بھی کچھ ہوتا ہے؟ پارس سمیر کی بیوی ہے اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب کی آواز میں بہت زیادہ سختی تھی جبکہ پارسا تو ہم اپنے ماموں کو یوں غصے میں دیکھ کر بری طرح سے ڈر چکی تھی۔

"وہ نہیں جائے گی امریکا سمیر کے پاس میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔میرے لائق بیٹے کے لیے یہ فقیر ہی رہ گئی ہے کیا امیر سے امیر خاندان میں رشتہ کرونگی میں اس کا۔۔۔۔"

"نادیہ۔۔۔۔"!!!

بہت صاحب اتنے زیادہ غصے سے چلائے کہ نادیہ بیگم کے ساتھ ساتھ تینوں لڑکیاں بھی خوف سے کانپ اٹھیں۔

"سمیر پر صرف پارس کا حق ہے۔بیوی ہے وہ اس کی اور وہ وہیں رہے گی جہاں سمیر رہے گا۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔"

وہاب صاحب اتنا کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے خود کو ہارتا دیکھ نادیہ بیگم بے چینی سے ان کی طرف بڑھیں۔

"لل۔۔۔۔لیکن بہت سی ایسی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کے شوہر باہر کے ملک ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے ساس سسر کے پاس رہتی ہیں پارس بھی ویسے ہی ہمارے پاس رہے گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار وہاب صاحب ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ چکے تھے۔

"پارس کی ڈاکیو منٹیشن کا تھوڑا سا کام رہتا ہے جو میں سعودیہ جانے سے پہلے مکمل کروالوں گا پھر جس دن میری سعودیہ کی فلائٹ ہو گی اسی دن پارس کی امریکہ کی فلائٹ ہو گی۔"

وہاب صاحب نے حتمی فیصلہ سنایا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔

"نہیں جانے دوں گی میں اسے، اپنے بیٹے کی زندگی نہیں تباہ کرنے دوں گی۔۔۔دیکھیے گا سمیر خود طلاق دے گا اسے اور پھر بہت امیر خاندان میں کروں گی اپنے بیٹے کی۔۔۔"

چٹاخ۔۔۔

ابھی الفاظ نادیہ بیگم کے منہ میں ہی تھے جب وہاب صاحب انتہائی غصے سے مڑے اور ایک زوردار تھپڑ نادیہ بیگم کے منہ پر مارا۔ کبریٰ اور ہدیٰ کے ساتھ ساتھ پارسا نے بھی حیرت سے وہاب صاحب کو دیکھا۔

"پارس اگلے مہینے ہیں امریکہ سمیر کے پاس جائے گی دیکھتا ہوں ایسا ہونے سے کون روکتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب اتنا کہہ کر زارو قطار روتی ہوئی نادیہ بیگم کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے۔

"امی۔۔۔۔"

کبریٰ نے آگے بڑھ کر نادیہ بیگم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا جسے بری طرح سے جھٹک کر نادیہ بیگم پارسا کے قریب آئیں اور انتہائی زور سے اسے اس کے بالوں سے پکڑ لیا۔

"آہ۔۔۔"

" کبھی خوش نہیں رہے گی تو یہ سازشیں کر کے یاد رکھنا۔۔۔ تباہ و برباد ہو گی اپنی ماں کی طرح تو بھی۔۔۔ دیکھنا طلاق دے دے گا تجھے میرا سمیر وعدہ ہے یہ میرا۔۔۔"

نادیہ بیگم نے ایک جھٹکے سے پارسا کا نازک وجود زمین پر پٹخا اور روتے ہوئے کبریٰ کہ کمرے میں چلی گئیں۔ کبریٰ اور ہدیٰ بھی ان کے پیچھے چلیں گئیں اور پارسا تنہا اس حال میں بیٹھے پھوٹ کر رو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں یااللہ پاک کیوں کرتے ہیں یہ مجھ سے اتنی نفرت؟میں نے تو کبھی انہیں کچھ نہیں کہا ہمیشہ انہیں خوش رکھنے کی کوشش کی ہے۔۔۔پھر کیا کروں کہ یہ نفرت مٹ جائے؟کیا کروں؟"

بہت دیر تک پارسا وہاں بیٹھ کر روتی رہی تھی لیکن اسے چپ کرانے والا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

"ماموں۔۔۔"

پارسا کی آواز پر گہری سوچ میں ڈوبے وہاب صاحب حقیقت کی دنیا میں واپس آئے اور مسکرا کر اپنی معصوم سی بھانجی کو دیکھا۔

"ہاں کہو بیٹا کیا بات ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاب صاحب نے بہت محبت سے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا تو پارسا خاموشی سے ان کے پاس صوفے پر بیٹھ کر اپنا سر جھکا گئی۔

"ماموں آپ سے کچھ کہنا ہے مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں کہو بیٹا۔۔۔"

پارسا کو بے چینی سی اپنے ہاتھ مسلتا دیکھ وہاب صاحب نے نرمی سے کہا۔

"مم۔۔۔میں سمیر کے پاس نہیں جانا چاہتی آآآ۔۔۔۔آپ انہیں منع کر دیں میں مامی کے پاس ہی رہوں گی۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے گہرا سانس لیا اور نرمی سے پارسا کے ہاتھ تھامے۔

"دیکھو بیٹا ہم جتنی بھی کوشش کر لیں ہر ایک کو مکمل طور پر خوش نہیں کر سکتے۔۔۔خاص طور پر ان لوگوں کو جو آپ سے آپ کی اچھائی کی وجہ سے جلتے ہوں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے حیرت سے آنکھیں اٹھا کر وہاب صاحب کو دیکھا۔

"ایسے لوگوں کے لئے اپنی زندگی اور خوشیوں کی قربانی کبھی مت دینا بیٹا۔۔۔کیونکہ ان کے قریب تمہاری قربانی کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہو گی سمجھ رہی ہو ناں میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے اپنا سر خاموشی سے جھکا لیا اور ہاں میں سر ہلایا۔

"شاباش تو خوشی خوشی سمیر کے پاس جاؤ اور اپنا سارا دھیان اس پر دو کیونکہ وہی تمہارا ہمسفر ہے بیٹا۔۔۔"

پارسا نے نم آنکھوں سے وہاں صاحب کو دیکھا۔

"لیکن میرا انکے پاس جانا مامی کو بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔۔"

وہاب صاحب نے بہت نرمی سے اس کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"لیکن کل کو جب اپنے بیٹے کو تمہارے ساتھ بے انتہا خوش دیکھے گی ناں تو اپنے اس رویے کو کوسے گی دیکھنا تم۔۔۔اور میں جانتا ہوں کہ سمیر تمہارے ساتھ بہت زیادہ خوش رہے گا کیونکہ میری بیٹی کسی بھی جگہ کو جنت بنا سکتی ہے۔۔۔۔"

وہاب صاحب کے اعتماد پر پارسا نے اپنا سر جھکا لیا اور خود سے وعدہ کیا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اس اعتماد کو کبھی نہیں ٹوٹنے دے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ماموں جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی کروں گی۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔

"تو پھر ہنسی خوشی اپنے شوہر کے پاس جانے کی تیاری کرو تم اور وہاں پہنچ کر اپنی اور اس کی زندگی خوشیوں سے بھر دو۔۔۔"

پارسا نے حیا سے سر جھکایا اور مسکرا دی۔اسے اپنا شوہر یاد آیا جسے پانچ سالوں سے اس نے بس تصویروں اور ویڈیو کالز میں ہی دیکھا تھا لیکن اب وہ اسکے پاس جا رہی تھی ایک خوشیوں سے بھرے جہان میں جہاں بہت سے پھول اسکا انتظار کر رہے تھے۔لیکن وہ معصوم یہ نہیں جانتی تھی کہ پھولوں تک پہنچنے کے لیے بہت سے کانٹوں سے گزرنا پڑتا ہے اور کانٹوں کا وہ راستہ ابھی بہت زیادہ طویل تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ www.kitabnagri.com آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ڈیمن تم سن بھی رہے ہو میں کیا کہہ رہی ہوں؟"

روزلی جو تب سے ڈیمن سے باتیں کر رہی تھی اسے کسی اور ہی جانب دیکھتا پا کر اکتا کر بول اٹھی لیکن جب اس نے ڈیمن کی نظروں کا مرکز دیکھا تو غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

وہ لوگ اس وقت ڈیمن کے سب سے مشہور کلب میں موجود تھے اور ڈیمن کی نظریں مسلسل ایک لڑکی پر گڑی ہوئی تھیں جو وہاں بنے سٹیج پر چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے اپنی ادائیں دیکھا رہی تھی۔

ڈیمن اس لڑکی کو دیکھ کر ایک ادا سے مسکرایا اور انگلی کے اشارے سے اسے پاس بلانے لگا۔ روزلی کا دل کیا کہ اس لڑکی کا حسین چہرہ ناخنوں سے نوچ دے۔

Posted On Kitab Nagri

"کون ہو تم؟"

ڈیمن نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا تو لڑکی گھبراہٹ کے باوجود مسکرا دی۔

"مم۔۔۔میرا نام مارتھا ہے سر۔۔۔۔"

لڑکی نے گھبرا کر کہا جبکہ ڈیمن کا ہاتھ اسکے بازو سے سفر کرتا اسکی گردن تک جا چکا تھا۔ڈیمن نے اسکی ملائم گردن کو نرمی سے سہلایا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں میں نے پوچھا کون ہو تم؟"

ڈیمن کی سختی پر وہ لڑکی مزید ڈر گئی۔

"مم۔۔میں یہاں ڈانسر ہوں سر اور اسی شہر کی ہوں۔۔۔۔"

ڈیمن نے اسے سر سے لے کر پیر تک دیکھا وہ لڑکی تقریباً بائیس سال کی تھی اور بہت زیادہ خوبصورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم انٹرسٹنگ۔"

اسکی جانچتی نظروں کی تپش سے مارتھا مزید گھبرا رہی تھی۔

"ڈیمن۔۔۔۔۔"

روزلی نے اسے مخاطب کرنا چاہا لیکن اسکی نظریں ابھی بھی مارتھا پر ہی تھیں اور روزلی کا دل کر رہا تھا کہ مارتھا کا حسین چہرہ تیزاب سے جلا دے جو ڈیمن کو اپنی جانب مائل کر رہا تھا۔

"تم بہت زیادہ خوبصورت ہو مارتھا اور ڈانس بہت اچھے سے کرتی ہو۔۔۔۔"

ڈیمن کے تعریف پر مارتھا اداسے مسکرا دی اور روزلی اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچ چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن تمہیں اپنی گردن پر شکاگو مافیا کا یہ ٹیٹو چھپانے کے لیے زیادہ میک اپ لگانا چاہیے تھا۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر اتنا کہا تو مارتھا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں لیکن اگلے ہی لمحے اسکی نازک گردن ڈیمن کی مٹھی میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیا لگا میرے دشمن کے ہاں سے آکر ڈیمن کی جاسوسی کرو گی اور مجھے پتہ بھی نہیں چلے گا؟"

مارتھا سانس لینے کی غرض سے اب ڈیمن کی گرفت میں پھڑ پھڑا رہی تھی لیکن ڈیمن اپنا دباؤ مزید بڑھا چکا تھا۔

"اسے مجھے دو ڈیمن اس دن کو کوسے گی جس دن یہ پیدا ہوئی۔۔۔"

روزلی نے دانت پیس کر کہا لیکن ڈیمن جواب میں مسکرا دیا۔

"یہ کام میں تم سے بہتر کر سکتا ہوں روزلی۔۔۔تو کیا کہتی ہو مارتھا کیسے مرنا چاہو گی تم؟"

ڈیمن کے پوچھنے پر مارتھا خوف سے کانپنے لگی۔وہ جانتی تھی کہ اس کی موت کا وقت آچکا ہے لیکن پھر بھی ہمت کرتے ہوئے ڈیمن سے دور ہوئی اور اپنی بندوق نکال کر اس پر تان دی۔

روزلی کے ساتھ ساتھ باقی گارڈز نے آگے ہونا چاہا لیکن ڈیمن انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک گیا۔

"مارنا چاہتی ہو تم مجھے؟مارو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کا اطمینان قابل دید تھا اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ موت اسکے سامنے ہے۔ڈیمن کی خطرناک نیلی آنکھوں میں جھانک کر مارتھا کا دل خوف سے بند ہو رہا تھا۔

"مارو۔۔۔۔"!!!

ڈیمن کے چلانے پر مارتھا کے ہاتھ خوف سے کانپ اٹھے اور پھر اس نے وہ بندوق اپنی ہی کن پٹی پر رکھ کر گولی چلا دی۔روزلی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر مارتھا کی لاش کو دیکھا۔پھر وہاں موجود گہری خاموشی کو ڈیمن کے قہقے نے توڑا۔

"ہاہا کوئی کم بخت مارتا ہی نہیں۔۔۔۔"

ڈیمن نے تلخی سے کہا اور اٹھ کر لوکا کی جانب مڑا۔

"شاگو کو پہنچا دو اسکی لاش میرے دشمن کو اپنے جاسوسوں کا انجام پتہ لگ جائے۔۔۔"

ڈیمن اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور اسکا ہر آدمی اپنے کاپو کی دہشت سے خوفزدہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کے نو بج رہے تھے اور پارسا اپنے ماموں کے ساتھ کراچی ائیر پورٹ کے اس وسیع ہال میں موجود کرسی پر بیٹھی آیت الکرسی کا ورد کرتی جا رہی تھی۔ پہلی مرتبہ جہاز پر بیٹھنے کا خیال اسے کافی زیادہ ڈرا رہا تھا۔اس سب پر گھر سے آتے ہوئے پارسا سے بات کرنا تو دور نادیہ بیگم یا ان کی بیٹیوں نے اس سے ملنا تک پسند نہیں کیا تھا۔

"ماموں۔۔۔"

"ہاں میرا بچہ؟"

وہاب صاحب جو اناؤنسمیں منٹ بورڈ کی جانب دیکھ رہے تھے پارسا کے بلانے پر نرمی سے بولے۔

"مامی بہت زیادہ ناراض ہوں گی مجھ سے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا کی آواز میں نمی محسوس کر کے وہاب صاحب نے گہرا سانس لیا۔

"بیٹا چھوڑ دو اسکے بارے میں سوچنا اور نئی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو پارسا نے آنسو پونچھ کر ہاں میں سر ہلایا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی کچھ اور سوچ کر وہ پھر سے پریشان ہو گئی۔

"ماموں میں کبھی جہاز پر نہیں بیٹھی مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت زیادہ۔۔۔ کیا آپ اور میں ایک ہی جہاز پر جائیں گے؟"

اپنی بھانجی کی معصومیت پر وہاب صاحب مسکرا دیئے۔

"نہیں بیٹا تمہاری فلائٹ علیحدہ ہے لیکن تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ان شاءاللہ بہت اچھا گزرے گا تمہارا سفر۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا پھر کچھ سوچ کر بے چینی سے وہاب صاحب کو دیکھا۔

"ماموں جہاز میں الٹیاں تو نہیں ہوں گی مجھے؟"

"الٹیاں؟"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ماموں آپ نے کبریٰ آپی کو نہیں دیکھا شائید جب بس میں بیٹھتی ہیں ناں تو بہت زیادہ الٹیاں ہوتی ہیں انہیں ویسے مجھے تو بس میں بیٹھ کر نہیں ہوتیں لیکن اگر جہاز میں بیٹھ کر ہوئیں تو کیا کروں گی؟"

وہاب صاحب اسکی معصومیت پر قہقہ لگا کر ہنس دیے اور اپنا ہاتھ محبت سے اسکے سر پر رکھا۔

"نہیں ہوں گی الٹیاں تمہیں فکر مت کرو۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر سے بول اٹھی۔

"ماموں مجھے وہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا؟"

"تقریباً سولہ گھنٹے لگ جائیں گے۔۔۔"

یہ سن کر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اف اتنا زیادہ وقت، مجھے تو لگا تھا جلدی پہنچ جاؤں گی۔۔۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا رات کا سفر ہے سو کر گزارو گی تو جلد ہی گزر جائے گا۔"

پارسا نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلایا تبھی ائیر پورٹ پر ہونے والی اناؤنسمیں نٹ سن کر وہاب صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"چلو بیٹا اب تمہاری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے میں تمہیں گیٹ تک چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔"

وہاب صاحب نے اسکا پاسپورٹ اور ٹکٹ اسے پکڑاتے ہوئے کہا لیکن ان سے دور اور اپنے ملک سے دور جانے کے خیال سے پارسا کی پلکیں نم ہو گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو؟"

وہاب صاحب نے نرمی سے پوچھا تو پارسا انکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"آپ کی بہت یاد آئے گی ماموں، سب کی بہت یاد آئے گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نم آنکھوں سے مسکرائے اور اپنے ہونٹ پارسا کے ماتھے پر رکھے۔ پارسا انکی بہو تھی جسے وہ اپنے بیٹے کے پاس بھیج رہے تھے لیکن انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے اپنی بیٹی کو وداع کر رہے ہوں۔

"اپنا اور سمیر کا بہت خیال رکھا پارس تم میرا غرور ہو بیٹا اس غرور کو کبھی ٹوٹنے مت دینا۔۔۔"

وہاب صاحب نے محبت سے کہا اور اسے لے کر ڈپارچر گیٹ کی جانب چل دیے۔ جہاں اسکا ٹکٹ اور پاسپورٹ چیک کروانے کے بعد پارس مڑ کر ہاتھ ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی اور وہاب صاحب دل میں اسکے لیے ڈھیروں دعائیں کر چکے تھے۔

🔥🔥🔥🔥

تقریبا سولہ گھنٹے کی فلائٹ کے بعد پارسا لاس ویگاس کے ائیر پورٹ پر پہنچی تھی۔ وہ تو کبھی گھر سے ایک قدم دور اکیلے نہیں گئی تھی اور اکیلے اتنا لمبا سفر اسے بہت ڈراؤنا لگا تھا۔ اس پر جہاز پر ہونے کا خیال اسے مزید ڈراتا رہا تھا۔ اس لیے ائیر پورٹ پہنچتے ہی اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور گھر پہنچتے ہی شکرانے کے نفل ادا کرنے کا سوچا۔

ائیر پورٹ میں سارے پراسیس کے لیے اسے تین گھنٹے مزید لگ گئے تھے۔ بورڈنگ سے باہر آ کر اس نے ٹائم دیکھا تو صبح کے چھے بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں سمیر کو یاد بھی ہوگا کہ نہیں کہ میں آ رہی ہوں۔۔۔"

پارس نے بے بسی سے سوچا۔ پھر ایئرپورٹ کے باہر جب کافی سارے لوگوں کا ہجوم دیکھا تو مزید پریشان ہو گئی۔

"اتنے لوگوں میں میں سمیر کو کیسے ڈھونڈوں گی۔۔۔"

تقریبا ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد اس کی نظر سمیر پر پڑی جو سینے پر ہاتھ باندھے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ہی پارس کا دل بہت زور سے دھڑکا اور اپنے بیگ کو ساتھ گھسیٹتے ہوئے وہ سمیر کی جانب چل دی۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔"

ایک خوشگوار آواز پر سمیر کا دھیان پارسا پر پڑا جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ کالا برقع پہنے اور کالے سکارف کا اچھی طرح سے حجاب بنائے پارسا کوئی چھوٹی سی معصوم بچی لگ رہی تھی لیکن سمیر کو اس کا یہ حلیہ ایک آنکھ نہیں بھایا۔

"وعلیکم السلام اتنی دیر کہاں لگا دی آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں میں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کی آواز میں غصہ محسوس کر کے پارسا تھوڑا سا سہم گئی۔

"وہ میں تو کافی دیر سے یہاں کھڑی تھی آپ مجھے نہیں مل رہے تھے۔۔۔"

"ٹھیک ہے چلو۔۔۔"

سمیر نے بے زاری سے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پارسا اپنا سامان سنبھالتے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ ٹیکسی کے پاس پہنچ کر سمیر نے اسکا سامان گاڑی میں رکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

پارسا مسکراتے ہوئے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تو سمیر نے بھی اسکے ساتھ بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا۔ گاڑی کے چلتے ہی پارسا بچوں کی طرح منہ کھولے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی نئی دنیا میں آگئی ہو جہاں پہاڑوں سے بھی اونچی اونچی شاندار عمارتیں تھیں، ہر چیز حد سے زیادہ صاف ستھری تھی اور انتہائی شاندار مہنگی گاڑیاں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک ہی پارسا کی نظر ایک لڑکے اور لڑکی پر پڑی جو فٹ پاتھ پر ہی ایک دوسرے کو چومنے میں مصروف تھی۔ پارسا نے فوراً اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں اور سامنے دیکھنے لگی لیکن ڈرائیور کو دیکھ کر پہلے اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں پھر وہ ہلکا سا ہنس دی۔

"ہنس کیوں رہی ہو؟"

سمیر نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ آپ کے ڈرائیور نے گاڑی کا سٹیرنگ الٹی سائیڈ پر لگوایا ہے۔۔۔"

پارسا نے ڈرائیور کی جانب ہلکا سا اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسکی ڈرائیونگ سیٹ بائیں سائیڈ پر تھی جبکہ پاکستان میں ڈرائیونگ سیٹ دائیں طرف ہوتی ہے۔

"الٹا نہیں ہے جاہل یہاں رائٹ ہینڈ سائیڈ ڈرائیونگ ہوتی ہے۔۔۔۔"

سمیر کے سختی سے کہنے پر پارسا کی ہنسی گل ہوئی اور اس نے اچھی بیویوں کی طرح سر جھکا کر ہاں میں ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تم نے کیا پہنا ہے اچھے کپڑے نہیں تھے تمہارے پاس کیا؟"

سمیر نے اسکے آبائے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو پارسا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ کپڑے نہیں ہیں، کپڑے تو میں نے نیچے پہنے ہیں یہ تو برقع ہے۔۔۔۔"

"جانتا ہوں یہ کیا ہے لیکن آئندہ باہر یہ مت پہننا سمجھی۔۔۔۔"

سمیر کے دانت کچکچا کر کہنے پر پارسا نے اپنا سر جھکا لیا۔ اسکے بعد سمیر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا اور پارسا بس اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے یہ سوچنے لگی کہ اس نے ایسا کیا کیا تھا جس کی وجہ سے سمیر اتنے غصے میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچانک ہی گاڑی رکی تو سمیر گاڑی سے نکلا اور پارسا بھی اسکے پیچھے گاڑی سے نکل آئی۔ ڈرائیور کو پیسے دینے کے بعد سمیر نے پارسا کا سامان پکڑا اور اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

سمیر دس فلور والی بلڈنگ کے ساتویں فلور پر رہتا تھا چونکہ اس اپارٹمنٹ کا کرایا کم تھا تو بلڈنگ میں لفٹ کی سہولت نہیں تھی اور اتنی سیڑھیاں چڑھ کر پارسا کا سانس بری طرح سے پھول چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ اپارٹمنٹ نمبر 34 میرا گھر ہے کبھی باہر جاؤ تو کسی اور کے گھر میں مت گھس جانا۔۔"

سمیر نے پارسا کو بتایا لیکن سمیر کا ہمارے گھر کی بجائے میرا گھر کہنا پارسا کے دل پر لگا تھا۔پھر بھی اس نے اچھی بیویوں کی طرح ہاں میں سر ہلا دیا۔

اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہو کر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔وہ اپارٹمنٹ کافی چھوٹا تھا جس میں ایک ہی کمرہ،ایک کچن جو کہ ہال میں تھا اور کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ روم تھا لیکن پورا گھر اس وقت کافی زیادہ گندا ہوا تھا۔

"فریج میں تمہیں کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جائے گا جو تمہارا دل کرے بنا کر کھا لینا مجھے کام ہے اس لیے آتے ہوئے دیر ہو جائے گی اور ہاں سب سے اہم بات باہر مت نکلنا گم ہو گئی تو میں کیا جواب دوں گا بابا کو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

"آپ فکر مت کریں میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر اثبات میں سر ہلا کر گھر سے باہر نکل گیا تو دروازے کو اچھی طرح لاک کر کے پارسا نے گہرا سانس لیتے ہوئے چھوٹے سے اپارٹمنٹ کو دیکھا جو اب اس کا گھر تھا۔

"لگتا ہے کام سے کافی تھک کر آتے ہوں گے اس لیے صفائی نہیں کر پاتے لیکن کوئی بات نہیں میں آگئی ہوں ناں اب انہیں گھر کا کوئی کام نہیں کرنے دوں گی۔"

پارسا نے مسکرا کر خود سے کہا اور فریج میں سے پیزا نکال کر اوون میں گرم کر کے کھایا اور پھر عام سے کپڑے پہن کر پورا گھر صاف کرنے لگ گئی۔

وہ کافی زیادہ تھکی ہوئی تھی لیکن سمیر کے آنے سے پہلے ہر چیز پرفیکٹ کرنا چاہتی تھی۔اس لیے بنا کسی وقفے کے کام کر کے اس نے گھر کا کونا کونا چمکایا اور پھر فریزر سے چکن نکال کر اچھی سی بریانی بنادی۔

ویسے تو سب کہتے تھے کہ پارسا کھانا بہت اچھا بناتی ہے لیکن اسکی بریانی تو سب سے زیادہ مشہور تھی۔بس وہ چاہتی تھی کہ سمیر کو بھی وہ بہت اچھی لگے۔

Posted On Kitab Nagri

سارا کام ختم کرنے کے بعد اس نے نہا کر ایک گلابی سوٹ پہنا اور اپنے لمبے بالوں کی چوٹی بنا کر دوپٹہ سلیقے سے سر پر لیا اور آنکھوں میں ہلکا سا کاجل ڈال لیا۔ اسکی نظر ایک لپسٹک پر پڑی جو اسے ہدی نے دی تھی تو انگلی سے وہ لپسٹک اپنے گلابی ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سجالی۔

اتنی سی تیاری سے ہی وہ معصوم سی گڑیا لگنے لگی تھی۔ تبھی دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ جلدی سے دروازے کی جانب گئی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔"

سمیر کو دیکھتے ہی پارسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

سمیر نے ایک نگاہ صاف ستھرے گھر کو دیکھا اور دوسری نگاہ پارسا پر ڈالی جو ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑی تھی۔

"آپ کے لیے کھانا لگاؤں میں نے بریانی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں کھانا کھا کر آیا ہوں میں مجھے بھوک نہیں تم کھالو میں سونے جارہا ہوں۔۔۔"

سمیر نے کافی بے رخی سے کہا اور اٹھ کر کمرے کی جانب چل دیا۔اسکی یہ بے رخی پارسا کے معصوم دل کو بہت بری طرح سے توڑ چکی تھی۔

"سنو۔۔۔"

"جی۔۔؟"

سمیر نے کمرے کے دروازے میں پہنچ کر اسے پکارا تو وہ جلدی سے مڑی۔

"یہاں ایک ہی کمرہ ہے اور مجھے اپنا کمرہ کسی سے بھی شیئر کرنے کی عادت نہیں ہے،اسی لیے تم ہال میں سو جایا کرنا اور اپنا سامان بھی یہیں رکھ لو۔"

سمیر کی بات پر پارسا حد سے زیادہ حیران ہوئی۔

"میں یہاں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کوئی مسلہ ہے؟"

پارسا نے فوراً انکار میں سر ہلایا اور زبردستی اپنے آنسو پینے لگی۔ سمیر نے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا اور پارسا صوفے پر بیٹھ کر خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔ وہ سمیر کی بے رخی کی وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

کیا وہ اسے اچھی نہیں لگی تھی؟ اس سے ایسی کونسی خطا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے سمیر اس کی جانب دیکھا بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

یہ سوچیں ذہن میں آتے ہی پارسا کو اپنا وجود برا لگنے لگا۔ اچانک ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر پارسا نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھ لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لو بابا سے بات کر لو صبح سے کئی مرتبہ تمہارے بارے میں پوچھ چکے ہیں۔"

سمیر پارس کو موبائل پکڑا کر واپس کمرے میں چلا گیا۔

"اسلام وعلیکم ماموں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا اپنی آنسوؤں سے تر آواز کو جس قدر چھپا سکتی تھی اس نے چھپایا۔

"کیسی ہو ماموں کی جان؟"

وہاب صاحب کے بہت محبت سے پوچھنے پر دو آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"بالکل ٹھیک ماموں آپ کیسے ہیں؟"

پارسا نے نم آنکھوں کے باوجود مسکرا کر پوچھا۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں بیٹا لیکن آپ بتاؤ سب کیسا ہے؟ سمیر خیال تو رکھ رہا ہے ناں تمہارا؟ تم خوش تو ہو ناں؟"

پارسا اپنے ماموں کی آواز میں چھپی بے چینی محسوس کر سکتی تھی۔

"جی ماموں سب ٹھیک ہے سمیر بہت اچھے ہیں اور میں بہت خوش ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے ہنستے ہوئے جھوٹ کہا جبکہ سچائی آنکھوں سے بہتی جا رہی تھی۔

"شکر ہے اللہ کا، ویسے بھی مجھے پورا یقین ہے کہ اگر کچھ اچھا نہ بھی ہو تو میری بیٹی اسے اچھا بنا لے گی، وہ بہت سمجھدار اور اچھی بچی ہے۔۔۔"

وہاب صاحب نے محبت سے کہا۔

"چلو بیٹا آپ آرام کرو وہاں کافی رات ہو گی پھر بات کروں گا میں ان شاءاللہ۔۔۔"

وہاب صاحب نے پر اطمینان ہو کر کہا اور فون بند کر گئے۔ پارسا پہلے تو روتی رہی پھر اپنے آنسو پونچھ کر کمرے کے دروازے کی جانب چل دی۔ اس کے دروازہ کھٹکھٹانے کے تھوڑی دیر بعد ہی سمیر نے دروازہ کھول دیا۔

"آپ کا موبائل۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسانے موبائل آگے بڑھا کر کہا جسے سمیر نے تھاما اور ہلکا سا تھینک یو کہہ کر دروازہ پھر سے بند کر دیا۔ وہ صاف کیے آنسو پھر سے بہنے لگے۔ لیکن اب کی بار انہیں صاف کر کے پارسا نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سمیر کے دل میں جگہ بنا کر رہے گی۔ جیسا سمیر چاہتا تھا ویسی بن جائے گی لیکن اسکی محبت اور توجہ کا مرکز بن کر رہے گی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"باس ہمیں کار سکریپ میں مارتھا کی لاش ملی ہے۔"

اس آدمی نے سہمتے ہوئے اس شخص کو بتایا جو اپنا دھیان سنوکر کے میز پر جمائے پول کھیلنے میں مصروف تھا لیکن یہ بات جاننے کے باوجود ایسے خاموش تھا جیسے اسے اس سب سے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔ وہ تو بس سامنے موجود گیند کا نشانہ لے رہا تھا۔

"باس وہ کہہ رہا ہے کہ ڈیمن نے مارتھا کو مار دیا۔۔"

دوسرے آدمی کو جب لگا کہ اس نے سنا ہی نہیں تو وضاحت دینے لگا لیکن اسکے بولنے کی وجہ سے اس آدمی کا نشانہ خطا چلا گیا اور گیند سوراخ میں جانے کی بجائے اپنی جگہ بدل گئی۔

وہ شخص غصے سے پلٹا اور اپنی پسٹل پکڑ کر ایک گولی اس آدمی کے سینے پر چلا دی۔ یہ دیکھ کر وہاں موجود ہر آدمی ڈر گیا۔

"بڑی تکلیف ہو رہی تھی ناں تجھے مارتھا کی تو جا اسی کے پاس، ریمو کو کسی کے مرنے سے فرق نہیں پڑھتا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو نے دانت کچکچا کر کہا۔ ہر کوئی حیرت سے اپنے باس کو دیکھنے لگا جو ایک خواجہ سرا تھا لیکن وحشت میں بہت سے مردوں کو پیچھے چھوڑ سکتا تھا۔ ریمو کے آدھے چہرے پر بنا جوکر کا ٹیٹو اور اسکے رنگ برنگے کپڑے اسے مزید خوفناک بنانے کے لیے کافی تھے۔

"ہاہاہا دیکھو اسے کیسے مرا ہے۔۔۔ چچچ ذلت کی موت کاش مجھے خوش کرتا عزت کی موت مر جاتا۔۔۔"

ریمو نے اسکے چہرے پر اپنا بوٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"میرے پیارے چچا جی کہاں ہیں؟ ارے آپ ڈر کر سائیڈ پر کیوں کھڑے ہیں یہاں آئے ناں چچا جی آخر ان کے کا پو تو آپ ہی ہیں تو کیا ہوا کہ آپ بھی ان کی طرح میری غلامی کرتے ہیں۔۔۔۔"

اپنی بات کہہ کر ریمو قہقہے لگا کر ہنسنے لگا اور اسکا چچا مارشل ڈرنے کے باوجود مسکرا دیا۔

"تم ڈیمن کو مروا ہی کیوں نہیں دیتے ریمو کتنے مواقع ملے تمہیں لیکن میں نہیں جانتا تم چاہتے کیا ہو؟"

اپنے چچا مارشل کی بات پر ریمو نے بھویں اچکا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری خواہش پر سوال اٹھا رہے ہیں چچا۔۔؟"

ریمو کا خطرناک مسکراتا چہرہ دیکھ کر مارشل گھبرا گیا۔

"ننن۔۔۔نہیں ریمو میں تو۔۔۔؟"

"ہاہاہاہاہا۔۔۔کتنا ڈرتے ہو تم چچا کیا کاپو بنو گے اگر میں خواجہ سرا نہ ہوتا تو تمہیں شکاگو کے ساتھ ہر شہر پر حکوت کر کے بتاتا کہ خوف کہتے کسے ہیں۔۔۔۔"

ریمو نے مسکرا کر کہا اور پھر بازو پھیلا کر گھومتے ہوئے بولا۔

"ہاں مار سکتا ہوں ڈیمن کو اگر چاہوں تو لیکن میں اسکی موت ہی تو نہیں چاہتا۔۔۔پل پل مرتے دیکھنا چاہتا ہوں اسے۔۔۔۔وہ چھیننا چاہتا ہوں اس سے جو اسے سب سے زیادہ عزیز ہو۔۔۔لیکن اس کمینے کو کچھ بھی عزیز نہیں۔۔۔"

ریمو نے نفرت سے کہتے ہوئے پھر سے اس آدمی کی لاش کو ٹھوکر ماری۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ریموڈارسن اپنے باپ ولیم ڈارسن کا سب سے چھوٹا بیٹا۔۔۔۔۔یا بیٹی۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔"

ریمو نے ہنستے ہوئے سب لوگوں کو دیکھا جو اس سرپھرے شخص کے خوف سے سہمے کھڑے تھے۔

"میرے سے بڑے دو بھائی اور ایک بہن تھی جنہیں میرے باپ نے بہت پیار کیا لیکن جب میں پیدا ہوا تو سب سے چھپا دیا مجھے کیونکہ میں خواجہ سرا جو تھا۔۔۔۔"

ریمو اب سنوکر کی ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا سب کو بتا رہا تھا۔

"بارہ سال کا تھا میں جب ڈیمن نے میرے باپ اور بھائیوں کو مار دیا اور میری بہن کو بندی بنا کر ساتھ لے گیا لیکن مجھے نہیں مارا.....مارتا بھی کیسے میرے باپ نے دنیا سے چھپا کر جو رکھا تھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریمو کندھے اچکا کر کہتا قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔

"لیکن میں ہوں ناں اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے۔۔۔۔۔میں دوں گا ڈیمن کو سزا لیکن وہ سزا موت نہیں ہو گی۔۔۔۔مارشل انکل آپ زرا ڈیمن کے درمیان نیا جاسوس تو بھجوائیں جو ہمیں اسکی کمزوری ڈھونڈ کر دے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو کی بات پر مارشل نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ضرور ریمو آج ہی بھجوادوں گا۔۔۔۔"

ریمو نے ہونٹوں کو گول کر کے مارشل کو چومنے کا اشارہ کیا۔

"بس ڈیمن کی کمزوری کہیں میری پیاری بہن روزلی ڈارسن نہ اسے مارتے ہوئے تکلیف ہوگی ناں مجھے۔۔۔ہو سنا ہے بہت دیوانی ہے ڈیمن کی لیکن ڈیمن اسے منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔۔"

روزلی کے نام پر ہی مارشل نے اپنے دانت کچکچائے۔

"تمہاری بہن غدار تھی ریمو اسی نے تمہارے باپ اور بھائیوں کو مارنے میں ڈیمن کی مدد کی تھی کتنی بار بتاؤں میں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"ششششش۔۔۔۔۔۔حد میں رہو مارشل چچا میں جانتا ہوں کہ مجھے اپنی بہن اچھی لگنی چاہیے یا نہیں۔۔۔لیکن تم زیادہ منہ مت کھولو وہ کیا ہے ناں میری بندوق بہت بد تمیز ہے اسے نہیں پتہ چلتا کہ کس پر چلنا ہے کس پر نہیں۔۔۔"

ریمو نے اپنی بندوق کو سہلاتے ہوئے کہا جیسے کہ وہ کوئی بلی ہو۔

"ٹھیک ہے سوری ریمو۔۔۔"

مارشل نے سر جھکا کر کہا تو ریمو پھر سے قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔شکاگو کا مافیا باس ہونے کے باوجود مارشل اپنے ریمو کے سامنے بے بس تھا کیونکہ وہ جتنا سر پھرا تھا اتنا ہی خطرناک بھی تھا۔

مارشل نے سوچا تھا کہ ڈیمن کے سامنے دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اسکی پیٹھ میں چھرا گھونپے گا لیکن ڈیمن ضرورت سے زیادہ ہی چلاک تھا اس نے نہ تو صرف اس دوستی کو ٹھکرایا تھا بلکہ مارتھا کو بھی پکڑ لیا تھا جسے انہوں نے جاسوسی کے لیے بھیجا تھا۔

ڈیمن بہت چالاک تھا لیکن پھر بھی اپنے سب سے بڑے دشمن ریمو سے بے خبر تھا جو بس ڈیمن کی کمزوری کی تلاش میں گھات لگائے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا کی آنکھ حسب معمول فجر کے وقت ہو کھلی۔اس نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کرنے کے بعد حسب معمول سورۃ یاسین تلاوت کرنے لگی۔وہ تو شکر تھا کہ اپنے ساتھ جائے نماز اور قرآن پاک وہ لے کر آئی تھی ورنہ اس گھر میں تو ایسا کچھ بھی ایسا نظر نہیں آیا تھا۔

یہ سب کرنے کے بعد وہ اٹھی اور اور سمیر کے لیے اچھا سا ناشتہ تیار کرنے کا سوچ کر کچن کی جانب چل پڑی۔فریج میں کچھ زیادہ تو نہیں تھا لیکن اتنا سب ضرور تھا کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ آملیٹ کے ساتھ ٹوسٹ،چائے اور پراٹھے بنانے میں کامیاب ہوئی تھی۔اب بس اسے سمیر کے اٹھنے کا انتظار کرنا تھا۔

پارسا نے مسکراتے ہوئے اپنا حلیہ ٹھیک کیا اور دوپٹہ سر پر لینے کی بجائے سینے پر پھیلا لیا۔آخر وہ اپنے محرم کے گھر تھی اس کی نظروں میں آنے کے لیے وہ اتنا تو کر سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچانک بیل بجنے کی آواز پر پارسا حیران ہو کر دروازے کی جانب بڑھی لیکن اس سے پہلے ہی سمیر آگے جا کر دروازہ کھول چکا تھا۔سمیر کے دروازہ کھولتے ہی ایک سنہرے بالوں والی خوبصورت سی لڑکی اسکے گلے سے لگ گئی اور انتہائی تیزی سے انگلش میں کچھ کہنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا اپنے شوہر کو کسی اور کے قریب دیکھنا اسکے دل کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر رہا تھا۔اس لڑکی کی نظر پارسا پر پڑی تو اس نے اپنی سنہری آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

"یہ کون ہے سیم؟"

اینا کے سوال پر سمیر نے تھوک نگل کر پارسا کو دیکھا جو آنکھیں بڑی کیے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"کزن ہے میری۔۔۔"

سمیر کا اسے اپنی بیوی کی بجائے کزن کہنا پارسا کو مزید دکھی کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوہ کیوٹ ہے۔۔۔"

اینا نے اسے سر سے لے کر پیر تک دیکھ کر کہا۔

"چلو ہم چلتے ہیں تمہیں کچھ بہت خاص بتانا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اینا باقاعدہ سمیر کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم ویٹ کرو میں دو منٹ میں آتا ہوں۔۔۔"

اینا نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی۔ سمیر پارسا کی جانب مڑا جو ایسے لگ رہا تھا کہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

"یہ کون تھی سمیر؟"

پارسا نے گھبرا کر پوچھا۔

"دوست ہے۔۔۔"

سمیر نے جیکٹ پہنتے ہوئے عام سے انداز میں کہا۔

"دوست ہے تو آپکے گلے کیوں لگ رہی تھی ایسے؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے سوال پر سمیر غصے سے اس کی جانب مڑا۔

"اوکم آن اب شروع ہو جاؤ چھوٹی سوچ والی بیویوں کی طرح شک کرنا یہ پاکستان نہیں ہے بی بی، یہ امریکہ ہے یہاں لوگ آپس میں ایسے ہی ملتے ہیں اور کسی کو بھی برا نہیں لگتا۔"

سمیر غصے سے چلایا تو پارسا نے سہم کر اپنے شوہر کو دیکھا۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ چاہے وہ کہیں بھی رہیں لیکن انہیں کم از کم وہ تعلیمات تو نہیں بھولنی چاہیے تھیں جو انہیں ان کا دین سکھاتا تھا۔ مگر وہ خاموش رہی کیونکہ وہ جانتی تھی اس وقت اس کا کچھ بھی کہنا سمیر کو مزید غصہ دلا جاتا۔

"آپ نے اسے یہ کیوں کہا کہ میں آپ کی کزن ہوں؟ بیوی ہونے کا کیوں نہیں بتایا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے سر جھکا کر سوال پوچھا لیکن اسکے سوال پر سمیر کا ہنسنا اسے مزید شرمندہ کر چکا تھا۔

"سیریسلی؟ پہلے ایسی ہو جاؤ کہ تمہیں اپنی بیوی کے طور پر انٹروڈیوس کرواتے ہوئے مجھے شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اپنی تزلیل پر بہت سے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہے تھے لیکن پھر بھی وہ اپنے شوہر کی نگاہ میں اچھا بننا چاہتی تھی۔وہ ہی تو اس کا سب کچھ تھا۔

"آپ بتائیں کیسی بنوں میں ؟ویسا بننے کی ہر ممکن کوشش کروں گی۔۔۔"

پارسا کی بات پر سمیر کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکان آئی۔

"تم مر کر پھر سے پیدا ہو جاؤ ناں تو بھی ویسی نہیں بن سکتی۔۔۔"

اس کی ذات کو اپنے الفاظ سے مکمل طور پر کچل کر سمیر وہاں سے چلا گیا اس بات سے بے خبر کہ اس کی باتوں نے ایک معصوم دل کو بہت بری طرح سے توڑا تھا۔

"اف سیم میں تمہیں کیا بتاؤں کہ میں کتنی خوش ہوں۔۔۔"

اینا کی بات پر سمیر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کیوں ایسا کیا ہو گیا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

اینا نے اپنا منہ پھلا کر سمیر کو دیکھا۔

"بھول گئے ناں تم نیکسٹ ویک برتھ ڈے ہے میرا۔۔۔"

سمیر نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"بالکل نہیں بھولا بھلا بھول سکتا ہوں میں یہ بات؟"

اینا نے ادا سے مسکرا کر سمیر کو دیکھا۔

"تو کیا گفٹ دو گے مجھے میرے برتھڈے پر؟"

"تمہیں کیا چاہیے؟"

سمیر کے پوچھنے پر اینا سوچ میں ڈوب گئی پھر موبائل نکال کر کچھ سرچ کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کار۔۔۔۔"

اینا نے ایک تصویر سمیر کے سامنے کر کے کہا جس میں ایک کار کی تصویر تھی۔ جس کی قیمت دس ہزار ڈالر تھی۔

"اینا یہ۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے سیم یہ اتنی مہنگی کار نہیں ہے افورڈ کر سکتے ہو تم اور ویسے بھی دو سال کے ریلیشن شپ میں پہلی مرتبہ میں نے تم سے کچھ مانگا ہے اور وہ مجھے چاہیے۔۔۔"

سمیر نے گہرا سانس لیا لیکن اب وہ کافی زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔ اتنے پیسوں کا انتظام وہ کیسے کرتا اور اگر وہ اینا کو منع کر دیتا تو وہ ضرور اس سے بریک اپ کر دیتی جو سمیر کو گوارا نہیں تھا۔ وہ اینا کو کافی زیادہ پسند کرتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے بے بی میں کچھ کروں گا۔۔۔"

اینا خوشی سے چلا کر سمیر کے گلے لگ گئی اور اپنے ہونٹ اسکے گال پر رکھے لیکن سمیر یہی سوچ رہا تھا کہ وہ پیسوں کا انتظام کہاں سے کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

سمیر کا وہ رویہ دیکھ کر پارسا نے سارا دن روہر گزارا تھا۔نادیہ بیگم کی کہی ہر بات اسکے ذہن میں گھوم رہی تھی۔کیا سچ بھی اس کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ سمیر بھی اسے چھوڑ کر بے سہارا کر دے گا۔

نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے گی چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑے وہ اپنے شوہر کا دل اپنی طرف مائل کر کے رہے گی۔یہ سوچ کر اس نے سمیر کو خوش رکھنے کے طریقے سوچے لیکن وہ سمیر کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ چاہتا کیا ہے؟

پھر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ اسکی خدمت سے کبھی نہ کبھی خوش ہو ہی جائے۔اس نے پھر سے اپنے دل پر پتھر رکھا اور اسکے لیے شام کا کھانا تیار کرنے لگی۔

پھر کپڑے بدل کر سر پر دوپٹہ سلیقے سے سجا کر اسکا انتظار کرنے لگی۔تھوڑی دیر کے بعد ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر پارسا نے نگاہیں اٹھا کر سمیر کو دیکھا جو کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"اسلام و علیکم"

"وعلیکم السلام۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے آہستگی سے کہااور باہر ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کھانا لگاؤں آپ کے لیے ؟"

سمیر نے ہاں میں سر ہلایا تو پارسا مسکرادی اور کھانا گرم کر کے سلیقے سے ٹرے میں سجا کر اس کے سامنے رکھا۔

"مجھے بس چکن ملا تھا فریزر میں تو میں نے کڑاہی بنادی۔آپ کو جو جو پسند ہے آپ بازار سے لے آئے گا پھر جو کہیں گے بنادیا کروں گی۔۔۔"

سمیر ہاں میں سر ہلا کر کھانا کھانے لگا جو حد سے زیادہ مزے کا تھا لیکن اسکا دماغ اس وقت صرف اور صرف اپنا کی فرمائش پر تھا۔پھر ایک آئیڈیا ذہن میں آنے پر اس نے پارسا کی طرف دیکھا۔

"پارس سنو۔۔۔"

"جی؟"

پارسا نے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم میرا ایک کام کرو گی۔۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا تو سمیر مسکرا دیا۔

"تم بابا سے بات کرواور انہیں کہو کہ ہمیں کچھ پیسوں کی ضرورت ہے وہ پیسے بھجوا دیں۔۔۔۔"

"مم۔۔۔۔میں؟"

پارسا نے حیرت سے آنکھیں بڑی کر کے پوچھا۔

"ہاں تم کیونکہ میں کہوں گا تو مجھ سے ہزار سوال پوچھیں گے لیکن تمہیں انکار نہیں کریں گے وہ۔۔۔"

سمیر کی بات پر پارسا بہت زیادہ گھبرا گئی تھی۔

"لل۔۔لیکن میں کیسے مانگوں ان سے۔۔۔میں نے کبھی کچھ نہیں مانگا ان سے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے اپنا ماتھا سہلایا۔

"پلیز یار مجھے ضرورت ہے ہیلپ کرو میری۔۔۔دیکھو اگر تم میرے کام آؤ گی تو ہی میں سمجھوں گا ناں کہ تم کام کی بیوی ہو۔۔۔یہ کھانے پکا کر تم مجھے خوش نہیں کر سکتی تمہیں میری ہیلپ کرنی ہو گی۔۔۔"

پارسا بے چینی سے اپنے ہاتھ مسلنے والی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے وہاب صاحب سے پیسے مانگے۔

"ٹھیک ہے مم۔۔۔میں کروں گی ان سے بات۔۔۔"

سمیر نے مسکرا کر پارسا کو دیکھا اور جلدی سے موبائل پر نمبر ڈائل کر کے اسکی جانب بڑھا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لو کرو بات۔۔۔"

پارسا نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل کان سے لگایا۔

"اسلام و علیکم سمیر بیٹا کیسے ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے فون اٹھاتے ہی کہا۔انکی آواز سن کی پارس کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔

"یہ ممم۔۔۔میں ہوں ماموں۔۔۔۔"

"ارے پارس کیسی ہو میرا بچہ سب ٹھیک ہے ناں؟"

پارسا نے گھبرا کر سمیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"جج۔۔۔جی ماموں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ بس۔۔۔"

پارسا پھر سے خاموش ہو گئی اور ماتھے پر آنے والا پسینہ صاف کرنے لگی یہ کام بہت زیادہ مشکل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں بتاؤ پارس کوئی کام تھا کیا؟"

پارسا نے پھر سے گھبرا کر سمیر کو دیکھا پھر بہت سوچ کر بولی۔

"کک۔۔کچھ نہیں ماموں بس آپ کا حال پوچھنا تھا آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے دانت کچکچا کو پارسا کو دیکھا اور اس کا غصہ دیکھ کر پارسا کافی ڈر گئی تھی۔

"ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں بلکل تم فکر مت کرو۔۔۔"

پارسا کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

"ٹھیک ہے ماموں میں سمیر کو کھانا دے لوں پھر بات کروں گی آپ سے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

پارسا نے فون کاٹ کر سمیر کی طرف بڑھایا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"سسس۔۔۔سوری سمیر لیکن میں ان سے پیسے نہیں مانگ سکتی۔۔۔"

سمیر غصے سے اٹھا اور میز پر پڑا کھانا ہاتھ مار کر فرش پر پھینک دیا۔پارسا خوف سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"پتہ تھا مجھے کہ تم میرے کسی کام نہیں آسکتی۔۔۔سہی کہتی تھیں مما تم میرے قابل ہی نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کے غصے سے چلانے پر پارس سہم کر خود میں سمٹ گئی۔

"نن۔۔۔ نہیں سمیر آپ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔ آ آ آ۔۔۔۔ آپ کو پیسے چاہیں آپ میرے یہ ٹاپس بیچ دیں لیکن میں ماموں سے پیسے نہیں مانگ سکتی۔۔۔۔"

پارسا نے اپنے کانوں سے سونے کے بندے اتار کر سمیر کی جانب بڑھائے جو پارسا کی ماں کی آخری نشانی تھی لیکن سمیر انہیں ہاتھ مار کر پھینک چکا تھا۔

"ان سے کچھ نہیں بننے والا مجھے زیادہ پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔"

سمیر نے دانت پیس کر کہا پھر ایک خیال ذہن میں آنے پر روتی ہوئی پارسا کی جانب مڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم کچھ بھی کر سکتی ہو ناں میرے لیے؟"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا تو سمیر ہلکا سا مسکرا دیا۔

"پھر تم جاب کرو گی اور پیسے کما کر مجھے لا کر دو گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے حیرت سے سمیر کی جانب دیکھا۔

"جاب؟"

"ہاں جاب ایسا کام جس سے تم اچھے خاصے پیسے کما سکو۔۔۔۔"

سمیر اتنا کہہ کر کچھ سوچنے لگا۔

"لیکن میں جاب کیسے کر سکتی ہوں؟"

پارسا نے بہتی آنکھوں کے ساتھ پوچھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکا شوہر اس سے کتنے امتحان لینے والا تھا۔

"کیوں نہیں کر سکتی؟انگلش آتی ہے ناں تمہیں؟"

پارسا نے آہستہ سے ہاں میں صرف ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"صرف پڑھنے اور سمجھنے کی حد تک زیادہ بولنی نہیں آتی۔۔۔۔"

سمیر نے ہاں میں سر ہلایا۔

"یہ اتنا بڑا مسلہ نہیں وقت کے ساتھ ساتھ تم آسانی سے انگلش بولنے بھی لگو گی لیکن تمہیں جاب کر کے میری اس مشکل کو دور کرنا ہو گا۔۔۔۔"

پارسا اب حد سے زیادہ بے بس ہو چکی تھی لیکن اس نے ٹھان لیا تھا کہ سمیر کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر گزرے گی۔

"لیکن میں کروں گی کیا؟"

اس سوال پر سمیر کچھ دیر اس بارے میں سوچتا رہا۔

"ویٹرس بن جانا تم یہاں اس کام میں کافی ٹپ مل جاتی ہے اور جاب دینے کے لیے بہت سے کیسینو اور بارز ہیں یہاں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔۔۔"

سمیر نے مسکرا کر اس بے وقوف لڑکی کو دیکھا جسے وہ بہت آسانی سے اپنے فائدے کے لیے استعمال کر گیا تھا۔

"تو تیار رہنا میں اپنے ایک دوست سے بات کروں گا وہ تمہیں جاب پر لگوا دے گا۔۔۔"

سمیر نے کمرے کی جانب جاتے ہوئے پارسا کو حکم دیا۔ پارسا بس یہ سوچ رہی تھی کہ ایک انجان ملک میں وہ کیسے نوکری کرے گی؟ لیکن اس نے خود سے وعدہ کیا کہ سمیر کے دل میں جگہ بنانے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کرے گی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈیمن۔۔۔" !!

صوفیا کی آواز پر باغ میں موجود ڈیمن نے یہاں وہاں دیکھا لیکن اسے صوفیا کہیں بھی نظر نہیں آئی۔

"صوفیا کہاں ہو تم؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اسے گھبرا کر پکارا۔

"ڈیمن۔۔۔۔۔"

ڈیمن پیچھے مڑا اور پریشانی سے صوفیا کے وجود کو دیکھا جو خون سے لت پت زمین پر پڑا تھا۔ڈیمن نے روتے ہوئے اس کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر بہتے ہوئے خون کو روکنا چاہا۔

"ڈڈڈ۔۔۔۔۔ڈیمن مجھے بچالو۔۔۔۔ مم۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتی پلیز مجھے بچالو۔۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے بے بسی سے روتے ہوئے اسکا نازک وجود خود میں بھینچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں ہونے دوں گا میں تمہیں صوفیا کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

ڈیمن نے اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے کہا اور پھر آسمان کی جانب دیکھنے لگا۔

"خدایا پلیز صوفیا کو بچالیں۔۔۔۔میری بہن کو بچالیں خداوند۔۔۔۔۔میری بہن کو بچالیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے چیخ چیخ کر التجا کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جہاں اب صوفیا نہیں تھی بس اسکا خون تھا بے تحاشا خون۔۔۔اور یہیں اسکا خواب ٹوٹا تھا۔

پسینے میں شرابور ڈیمن اٹھ کر بیٹھا اور صوفیا کو پھر سے یاد کرتے ہوئے اپنے بال نوچنے لگا۔اسکی کرب ناک چیخیں ساؤنڈ پروف کمرے میں گونج رہی تھی۔اچانک ہی ڈیمن نے پاس پڑی پسٹل پکڑی اور اپنی ٹھوڈی کے نیچے رکھ دی۔آنکھیں میچ کر اس نے ٹریگر پر اپنی انگلی رکھی۔

"وعدہ کرو ڈیمن کچھ بھی ہو جائے تم کبھی بھی اپنی جان نہیں لو گے۔۔۔ کبھی بھی تم یہ گناہ نہیں کرو گے مجھ سے وعدہ کرو۔۔۔۔"

اپنی ماں کی بات یاد کر کے ڈیمن نے اس بندوق کو فرش پر پھینکا اور اپنے بال نوچتے ہوئے چیخ چیخ کر رونے لگا۔تیرہ سال گزر چکے تھے اس واقعے کو لیکن آج بھی وہ سب ڈیمن کی زندگی کو جہنم بنانے کے لیے کافی تھا۔

اچانک ہی ڈیمن اٹھا اور شرٹ پہن کر باہر آیا جہاں اسے گاڑیوں کے پاس جاتا دیکھ ڈرائیور اور گارڈز سامنے ہوئے لیکن ڈیمن نے گارڈز کو جانے کا اشارہ کر کے ڈرائیور سے چابی پکڑی اور کار کی جانب بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں جارہے ہو ڈیمن ؟"

روزلی نے اسے اکیلے جاتے دیکھا تو بھاگ کر اسکی جانب آتے ہوئے کہنے لگی۔

"تم سے مطلب۔۔۔۔"

ڈیمن بے رخی سے کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"تم اکیلے نہیں جا سکتے ڈیمن قدم قدم پر تمہارے دشمن بیٹھے ہیں جو تمہیں کسی بھی وقت مار سکتے ہیں میں ساتھ جاؤں گی تمہارے۔۔۔۔"

روزلی نے گاڑی کی جاب بڑھتے ہوئے کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔"

ڈیمن نے اتنا کہہ کر گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے چلا گیا۔روزلی مٹھیاں بھینچتی دوسری گاڑی کی جانب بڑھی تو کہ ڈیمن کے پیچھے جا سکے۔

Posted On Kitab Nagri

"رکو روزلی۔۔۔"

لوکا نے اسکا بازو پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو لوکا وہ اکیلے کیسے جاسکتا ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟"

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔لاس ویگاس کا بادشاہ ہے وہ اور بھلا بادشاہ کو اپنی ہی سلطنت میں کوئی کچھ کہہ سکتا ہے۔ تم فکر مت کرو اس طرح اس کے پیچھے جاؤ گی تو وہ زیادہ غصے میں آجائے گا۔"

روزلی نے بے بسی سے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر گاڑی کو مارا اور وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ لوکا صحیح کہہ رہا تھا۔

"تم تیار ہو؟"

سمیر کی آواز پر پارسا نے باتھ روم کے شیشے میں اپنے آپ پر آخری نگاہ ڈالی اور آنسو پونچھتے ہوئے باہر آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی چلیں۔۔۔"

پارسا کی ہلکی سی آواز پر موبائل دیکھتے سمیر نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہ کیا پہنا ہے تم نے؟"

سمیر نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔اس وقت وہ ایک نیلے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی جب کہ چہرے کے گرد انتہائی نفاست سے دوپٹے کا حجاب بنا رکھا تھا۔

"آپ نے کہا تھا کہ میں برقع پہن کر باہر مت نکلوں اس لیے میں نے برقع نہیں پہنا۔"

پارسا گھبرا کر اسے وضاحت دینے لگی لیکن سمیر اب غصے سے اپنے دانت کچکچا رہا تھا۔

"میں نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ تھان کا تھان خود پر لپیٹ کے چل پڑو،ایسے کپڑوں میں تو تمہیں یہاں کبھی بھی نوکری نہیں ملنے والی۔۔۔"

پارسا نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا پلکیں بے ساختہ نم ہو گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میرے پاس سب کپڑے ایسے ہی ہیں۔۔۔۔"

سمیر نے گہرا سانس لیا پھر کچھ یاد آنے پر اپنے کمرے میں گیا۔الماری میں سے جینز اور گھٹنوں سے بھی اوپر تک آتا سفید سلیو لیس فراک پکڑا جو اینا پچھلے ہفتے یہیں بھول گئی تھی۔

"یہ پہن لو۔۔۔"

سمیر نے وہ کپڑے پارسا کی طرف بڑھا کر کہا۔پارسا نے جب انہیں کھول کر دیکھا تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"مم۔۔۔میں یہ کیسے پہن سکتی ہوں اس کے تو بازو ہی نہیں ہیں۔۔۔۔۔"

پارسا نے انتہائی معصومیت سے کہا لیکن سمیر کو اسکی معصومیت سے چڑ ہو رہی تھی۔

"یو سٹوپیڈ گرل دفع ہو جاؤ یہاں سے اور فوراً پہن کر آؤ اسے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر اتنے غصے سے چلایا کہ پارسا اپنی جگہ پر اچھل پڑی اور جلدی سے واش روم میں جا کر وہ کپڑے پہن لیے لیکن ان کپڑوں میں سے اپنے بازو اور کندھے چھلکتے دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کیسا شوہر تھا سمیر جسے اپنی بیوی کی حیا ہی عزیز نہیں تھی۔کیا مغربی معاشرے میں رہنا ہمیں یہ سکھاتا ہے؟

پارسا نے اپنے دوپٹے کا حجاب بنا کر بازوں کو کونی تک چھپا لیا اور باہر آئی۔

"چچ۔۔۔چلیں؟"

پارسا کی آواز پر جب سمیر نے اسے دیکھا تو غصے سے آگے بڑھا اور اس کے سر سے دوپٹہ کھینچ کر فرش پر پھینک دیا۔

"یہ لپیٹا ضروری نہیں ہے،انسان دکھائی دینے میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے تمہیں اور چاہتی ہو کہ اپنے دوستوں کے سامنے تمہیں بیوی بتا کر ساری زندگی کے لئے شرمندگی اٹھاؤں میں۔"

سمیر کے غصے سے چلانے پر پارسا سر جھکا کر آنسو بہانے لگی۔ سمیر اسکے پیچھے آیا اور چوٹی میں بندھے لمبے بال کھول دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اب بہتر ہے چلو۔۔۔۔"

سمیر اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولا۔ پارسا نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور سر اٹھا کر بولی۔

"نہیں میں نے ایسے باہر نہیں جاؤں گی آپ مجھے میرا دوپٹہ دیں اسکے بغیر میں کبھی بھی باہر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی اور چلو ورنہ گھر سے نکال دوں گا تمہیں پھر سڑک پر بھیک مانگو گی تو ساری عقل ٹھکانے آ جائے گی۔۔۔"

سمیر نے اسے دھمکی دی اور اپنے ساتھ زبردستی کھینچ کر بلڈنگ سے باہر لایا اور وہاں کھڑی ٹیکسی کی بیک سیٹ پر اسے پٹخ دیا۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے سمیر کے دوست جارج نے دلچسپی سے پارسا کو دیکھا جو کانپتے ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"تھینکس جارج کہ تم نے اسے جاب دلوانے میں میری ہیلپ کی۔ میری کزن کو جاب کی کافی ضرورت تھی۔"

"مینشن ناٹ فرینڈ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

جارج نے مسکرا کر کہا لیکن نظریں مسلسل پارسا کے پاکیزہ وجود پر گڑی ہوئیں تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ ایک کلب کے باہر رکے۔ سمیر نے پارسا کو بازو سے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکالا۔

"یہ کلب ہے Devil's palace."

جارج کے اشارہ کرنے پر سمیر نے ہاں میں سر ہلایا۔

"یہاں کی مینجر زوئی سے میری کافی دوستی ہے تو میرے کہنے پر تمہاری کزن کو جاب مل جائے گی۔"

"تھینکس مین۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیر نے مسکرا کر کہا اور پارسا کو اپنے ساتھ لے کر اس کیسینو میں داخل ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہیں مینجر کے روم میں بھیج دیا گیا۔

"ہیے ماما زوئی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

جارج کے مسکرا کر کہنے پر ایک انتہائی خوشگوار سی آواز پارسا کے کانوں میں پڑی لیکن وہ سیاہ فام عورت بہت ہی عجیب انداز اور بہت ہی تیزی سے انگلش بول رہی تھی اس لیے پارسا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔

"یہ ہے وہ لڑکی جسے ویٹرس کی جاب چاہیے۔۔۔۔۔"

جارج کے بتانے پر ماما زوئی نے پارسا کو سر سے لے کر پیر تک دیکھا پھر آگے بڑھ کر اپنے سانولے ہاتھ میں اسکا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا۔

"ہمم خوبصورت ہے۔۔۔ویسے تو میں صرف ایکسپیرینس والی ویٹرس کو جاب دیتی ہوں لیکن جارج کی خاطر اسے رکھ لوں گی رہا کام تو وہ مجھے سکھانا آتا ہے۔۔۔"

ماما زوئی شائید سمجھ چکی تھیں کہ پارسا تیزی سے بولی ہوئی انگلش سمجھ نہیں پا رہی اس لیے آہستہ بولیں۔

"اسے ڈیلی آٹھ گھنٹے کام کرنا ہو گا جن کا اسے سو ڈالر ملے گا پھر یہ اس پر ہے کہ کیسے آدمیوں کو خوش کر کے زیادہ ٹپ وصول کرتی ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ماما زوئی نے مسکرا کر کہا لیکن پارسا کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"نام کیا ہے اس کا؟ بول کچھ نہیں رہی گونگی تو نہیں؟"

ماما زوئی نے آنکھیں بڑی کر کے پوچھا تو سمیر نے پارسا کے نازک بازو پر اپنی پکڑ سخت کر دی۔

"نام بتاؤ اپنا۔۔۔"

سمیر آہستہ سے اردو میں غرایا اگر کسی کو پتہ لگ جاتا کہ وہ امریکہ جیسے ملک میں بیوی سے زبردستی کر رہا تھا تو اس وقت جیل میں ہوتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پارسا۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہا۔

"پپ۔۔۔پار۔۔۔کیا؟ چھوڑو جو بھی ہے۔آج سے ہی کام شروع کر سکتی ہے یہ شام کے چھے بجے چھٹی ہو گی اسے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

جارج اور سمیر نے ہاں میں سر ہلایا۔ سمیر نے پارسا کا بازو چھوڑا اور وہاں سے جانے لگا لیکن پارسا فوراً اسکے بازو سے چپک گئی اور اسے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے انکار میں سر ہلایا۔

"مم۔۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا سمیر پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔"

سمیر نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا اور سختی سے اپنا بازو چھڑوالیا۔

"بکواس بند کرو اپنی کل رات بابا سے پیسے مانگ لیتی تو یہ سب نہیں کرنا پڑتا اب بھگتو کیوں کہ مجھے پیسوں کی اشد ضرورت ہے۔"

سمیر نے اتنا کہا اور جارج کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ بہت سے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"جولی جولی۔۔۔"

ماما زوئی کی آواز پر پارسا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اسکی جانب مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"یس ماما زوئی۔۔۔"

ایک سنہرے بالوں والی انتہائی خوبصورت لڑکی نے اندر آ کر کہا۔

"اس کے لیے یونیفارم لے کر آؤ اور آج سارا دن یہ تمہارے ماتحت کام کرے گی تا کہ اسے پتہ لگ جائے کہ کیا کرنا ہے۔ "

جولی نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک یونیفارم لے کر آئی جسے اس نے پارسا کے ہاتھ میں پکڑایا۔وہ یونیفارم دیکھ کر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں
کیونکہ وہ لباس ایسا تھا جو نہ ہی اس کی ٹانگوں کو ڈھانپتا اور نہ ہی اس کے بازوؤں اور پیٹ کو۔

"ممم۔۔۔میں یہ نہیں پہن سکتی۔۔۔"

پارسا نے گھبراتے ہوئے انگلش میں کہا تو ماما زوئی اسے گھورنے لگیں۔

"کیوں کیا مسئلہ ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"یہ کپڑے۔۔۔۔پلیز میں یہ نہیں پہن سکتی ہے میں اسے پہنے بغیر ہر کام کر لوں گی۔۔۔۔۔لیکن پلیز آپ مجھے یہ پہننے کا مت کہیں۔۔۔۔"

ماما زوئی نے اس لڑکی کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا جواب پتہ نہیں کون سا ڈرامہ کر رہی تھی۔

"دیکھو لڑکی یہ یہاں کا یونیفارم ہے جو ہر ویٹرس کو پہننا پڑتا ہے۔اگر تمہیں نوکری چاہیے تو تمہیں یہ پہننا پڑے گا۔۔۔۔"

پارسا کی پلکیں پھر سے نم ہو گئیں اسے اپنا آپ اس قدر بے بس کبھی نہیں لگا تھا۔

"پلیز آپ مجھے یہ کپڑے پہننے کا مت کہیں آپ جو بھی کہیں گی میں کروں گی لیکن میں یہ نہیں پہن سکتی۔"

ماما زوئی نے پھر سے انتہائی تیز رفتار انگلش میں کچھ کہا اور پھر پارسا کی جانب مڑیں۔

"دیکھو لڑکی تمہارے پاس دو راستے ہیں ایک یہ کہ یہ یونیفارم پہن کر تیار ہو جاؤ۔۔۔دوسرا کہ چپ چاپ اس دروازے سے نکل جاؤ کیونکہ تمہارے لئے میرے پاس کوئی جاب نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے بے بسی سے انہیں دیکھا۔اس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ نوکری گنوانے پر سمیر اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔

"پلیز آپ سمجھنے کی کوشش۔۔۔"

"یونیفارم یا دروازہ؟"

ماما زوئی نے ابرو آچکا کر سختی سے پوچھا تو پارسا نے اپنا سر بے بسی سے جھکا لیا۔ہاں اسے اپنے شوہر کی خاطر نوکری کرنے کی ضرورت تھی لیکن اس کے لیے وہ اپنی حیا کا سودا نہیں کرنے والی تھی۔

پارسا خاموشی سے باہر کے دروازے کی جانب چل دی۔ کیسینو سے باہر آکر اسے یاد آیا کہ وہ تو گھر کا پتہ بھی نہیں جانتی تھی تو گھر کیسے جاتی۔ یہ سوچ کر پارسا مزید پریشان ہو گئی۔اسے تو سمیر کا فون نمبر بھی نہیں پتہ تھا جو اسے کال کر کے یہاں بلا لیتی۔

اب پارسا کو بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔انجان ملک اور انجان شہر میں تنہا ہونے کا خوف اس پر حاوی ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے سوچا کہ چھ بجے چھٹی کے وقت سمیر نے اسے لینے آنا تھا تو وہ یہیں چھے بجے کا انتظار کر سکتی تھی۔ یہ سوچ کر پارسا وہیں ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔

بھوک اور تھکان سے اس کا برا حال ہو رہا تھا کیونکہ پوری رات سونے کی بجائے اس نے رو کر گزار رہی تھی اور اب صبح بھی سمیر نے اسے ناشتہ کرنے کا وقت ہی نہیں دیا تھا۔ پارسا نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا شوہر کے پاس آنے کے بعد اس کی زندگی ایسی ہو گی۔

یہ پارسا بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ وہاں کتنی دیر بیٹھی رہی لیکن جب اندھیرا چھانے لگا تو اس نے بے بسی سے سامنے بڑی سکرین پر نظر آتے ٹائم کو دیکھا جہاں اب شام کے سات بج رہے تھے۔

سمیر اسے لینے کیوں نہیں آیا تھا کیا وہ بھول گیا تھا کہ پارسا یہاں اس کا انتظار کر رہی تھی۔ سردی کی شدت سے بچنے کے لیے پارسا نے اپنے بازو اپنے گرد لپیٹ لیے۔

"ہیے پریٹی گرل۔۔۔۔"

ایک آدمی کی آواز پر پارسا سہم کر اٹھی اپنے پیچھے کھڑے چار آدمیوں کو دیکھا جو اسے غلیظ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ انکی نظروں سے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اس وقت نشے میں دھت تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا کا دل خوف سے حلق میں ہی اٹک گیا۔وہ جلدی سے وہاں سے جانے لگی لیکن وہ لوگ اب اس کے پیچھے آ رہے تھے۔پارسا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے یا ان سے کیسے بچے۔وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے جانا کہاں تھا۔

اچانک اسے سامنے سے آتی ایک گاڑی کی لائٹس نظر آئیں تو بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ گاڑی کے سامنے ہو گئی اور اپنا ہاتھ ہلا کر اس گاڑی کو روکنے لگی۔

🔥🔥🔥🔥

ڈیمن نے سارا دن ویگاس سے دور موجود پہاڑوں پر گزارا تھا۔جہاں وہ اکثر ہی تب جاتا تھا جب وہ دنیا سے دور ہونا چاہتا تھا اور ابھی وہ واپس ہی جا رہا تھا جب اچانک ایک لڑکی اس کی گاڑی کے سامنے آئی اور ہاتھ ہلا کر اسے گاڑی روکنے کا اشارہ کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن اس کی جرات پر حیران ہوا کیونکہ اس شہر میں ہر کوئی جانتا تھا کہ وہ رولز رائس کس کی ہے۔ڈیمن نے گاڑی روکی تو وہ لڑکی جلدی سے پیسنجر سائیڈ کی جانب آئی اور گاڑی کا دروازہ کھینچ کر کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

ڈیمن کو لگا کہ یا تو وہ لڑکی کوئی چور تھی یا شائید جسم فروش، خیر وہ ان میں سے جو بھی تھی ڈیمن موریٹی سے بھڑنا اسکی زندگی کی آخری غلطی ہونے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے بٹن دبا کر کار کا دروازہ کھول دیا تو وہ لڑکی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی اور دروازہ بند کر کے سہمی نگاہوں سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

اسکا سانس بری طرح سے پھولا ہوا تھا اور اس نازک وجود کا روم روم کانپ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک کھڑکی سے باہر دیکھنے کے بعد وہ ڈیمن کی جانب مڑی اور اپنی نم سیاہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"شکریہ سر بہت بہت شکریہ۔۔۔"

ڈیمن اسکی بات پر حیران ہوا۔ پھر وہ لڑکی گاڑی کا دروازہ پھر سے کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن یہ ڈیمن کی اجازت کے بغیر ناممکن تھا۔

"کون ہو تم؟"

ڈیمن کی نظر اسکی کمر پر پھیلے لمبے بالوں پر پڑی جو اسکی کمر سے نیچے تک جا رہے تھے۔ وہ لڑکی فوراً مڑی اور اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستہ آہستہ انگلش میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے اپنے گھر جانا ہے کیا آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں گے؟"

اسکی آواز،اسکے ہر انداز میں بلا کی معصومیت تھی جو ڈیمن کو کھٹک رہی تھی۔اب تو اسے یقین ہو چلا تھا کہ یہ لڑکی کوئی چور تھی اور ڈیمن بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"کہاں ہے تمہارا گھر؟"

ڈیمن کے پوچھنے پر اس لڑکی نے کچھ دیر کے لیے سوچا پھر روتے ہوئے بولی۔

"مم۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔وہ حیران تھا کہ کوئی اس قدر معصومیت کا دکھاوا کیسے کر سکتا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں اپنے گھر کا ہی نہیں پتہ؟"

وہ لڑکی اپنا سر جھکا کر کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی پھر آہستہ سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ابھی کچھ دن پہلے ہی یہاں آئی ہوں اور آج پہلی مرتبہ گھر سے نکلی تھی اس لیے مجھے پتہ نہیں معلوم۔۔۔"

ڈیمن اس کے لہجے اور اٹک اٹک کر انگلش بولنے کے انداز سے یہ تو سمجھ گیا تھا کہ وہ کسی اور ملک سے آئی ہے لیکن ابھی بھی اس کی وہ معصومیت ڈیمن کو کھٹک رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں ارد گرد گھماتا ہوں جب تم اپنا گھر یا گھر کا راستہ پہچان جاؤ تو مجھے بتا دینا۔۔۔"

لڑکی نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔ڈیمن نے گاڑی سٹارٹ کی اور وسیع سڑک پر چلانے لگا۔

"تم گھر سے نکلی کیوں تھی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کے سوال پر کھڑکی سے باہر دیکھتی لڑکی نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"جاب کے لیے مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا زیادہ تر غیر ملکی یہاں پیسہ کمانے ہی آتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں گئی تھی تم جاب کے لیے؟"

"جگہ کا نام تو نہیں یاد لیکن وہاں کی مالک کا نام ماما زوئی تھا۔"

ماما زوئی کا نام سن کر ڈیمن پہچان گیا تھا کہ وہ کس جگہ کے بات کر رہی ہے۔

"تو جاب مل گئی تمہیں؟"

لڑکی نے فوراً انکار میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ میں انکا یونیفارم نہیں پہننا چاہتی تھی۔"

لڑکی نے عام سے انداز میں کہا اور پھر سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں پہننا چاہتی تھی؟"

ایک اور سوال ڈیمن کے ہونٹوں سے جدا ہوا۔نہ جانے کیوں وہ اس عجیب سی لڑکی کو جاننے میں اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔

"کیونکہ وہ۔۔۔۔ کیونکہ اس سے میرا وجود واضح ہوتا اور میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔۔۔میں نے انہیں کہا ہے کہ میں وہ کپڑے پہنے بغیر بھی ہر کام کر لوں گی لیکن وہ مانے ہی نہیں۔۔۔۔"

ڈیمن اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا پھر کچھ دیر بعد بولا۔

"پتہ لگا تمہیں تمہارا گھر کہاں ہے؟"

اس لڑکی نے مڑ کر انکار میں سر ہلایا۔

"میرا گھر اتنی بڑی بڑی بلڈنگز میں نہیں ہے۔ہماری بلڈنگ زرا چھوٹی اور پرانی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی شہر کے چھوٹے علاقوں کی جانب موڑ دی۔ وہ لڑکی مسلسل خاموشی سے بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھتی جا رہی تھی اور ڈیمن کی نظریں نہ چاہتے ہوئے بھی اسی پر اٹھ رہی تھیں۔ اچانک ہی لڑکی کے پیٹ سے ایک آواز نے اسکے بھوکے ہونے کی گواہی دی جسے چھپانے کے لیے لڑکی نے اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھ لیا۔

"تمہیں بھوک لگی ہے؟"

ڈیمن نے سنجیدگی سے پوچھا تو لڑکی انکار میں سر ہلانے لگی۔

"نہیں مجھے بس گھر جانا ہے میں گھر جا کر کھانا کھا لوں گی۔۔۔۔"

ڈیمن نے گہرا سانس لیا اور گاڑی میکڈونلڈ کی جانب موڑ دی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی میکڈونلڈ سے چکن ونگز اور فرائز لے کر اس نے لڑکی کے سامنے کیے۔

"نہیں تھینک یو مجھے نہیں چاہیے میں گھر جا کر کھا لوں گی۔۔۔۔"

"چپ چاپ پکڑ لو کوئی خزانہ نہیں دے رہا تمہیں بس کھانا ہی تو ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے غصے سے کہنے پر لڑکی نے وہ پیکٹ پکڑ لیا اور آہستہ آہستہ کھانا کھانے لگی۔ڈیمن اب گاڑی تھرڈ کلاس ایریا کی جانب لے جانے لگا۔

لڑکی نے بمشکل تھوڑا سا ہی کھایا تھا اور باقی سائیڈ پر رکھ کر خاموشی سے سامنے دیکھنے لگی۔ڈیمن کی نظر اسکے ہونٹوں پر پڑی جو مسلسل ہل رہے تھے جیسے کہ وہ کچھ بول رہی ہو۔

"تم نے جو کہنا ہے اونچی کہہ سکتی ہو اپنے آپ سے ہی سرگوشیاں کیوں کر رہی ہو؟"

ڈیمن کی بات پر لڑکی نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"میں سرگوشی نہیں کر رہی دعا مانگ رہی ہوں۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"دعا کس سے اور کس لیے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اللہ تعالیٰ سے اپنی حفاظت کے لیے۔۔۔"

اسکی بات پر ایک طنزیہ مسکان ڈیمن کے لبوں پر آئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم پر کوئی مشکل آئی تو تمہارا خدا تمہیں بچا لے گا۔۔۔"

اس لڑکی نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

"مجھے ایسا لگتا نہیں مجھے پورا یقین ہے۔"

اس لڑکی نے پورے اعتماد سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس وقت تم میرے ساتھ بلکل تنہا ہو کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ مار بھی سکتا ہوں تمہیں۔۔۔تو بولو تمہارا خدا کیسے بچائے گا تمہیں۔"

ڈیمن کی بات پر ان خوبصورت آنکھوں میں خوف اترا تھا اور اس نے بے بسی سے اس بند گاڑی کو دیکھا جس میں وہ اس انجان آدمی کے ساتھ تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے اس کی جانب مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"

لڑکی کے اس اعتماد پر ڈیمن کافی زیادہ حیران ہوا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کے لیے بھیجا ہے،ان برے لوگوں سے بچانے کے لیے بھیجا جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔۔۔اور جس کو اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کے لیے بھیجا ہے وہ کبھی بھی مجھے نقصان پہنچا ہی نہیں سکتا۔"

اس لڑکی کی اس بات پر ڈیمن حد سے زیادہ حیران ہوا کہ کیا کسی کا خدا پر یقین اس قدر پختہ بھی ہو سکتا ہے۔اچانک ہی سامنے دیکھ کر وہ لڑکی خوشی سے اچھل پڑی۔

"اس بلڈنگ میں ہے میرا گھر۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی گاڑی اس بلڈنگ کے سامنے جا کر روک دی تو لڑکی مسکرا کر اس کی جانب مڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کا بہت شکریہ سر، آپ بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔۔"

اس لڑکی نے نرمی سے کہا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ڈیمن نے بٹن دبا کر دروازہ کھولا تو وہ لڑکی باہر نکل کر اس بلڈنگ کی جانب چل پڑی۔

"سنو۔۔۔"

ڈیمن نے گاڑی سے نکل کر اسے پکارا تو اس نے پلٹ کر ڈیمن کو دیکھا۔

"کل اسی کلب میں واپس جانا تمہیں نوکری مل جائے گی۔۔۔۔"

ڈیمن نہیں جانتا تھا کہ اس نے اسے یہ بات کیوں کہی تھی۔

"میں وہ یونیفارم نہیں پہنوں گی۔۔۔۔"

اس لڑکی نے گویا حتمی فیصلہ سنایا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جو چاہے پہن سکتی ہو کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور تمہیں نوکری بھی مل جائے گی۔۔۔۔"

اس لڑکی نے کچھ سوچ کر ہاں میں سر ہلایا اور پھر ہلکا سا مسکرا دی۔

"شکریہ سر۔۔۔گڈ بائے۔۔۔۔"

ڈیمن اس معصوم مسکراہٹ میں کھو سا گیا۔اسے نہیں لگتا تھا کہ اس نے کبھی کچھ اتنا حسین دیکھا تھا۔

"Bella Ciao"(Good bye beautiful)

اس لڑکی کے چہرے پر حیرت آئی۔

"اسکا کیا مطلب ہوتا ہے؟"

اس لڑکی نے معصومیت سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اگر پھر کبھی ملے تو بتاؤں گا۔۔۔"

لڑکی نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور بلڈنگ میں داخل ہو گئی۔اسکے جانے کے بعد ڈیمن کو خیال آیا کہ اس نے لڑکی سے اس کا نام تک نہیں پوچھا تھا لیکن اس سے کیا فرق پڑتا تھا وہ اسے اپنی مادری زبان اٹیلین میں ایک نام دے چکا تھا۔

بیلا مطلب خوبصورت لڑکی۔

پارسا اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے آئی تو وہ لاک تھا۔یہ دیکھ کر وہ مزید پریشان ہو گئی۔کہیں سمیر اسے وہاں ڈھونڈ تو نہیں رہا تھا اگر وہ اسے وہاں نہ ملی تو وہ کیا کرے گا۔

یہ سوچ کر پارسا پریشانی سے وہاں ٹہلنے لگی لیکن تھوڑی دیر کے بعد ہی سمیر وہاں پر آ گیا۔

"ارے تم خود ہی واپس آ گئی۔۔۔سوری یار کام میں اتنا مصروف تھا کہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اب فریش ہو کر تمہیں ہی لینے جانے والا تھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے خوشگوار انداز میں کہا جبکہ پارسا اس سے یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا اس کی اتنی اہمیت تھی کہ کام ختم ہونے کے دو گھنٹے بعد تک وہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے۔

"کیسا رہا تمہارا کام کا پہلا دن؟"

پارسا کے گھر میں داخل ہوتے ہی سمیر نے دروازہ بند کر کے پوچھا۔ پارسا کچھ دیر سوچتی رہی پھر سچ بولنے کا فیصلہ کیا۔

"انہوں نے مجھے نکال دیا۔۔۔"

پارسا نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا تو سمیر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا۔

"کیوں؟"

سمیر نے غصے سے اسکے قریب آ کر پوچھا۔

"کیونکہ میں انکا یونیفارم نہیں پہن سکتی تھی سمیر وہ آدھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"شٹ اپ یو سٹوپڈ گرل پتہ بھی ہے کہ یہ جاب کتنی ضروری ہے مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم کوئی بے وقوفی ہی کرو گی۔"

سمیر کے دانت کچکچا کے کہنے پر پارسا سر جھکا کر اپنی تزلیل پر آنسو بہاتی رہی پھر ضبط سے اپنے آنسو پونچھ کر سر اٹھایا۔

"آپ فکر مت کریں ایک آدمی سے لفٹ لے کر آئی تھی جنہوں نے کہا میں وہاں کل جاؤں گی تو مجھے نوکری مل جائے گی اور مجھے اپنی حیا کا سودا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔"

پارسا اتنا کہہ کر اپنے بیگ کے پاس چلی گئی۔پہلے تو سمیر خاموش رہا پھر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کس سے لفٹ لے کر آئی تھی تم؟

سمیر نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا۔

"تھے ایک بھلے انسان۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے سنجیدگی سے کہا اور اپنے کپڑے پکڑ کر کمرے کی جانب چل دی۔

"ٹھیک ہے اس کا مطلب تم گھر کا راستہ جانتی ہو تو کل چھٹی ہونے پر خود ہی ٹریم سے گھر آجانا کیونکہ مجھے فارغ ہوتے ہوئے اکثر رات کے نو بج جاتے ہیں۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اب وہ مزید سمیر کو کچھ کہہ کر تزلیل برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اور آج پھر بابا نے تم سے بات کرنی ہے پلیز انہیں اپنی جاب کے بارے میں کچھ مت بتانا۔میری تو مجبوری ہے تم سے جاب کروانا وہ فالتو میں بات کا بتنگڑ بنا دیں گے"۔

پارسا نے بس خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو چینج کر کے کھانا بنا لو یار بھوک لگی ہے کافی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اور وہ کپڑے بدل کر کچن میں کھانا بنانے چلی گئی۔ وہ شخص جسے وہ اپنے خوابوں کا شہزادہ سمجھتی تھی اپنی بے رخی سے اس کے دل سے اترتا جا رہا تھا پھر بھی وہ اسکو اچھا لگنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی کیونکہ وہ اپنے ماموں کا مان نہیں توڑنا چاہتی تھی۔

🔥🔥🔥🔥

ڈیمن اپنے کمرے کے بڑے سے بیڈ پر لیٹا چھت کو دیکھ رہا تھا نیند روز کی طرح اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ لیکن آج اسے کرب میں مبتلا کرنے کے لیے صوفیا کی لاش اسکی آنکھوں کے سامنے نہیں تھی بلکہ اسکی بیلا تھی جو اس کے دل کو وہ سکون دے رہی تھی جو اسے کبھی نہیں ملا تھا۔

ڈیمن خود نہیں جانتا تھا کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں کیوں سوچ رہا تھا، وہ کوئی بے تحاشا خوبصورت لڑکی تو نہیں تھی، اگر بات صرف خوبصورتی کی ہوتی تو روزلی ہر وقت اس پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتی تھی۔ نہیں اس لڑکی میں کچھ ایسا تھا جو کسی میں نہیں تھا، کسی میں بھی نہیں۔ ڈیمن نے گہرا سانس لیا پھر اپنا موبائل پکڑ کر ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔۔"

تھوڑی دیر فون بجنے کے بعد اٹھایا جا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایک کام ہے تم سے زوئی۔۔۔۔"

ڈیمن کی آواز سن کر زوئی ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی۔

"ہاں کہوں ڈیمن کیا کر سکتی ہو میں تمہارے لیئے؟"

"آج ایک لڑکی تمہارے پاس نوکری کے لیے آئی تھی جسے تم نے یونیفارم پہننے سے انکار کرنے کی وجہ سے نکال دیا۔"

ڈیمن نے اس بیلا کو یاد کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں کیوں خیریت؟"

زوئی نے گھبرا کر پوچھا۔وہ عورت جو سب پر رعب جماتی تھی ڈیمن کے سامنے اپنی اوقات جانتی تھی۔

"وہ کل پھر سے آئے گی اور تم اسے نہ صرف نوکری دو گی بلکہ وہ جو بھی پہننا چاہیے وہ پہن سکتی ہے تم اسے کچھ بھی پہننے پر مجبور نہیں کرو گی۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیمن ایسا ہی ہو گا۔"

ڈیمن خاموش ہو گیا تو زوئی اسکی خاموشی دیکھ کر بول اٹھی۔

"کیا میں تمہارے لئے کچھ اور کر سکتی ہوں؟"

"ہاں۔۔۔"

ڈیمن نے سنجیدگی سے کہا پھر اچانک اس کے چہرے پر بہت زیادہ وحشت آئی تھی۔

"اس کے سامنے میری سچائی تمہاری زبان پر نہ آئے ورنہ پھر کبھی کچھ اور بولنے کے قابل نہیں رہو گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے وارننگ دے کر فون بند کر دیا اور آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی ڈیمن پر اسکا اتنا اثر انداز ہونا اچھا نہیں تھا اس لیے ڈیمن نے فیصلہ کیا تھا کہ مزید ایک پل وہ اس کے بارے میں سوچ کر نہیں گزارے گا لیکن یہ اسکا خواب ہی تھا کیونکہ باقی کی پوری رات اس نے وہ معصوم چہرہ یاد کر کے گزاری تھی۔

🔥🔥🔥🔥

پارسا نے صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے اور سمیر کے لیے ناشتہ بنایا اور پھر کچن وغیرہ سنبھال کر تیار ہونے لگی۔سمیر نے جب اسے ایک کالے فراک پاجامے پر حجاب کیے دیکھا تو اسے گھورنے لگا۔

"آج تم نے یہ پھر سے لپیٹ لیا سر پر؟"

اب کی بار پارسا سمیر کے غصے سے ڈری نہیں بلکہ اس نے اپنے لیے کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس کے شوہر کو بھی اسے سب کے سامنے بے حجاب کرنے کا حق نہیں تھا۔

"انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں جو چاہے پہن سکتی ہوں مجھے نوکری مل جائے گی لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں جاب کروں تو مجھے حجاب کرنے دیں کیونکہ اسکے بغیر میں باہر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

سمیر پارسا کی بہادری پر حیران ہوا لیکن پھر کندھے اچکا کر آگے بڑھ گیا۔ان کے اپارٹمنٹ سے دس منٹ پیدل چل کر میٹرو اسٹیشن آتا تھا جس سے سمیر نے پارسا کو کلب بھیجا۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں پھر سے واپس آکر پارسا ایک پل کے لیے ڈر گئی لیکن پھر اس مہربان شخص کی بات یاد کر کے ہمت کرتے ہوئے واپس وہاں پر چلی گئی۔اسے سامنے ہی ماما زوئی کسی سے باتیں کرتے ہوئے نظر آئی۔

"ارے آگئی تم؟ہمم وہ بھی وقت سے پہلے اچھی بات ہے۔۔۔"

ماما زوئی کی پارسا پر نظر پڑی تو مسکراتے ہوئے کہنے لگیں اور اسے اپنے ساتھ آفس میں آنے کا اشارہ کیا۔

"ویسے چہرہ کافی معصوم ہے تمہارا لیکن اندر سے کافی چالاک ہو تم۔۔۔"

"جی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماما زوئی کی بات پر پارسا حیران ہوئی۔

"میں نے تمہیں جاب نہیں دی تو شکایت لے کر میرے باس کے پاس پہنچ گئی اور نہ جانے اس پر کیا جادو کیا کہ تمہیں یونیفارم نہ پہننے کی اجازت بھی مل گئی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ماما زوئی کی بات پر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اپکا باس؟"

"ہاں ناں ڈیمن موریٹی جانتی ہو ناں تم اسے۔۔۔۔"

پارسا کو وہ شخص یاد آیا جس نے اسکی مدد کی تھی۔اسے دیکھ کر پارسا کو یہ اندازہ تو ہوا تھا کہ وہ بہت امیر ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ہی یہاں کا مالک تھا۔

"تو کیا میں انہیں کپڑوں میں کام کر سکتی ہوں؟"

پارس نے بہت امید سے پوچھا۔

"ہاں بلکل کر سکتی ہو لیکن ویٹرس کا کام نہیں کیونکہ لوگ تمہیں اس حلیے میں کوئی آرڈر ہی نہیں دیں گے تو کیا تم صفائی کر لو گی؟"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا جب تک وہ اپنا حجاب قائم رکھ سکتی تھی وہ کچھ بھی کر لے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسے تمہیں بہتر لگے لیکن یہ سر پر سکارف لیناضروری ہے کیا؟"

پارسا کے ہاں میں سر ہلانے پر ماما زوئی نے گہرا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن اتنا بتادوں کہ اس سکارف کی وجہ سے لوگ تمہیں عجیب نظروں سے دیکھیں گے، تمہیں باتیں بھی کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ تم سے بد تمیزی کریں۔۔۔"

پارسا نے انکی باتوں پر غور کیا۔اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"کوئی بات نہیں میں مینیج کرلوں گی۔۔۔"

ماما زوئی نے اپنے کندھے اچکا دیے اور اسے باہر کام پر جانے کا اشارہ کیا۔جولی نے اسے ہر کام سمجھادیا۔اسکی زیادہ ڈیوٹی تو نہیں تھی بس اسے لوگوں کے جانے کے بعد ٹیبلز صاف کرنے تھے جبکہ فرش کو صاف کرنے کی زمہ داری اور کسی عورت کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چھ بجے باہر نکلی تو آسمان پر تقریباً اندھیرا چھا چکا تھا لیکن آج اسے راستہ آتا تھا کیونکہ صبح آتے ہوئے اس نے ہر راستہ بہت غور سے دیکھا تھا۔ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے جب ایک گاڑی اسکے قریب آکر رکی۔گاڑی کا شیشہ نیچے ہونے پر پارسا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا۔

"سر آپ؟"

پارسا نے گھبرا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ یہ شخص اسکا باس تھا۔

"گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر پارسا نے انکار میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں تھینک یو سر میں آپ کی شکر گزار ہوں لیکن میں میٹرو سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

پارسا اتنا کہہ کر چلنے لگی لیکن ڈیمن غصے کے عالم میں گاڑی سے نکل کر اسکے سامنے آیا۔

"پاگل ہو کیا اتنی رات ہو گئی ہے میں تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے نظریں جھکا کر پھر سے انکار میں سر ہلایا۔

"کوئی بات نہیں سر اب تو مجھے روز یہیں سے اسی وقت جانا ہے۔۔۔۔میں چلی جاؤں گی کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔

"یہ ایل وی (لاس ویگاس) ہے بیلا لوگ اسے گناہوں کا شہر کہتے ہیں جانتی بھی نہیں تم کہ ایک برے آدمی کی تم پر نظر پڑی تو کیا ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ؟"

ڈیمن کے ضمیر نے اسے پکارا کہ لاس ویگاس کے سب سے برے آدمی کی نظروں میں تو وہ پہلے ہی تھی اس سے زیادہ خطرناک کیا ہو گا اس کے لیے؟

"آپ فکر مت کریں سر جب جب جو جو ہونا ہے تب تب سو سو ہوتا ہے۔میرے اللہ تعالیٰ میرے محافظ ہیں۔۔۔۔بائے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پارسا اتنا کہہ کر میٹرو سٹیشن کی جانب چل دی۔ میٹرو میں بیٹھ کر اس نے شکر کیا کہ وہ صحیح سلامت یہاں تک پہنچ گئی تھی۔ تبھی کوئی آدمی اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تو پارسا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا۔

"کیا؟ میں بھی میٹرو میں جا سکتا ہوں میری مرضی ہو تو۔۔۔۔"

ڈیمن نے اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ پارسا نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"

ڈیمن کے اچانک سے پوچھنے پر پارسا نے چونک کر اسے دیکھا پھر اپنی نظریں جھکا گئی۔

"ویسے میرا نام پارسا سمیر وہاب ہے لیکن سب مجھے پارس ہی بلاتے ہیں۔۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا۔

"پارسا، کیا مطلب ہوتا ہے اس کا؟"

Posted On Kitab Nagri

"پارسا پاکیزہ کو کہتے ہیں سر۔۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا۔ہاں وہ اپنے نام جیسی ہی پاکیزہ تھی۔

"کس ملک سے ہو تم بیلا؟"

"میں پاکستان سے ہوں سر لیکن آپ مجھے بیلا کیوں بلاتے ہیں میرا نام پارس ہے۔"

پارسا کے سوال پر ڈیمن ہلکا سا مسکرایا۔

"پھر کبھی بتاؤں گا اور تم مجھے ڈیمن بلا سکتی ہو میرا نام سر نہیں۔۔"

پارسا نے فوراً سر انکار میں ہلایا۔

"نہیں آپ میرے باس ہیں میں آپ کو سر ہی بلاؤں گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو دیکھا جس نے اسکی بات نہیں مانی تھی اور اپنی بات نہ ماننے والے کا وہ بہت برا حال کرتا تھا پھر اسکا بات نہ ماننا کیوں برا نہیں لگ رہا تھا۔

"کتنے سال کی ہو تم؟"

ڈیمن کے اگلے سوال پر پارسا نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"کیا آپ جاب دینے کے بعد میرا انٹرویو لے رہے ہیں؟"

"یہی سمجھ لو۔۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا۔

"میں انیس سال کی ہوں، پاکستان اپنے ماموں کے گھر رہتی تھی اور یہاں اپنے۔۔۔۔۔"

پارسا ایک پل کو رکی اور بہت سا دکھ اسکی آنکھوں میں سما گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اپنے کزن کے ساتھ رہ رہی ہوں۔۔۔۔۔"

پارسا کو وہ پل یاد آیا جب سمیر نے اسے یہ کہا تھا کہ وہ اسے اپنی بیوی بتانے پر شرمندگی محسوس کرتا ہے۔اچانک ہی میٹرو پارسا کے سٹیشن پر رکی تو پارسا خاموشی سے نیچے اتر کر گھر کی جانب چل دی جبکہ ڈیمن بھی اسکے ساتھ خاموشی سے چلتا اسکے گھر تک آیا۔

"آپ کا میرے ساتھ آنے کا شکریہ سر،سچ تو یہ تھا کہ پہلی مرتبہ اکیلے سفر کرنے سے ڈر لگ رہا تھا لیکن آپ نے میری مدد کی،میں آپ کی شکر گزار ہوں۔۔۔۔"

پارسا نے نظریں جھکا کر کہا اور اس کا ہمیشہ یوں نظریں جھکا کر حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے بس کام کی بات کرنا ڈیمن کے اس مردہ دل کو دھڑکنے پر مجبور کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بائے سر۔۔۔۔"

پارسا نے نظریں جھکا کر کہا اور اپنے اپارٹمنٹ کی جانب چلی گئی۔

"Bella Ciao."

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس لڑکی کی جانب وہ کیوں کھینچا چلا جا رہا تھا لیکن یہ ان دونوں کے لیے ہی ٹھیک نہیں تھا کیونکہ وہ لڑکی تو ایک فرشتے کی مانند تھی، معصوم اور پاکیزہ جبکہ ڈیمن تو ایک درندہ تھا۔

جارج نے حیرت سے سمیر کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا تم نے کتنے پیسے چاہیں تمہیں؟"

"دس ہزار ڈالر۔۔۔۔"

سمیر کی بات پر جارج کی آنکھیں مزید پھیل گئیں۔

"اتنے پیسوں کا کیا کرو گے تم؟"

سمیر نے گہرا سانس لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اینا کو برتھ ڈے گفٹ ایک گاڑی چاہیے وہ خریدوں گا۔۔۔"

جارج ہلکا سا ہنس دیا۔

"پھر تو تم پاگل ہو جو تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری وہ بیوقوف بیوی ویٹرس کا کام کر کے وہ پیسہ کما لے گی۔۔۔"

سمیر کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔اس نے صرف جارج کو بتایا تھا پارسا اور اپنے بارے میں۔

"اسے میں نے اس وجہ سے نوکری پر نہیں لگایا۔پاکستان نہ جانے کے لیے میں نے بابا سے جھوٹ بولا تھا کہ مجھے نوکری مل گئی ہے اب مجھے چند پیسوں سے یہ بات تو سچ ثابت کرنی ہے ناں۔"

جارج سمیر کی چالاکی پر مسکرا دیا۔

"بہت کمینی چیز ہو تم لیکن اگر تمہاری بیوی نے تمہارے بابا کو یہ بات بتا دی تو۔۔۔؟"

"ارے نہیں بتائے گی بہت بڑی بیوقوف ہے،میں نے منع کیا ہے ناں اسے تو میری ہر بات مانے گی میری نظر میں اچھا بننے کو بہت بے چین ہے بے چاری۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے ہنستے ہوئے کہا تو جارج کے چہرے پر خباثت آئی۔

"ویسے یار پیاری بہت ہے کیوٹ اور انوسینٹ سی۔۔۔"

سمیر نے اپنی نظریں گھمائیں۔

"مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی اس کی یہ ٹیپیکل حرکتیں مجھے اپنا جیسی بولڈ لڑکی چاہیے اپنے لیے۔۔۔"

سمیر نے سامنے پڑا شراب کا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگایا۔

"بس کچھ عرصے کی بات ہے اسے میں واپس پاکستان بھیج دوں گا اور وہ وہاں میرے ماں باپ کی خدمت کرتی رہے گی۔۔۔ یہاں اینا کے ساتھ بھی انجوائے اور وہاں پاکستان اسے بھی پاس رکھوں گا۔۔۔ کبھی ایک مہینے کے لیے پاکستان چکر لگے تو وہاں بھی تو اینٹرٹینمنٹ ہو لیکن یہاں وہ مجھے گوارا نہیں کیونکہ یہاں میرے لیے اینا ہے۔۔۔"

سمیر نے ایک آنکھ دبا کر کہا تو جارج اسکی قسمت پر جل بھن گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش قسمت آدمی ہو۔۔۔"

سمیر نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ویسے اب دس ہزار ڈالرز کا بندوست کہاں سے کریں؟"

سمیر کے یہ بات پوچھنے پر جارج بھی کچھ دیر سوچ میں ڈوب گیا۔

"ویسے ایک آدمی کو جانتا ہوں میں وہ تمہیں جتنے چاہو اتنے پیسے ادھار دے دے گا۔۔۔۔لیکن"

"لیکن کیا؟"

سمیر نے بے چینی سے پوچھا۔

"لیکن زرا خطرناک آدمی ہے اگر وقت پر پیسے واپس نہیں کئے تو مسئلہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر یہ بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔اسے اینا کو گفٹ دینے کے لیے پیسوں کی بھی ضرورت تھی لیکن ایک خطرناک آدمی سے پیسے لینا کہیں سچ میں ہی کوئی مسلہ نہ کھڑا کر دیتا۔۔ل

"لیکن یار میں اتنے پیسے واپس کیسے کروں گا؟"

سمیر نے پریشانی سے جارج کا گلابی چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یار ٹینشن کیوں لیتے ہو میں ہوں ناں تم جتنے پیسے جوڑ سکو گے جوڑ لینا باقی پیسے میں تمہیں دے دوں گا کیونکہ فلحال میرے پاس پیسے نہیں لیکن اگلے مہینے تک ہوں گے۔"

سمیر نے کچھ دیر سوچا پھر طائرانہ نظروں سے جارج کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن تم یہ سب کیوں کر رہے ہو جارج بدلے میں میں کیا کروں تمہارے لیے؟"

سمیر کے سوال پر جارج مسکرا دیا۔پارسا کا معصوم چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آیا۔

"یہ میں تمہیں وقت آنے پر بتاؤں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے مین پھر میں اسے کال کر کے پوچھتا ہوں۔۔۔"

جارج نے اتنا کہہ کر اپنا موبائل فون نکالا اور اس آدمی کو کال کرنے لگا۔کچھ دیر بعد بات کر کے جارج نے مسکراتے ہوئے سمیر کو دیکھا۔

"اچھی خبر ہے وہ ہم سے ابھی اپنے کلب میں ملنے کو تیار ہے۔۔۔"

سمیر نے ابھی کا سن کر گھڑی کی طرف دیکھا جہاں رات کے دس بج رہے تھے۔ایک پل کو اسے خیال آیا کہ پارس گھر میں اکیلی تھی لیکن پھر اس خیال کو جھٹکتا وہ جارج کے ساتھ اس آدمی کے پاس چلا گیا۔جو ایک کافی بڑے کلب کا آنر تھا۔ایڈی ایک کافی بھاری بھر کم آدمی تھا جسکا تقریباً پورا وجود ٹیٹو سے بھرا ہوا تھا۔

"ہاں بولو بچے کتنے پیسوں کی ضرورت ہے تمہیں؟"

ایڈی نے سمیر کو سر سے لے کر پیروں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"دس ہزار ڈالرز کی۔۔۔۔"

ایڈی نے مسکراتے ہوئے وہ پیسہ نکال کر سمیر کی جانب بڑھایا۔

"تم یہ پیسے رکھ سکتے ہو لیکن ایک بات یاد رکھنا یہ پیسہ ڈیمن کی ملکیت ہے تمہیں مقررہ وقت پر کسی بھی حال میں واپس کرنے ہوں گے۔۔۔۔"

ڈیمن کا نام سن کر سمیر نے گھبرا کر جارج کو دیکھا تھا۔ویگاس میں رہتے ہوئے اتنا تو سمیر بھی جانتا تھا کہ ڈیمن موریٹی مافیا باس تھا جو پورے لاس ویگاس میں ہر برا کام کروا رہا تھا لیکن پھر بھی پولیس اسے پکڑنے میں ناکام تھی۔کیونکہ نہ تو ڈیمن کے خلاف کوئی ثبوت تھا اور نہ ہی گواہ اور اتنے امیر آدمی پر ہاتھ ڈالنا بھی کہاں آسان تھا۔

سمیر مافیا کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا تھا لیکن اسے اینا کے سامنے اپنی انا کو بچانا تھا اس لیے اس نے وہ پیسے پکڑ کر ایڈی کو دیکھا۔

"میں اگلے مہینے تک یہ پیسے واپس کر دوں گا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کی بات پر ایڈی نے ہاں میں سر ہلایا اور اسے جانے کا کہا۔ سمیر نے حیرت سے ایڈی کو دیکھا۔

"آپ نے ثبوت کے لیے کوئی کاغذی کاروائی نہیں کرنی کیا؟"

سمیر کے سوال پر ایڈی ہنس دیا۔

"فکر مت کرو بچے تم ڈیمن کا پیسہ کھا کر جہنم میں بھی نہیں چھپ سکتے ہم یہ پیسہ وصول کر ہی لیں گے۔۔۔ جاؤ اور مزے کرو۔۔۔"

ایڈی کی بات پر سمیر نے اپنا تھوک نگلا۔ اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن پھر بھی ان پیسوں کو لے کر چلا گیا کیونکہ اسے اپنی جھوٹی انا کو جو قائم رکھنا تھا۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

پارسا کو یہاں رہتے ایک مہینے سے زیادہ کا وقت ہو چکا تھا اور اب اس نے سمیر کو اسکے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ بس اسکے کام کرتی تھی اور جاب کر کے پیسے اسے دے دیتی اسکے علاوہ اس نے سمیر سے کبھی کوئی بات نہیں کی تھی۔

اتنا تو وہ بھی سمجھ چکی تھی کہ جتنا وہ سمیر کے پیچھے گھومے گی سمیر اسے اتنا ہی ذلیل کرے گا اس لیے اس نے سوچا کہ وہ خاموش رہتے ہوئے اپنے ہر عمل سے سمیر کو اپنی اتنی عادت ڈال دے گی کہ اسے اسکی قدر آجائے۔

اور شائید وہ اپنے منصوبے میں کامیاب بھی ہو رہی تھی کیونکہ سمیر جو اسے بلانا بھی پسند نہیں کرتا تھا اب اپنا ہر کام اسی کو کہتا تھا۔

"اہم اہم کہاں دھیان ہے مس؟"

Posted On Kitab Nagri

جولی کی آواز پر پارسا اپنی سوچوں کے بھنور سے باہر آئی اور مسکرا کر جولی کو دیکھا۔ اتنے عرصے میں اسکی سب زیادہ دوستی جولی سے ہی تھی۔

"کہیں نہیں بس یونہی۔۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں بے بی کوئی بات تو تمہیں پریشان کر رہی ہے جو تم بتا نہیں رہی شئیر کر لو گی تو اچھا لگے گا تمہیں۔۔۔۔"

جولی کی بات پر پارسا کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی پھر گہرا سانس لے کر آہستہ سے بولی۔

"میں نے تمہیں اپنے کزن کے بارے میں بتایا تھا ناں جو میرا ہزبنڈ ہے۔۔۔۔"

جولی نے ہاں میں سر ہلایا۔ پارسا نے صرف جولی کو ہی یہ سچائی بتائی تھی کہ سمیر اسکا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا شوہر بھی تھا۔

"وہ چاہتے ہیں کہ میں زیادہ پیسے کماؤں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کروں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کی بات پر جولی کے ماتھے پر بل آئے۔

"دو تھپڑ لگاؤ اس گھٹیا شخص کے منہ پر اور کہو زیادہ پیسے چاہیں تو خود کمائے۔"

جولی کی بات پر پارسا ہنس دی۔

"نہیں پارس میں سیریس ہوں تمہیں اسکا ظلم برداشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں زیادہ تو تم مجھے اسکے بارے میں بتاتی نہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ شخص بہت ہی خود غرض ہے اور تم جیسی لڑکی کے قابل نہیں۔"

جولی کی بات پر ایک گھائل مسکراہٹ پارسا کے لبوں پر آئی۔

"میں ظلم برداشت نہیں کر رہی جولی کیونکہ ظلم برداشت کرنا گناہ ہے۔میں بس اپنا گھر بچانے کی کوشش کر رہی ہوں کیونکہ میں اپنے ماموں کا مان نہیں توڑ سکتی اپنے گھر والوں کے سامنے انکا سر جھکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

پارسا کی بات پر جولی مسکرائی اور نرمی سے پارسا کے گال کو چھوا۔

Posted On Kitab Nagri

"یو آر جسٹ ٹو سویٹ فار دس ورلڈ۔۔۔"

اچانک ہی جولی کی نظر میز پر بیٹھے ایک آدمی پر پڑی جو اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"تم لکی ہو بے بی ایٹ لیسٹ اپنے آپ کو ان گندی نظروں سے تو بچا رہی ہو ناں اس سے بڑھ کر کیا ہو گا۔۔۔۔"

جولی نے اپنے چھوٹے سے سکرٹ کو کھینچ کر لمبا کرتے ہوئے نفرت سے کہا۔ پھر پارسا کی طرف مسکرا کر مڑی۔

"ویسے ایک مہینے میں انگلش کافی اچھی ہو گئی ہے تمہاری۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا اسکی بات پر ہنس دی اور خالی میز سے برتن اٹھانے کا کام کرنے لگی۔

"ہیے تم یہاں آؤ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر ایک لڑکے کو دیکھا جو اسے اپنی جانب بلا رہا تھا۔ پارسا کو لگا کہ اس نے پہلے بھی اسے کہیں دیکھا تھا پھر سے یاد آیا کہ وہ سمیر کا وہی دوست تھا جس نے اسے یہاں نوکری دلوائی تھی۔

"یس سر؟"

پارسا نے اس کے پاس جا کر نظریں جھکا کر پوچھا۔

"ایک ڈرنک لے کر آؤ میرے لیے۔۔۔"

پارس نے بے بسی سے جولی کو دیکھا جو کسی اور کسٹمر کو ہینڈل کر رہی تھی۔ آرڈر لینا پارسا کا کام نہیں تھا۔۔

"اوکے سر میں بجھواتی ہوں۔۔۔"

"نو نو بے بی بجھواؤ نہیں تم خود لے کر آؤ۔۔۔"

جارج کا ایسے بات کرنا پارسا کو ناگوار گزرا لیکن وہ کیا کرتی یہ اسکا کام تھا۔ اس نے بار پر موجود آدمی سے ڈرنک لی اور اس لڑکے کی جانب چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپکی ڈرنک سر۔۔۔۔"

پارسا نے گھبراتے ہوئے کہا تو اس نے ڈرنک پکڑی اور اپنے سامنے میز پر رکھ دی۔ پارسا جانے کے لیے مڑی تو اس نے پارسا کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر ساتھ موجود کرسی پر بیٹھا دیا۔

"یہاں بیٹھو میرے پاس۔۔۔۔"

اسکی بات پر پارسا فوراً انکار میں سر ہلانے لگی۔

"نن۔۔۔ نہیں سر مجھے بہت کام ہے۔۔۔"

"ہاں دیکھا ہے میں نے کیا کام ہے میز ہی صاف کرنے ہیں۔۔۔ لیکن اگر میرے پاس بیٹھ کر مجھے تھوڑا خوش کر دوں گی تو میں تمہیں کافی کچھ دے سکتا ہوں۔۔۔"

جارج نے سو ڈالر کا نوٹ پارسا کے سامنے کرتے ہوئے کہا جبکہ اسکی اتنی گھٹیا بات پر پارسا کی پلکیں نم ہو گئیں اور وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"افف کتنی پیاری ہو تم پتہ نہیں سیم کو کیوں نہیں دیکھتا یہ کہ تم یہاں موجود ہر لڑکی سے ہٹ کر ہو، سب سے پیاری سب سے معصوم۔۔۔"

پارسا اب باقاعدہ جہد وجہد کر رہی تھی لیکن جارج نے اسکا ہاتھ بہت مظبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

"لیکن فکر مت کرو میں تمہیں وہ سب دے سکتا ہوں جو تمہارے شوہر نے تمہارے قریب ہوتے ہوئے تمہیں نہیں دیا۔۔۔"

اسکی بات پر پارسا نے چیخ مارنے کے لیے اپنا منہ کھولا لیکن اس سے پہلے ہی ایک ہاتھ جارج کی گردن کے گرد لپٹ چکا تھا جس نے جارج کے وجود کو کسی چیز کی طرح زور سے زمین پر پھینکا۔

پارسا حیرت سے اپنی نم آنکھیں کھولے ڈیمن کو دیکھ رہی تھی جسکی نیلی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں اور رگیں یوں تنی ہوئی تھیں جیسے ابھی پھٹ ہی جائیں گی۔ جبکہ جارج اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھ کر زمین پر پڑا خوف سے کانپ رہا تھا۔

"زوئی زوئی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے چلانے پر ماما زوئی بھاگ کر وہاں آئیں۔

"کیا ہوا ڈیمن؟"

"پارس کو لے کر جاؤں یہاں سے اسی وقت۔۔۔۔"

ماما زوئی نے بھی ڈیمن کا غصہ دیکھتے ہوئے پارسا کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ اپنے آفس میں لے جا کر دروازہ بند کر دیا۔

پارسا کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ڈیمن آگے بڑھا اور جارج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

"تو نے اسے چھوا۔۔۔۔اس کے پاکیزہ وجود کو اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے کیسے چھوا تو نے تیرے یہ گندے ہاتھ تھے اس قابل۔۔۔؟"

"ڈ۔۔۔۔ڈیمن آئی ایم سوری مجھے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ابھی بات جارج کے منہ میں ہی تھی جب ڈیمن نے جھٹکے سے جارج کا ہاتھ توڑ دیا۔اسکی چیخ پورے ہال میں گونجی اور وہاں بیٹھا ہر شخص حیرت سے ڈیمن کو دیکھ رہا تھا۔

"اس پاکیزہ وجود کو چھونا تیری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔۔جس کی سزا ڈیمن تجھے تیری آخری سانس تک دے گا۔۔۔"

ڈیمن اسکا چہرہ اپنی مٹھی میں جکڑ کر غرایا اور اسے جھٹکے سے چھوڑ کر اپنے آدمی کی جانب مڑا۔

"لے جاؤ اسے۔۔۔۔روم نمبر 23۔۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا۔صرف وہ اور اس کے آدمی ہیں جانتے تھے کہ روم نمبر 23 کیسا جہنم تھا۔ڈیمن کا آدمی فورا سسکتے ہوئے جارج کو وہاں سے لے گیا۔

ڈیمن بار کے پاس موجود کرسی پر بیٹھا اور یکے بعد دیگرے شراب کے گلاس گلے میں انڈیل کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔اسکی بیلا کا وہ پاکیزہ وجود جسے ڈیمن بھی اپنے گندے ہاتھوں سے چھو کر ناپاک نہیں کرنا چاہتا تھا اسے جارج نے چھو کر بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہائے ڈیمن۔۔۔"

اپنے پاس سے لوکا کی آواز سن کر ڈیمن نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"اکیلا چھوڑ دو اس وقت مجھے لوکا۔۔۔"

ڈیمن غصے سے غرایا۔

"اب پتہ چلا مجھے ڈیمن کہ روز اس وقت تم کہاں جاتے ہو؟ ویسے اس کلب کے علاوہ تمہارے اور بھی بہت سے کیسینو، ہوٹل اور کلبز ہیں پھر یہاں کیا ایسا خاص ہے کہ تم روزانہ ہی یہاں آتے ہو؟"

ڈیمن نے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو اتنی زور سے جکڑا کہ وہ اس کے ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا۔

"اپنی اوقات میں رہو لوکا مت بھولو کہ تم کس سے سوال کر رہے ہو۔۔۔"

لوکا نے مسکرا کر اپنے بچپن کے دوست کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنے دوست ڈیمن سے بات کر رہا ہوں جسے لگا کہ اس کے دوست کو پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے ہی کلب کے کونے میں بیٹھا ایک لڑکی کو دیکھتا رہتا ہے۔یا روز ہی اس لڑکی سے چھپ کر اسکے ساتھ میٹرو میں اسکے گھر تک جاتا ہے اور اسکے صحیح سلامت گھر میں پہنچنے کے بعد واپس سے اپنی دنیا میں آ کر وہ ڈیمن بن جاتا ہے جس سے پوری دنیا ڈرتی ہے۔۔۔۔۔"

لوکا کی بات پر ڈیمن کے ماتھے پر بل آئے۔اپنی آخری ملاقات کے بعد وہ پارسا کے سامنے پھر کبھی نہیں گیا تھا،وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کا سحر اس پر مزید طاری ہو جائے مگر پھر بھی اس سے چھپ چھپا کر ہر پل اسے اپنی نظروں کے سائے میں رکھتا تھا کیونکہ وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے بالکل جیسا کہ آج ہوا تھا۔

"کیا وہ لڑکی تمہیں اچھی لگتی ہے ڈیمن؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا نے ایک شراب کا گلاس پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر لوکا مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر اچھی بات ہے کہ جیسا میں سوچ رہا ہوں ویسا کچھ بھی نہیں کیونکہ میرے خیال سے وہ لڑکی مسلمان ہے اور کچھ بھی ہو جائے مسلمان لڑکیاں بس ایک مسلمان کو ہی اپنا ساتھی بناتی ہیں اور تم میرے دوست ٹھہرے پکے ایتھیسٹ۔۔۔۔"

ڈیمن نے لوکا کو گھور کر دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اگر وہ مجھے اچھی لگتی تو مجھے اس سب سے فرق پڑتا؟ جو ڈیمن کو پسند آ جائے پھر وہ چاہے یا نہ چاہے اسے ڈیمن کا ہی ہونا ہے لیکن میں اس لڑکی کے لیے کوئی جزبات نہیں رکھتا کیونکہ تمہاری طرح میں نے بھی بہت پہلے ہی محبت کرنا چھوڑ دیا تھا لوکا۔۔۔۔اب ہم دونوں بس نفرت ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن اپنی بات سے لوکا کو بہت کچھ یاد کراتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا لیکن اب تیرہ سال پہلے کا ہر واقعہ یاد کر کے لوکا بھی اپنی مٹھیاں کرب سے بھینچ چکا تھا۔

🔥🔥🔥🔥

پارسا ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھی۔خوف سے اس کا روم روم کانپ رہا تھا۔جولی نے پریشانی سے پانی کا ایک گلاس ماما زوئی کو پکڑایا جو انہوں نے پارسا کے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا بچہ فکر مت کرو سب ٹھیک ہے۔۔۔"

ماما زوئی نے پارسا کی کمر سے سہلاتے ہوئے کہا۔ تو اس نے نم آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"مم۔۔۔مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔"

ماما زوئی نے ہاں میں سر ہلایا۔

"پہلے تم تھوڑا سا ریلیکس کرو پھر میں اور جولی خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کر آئیں گے۔"

ماما زوئی پارسا کو تسلی دی لیکن گھر سے مراد پارسا کا وہ گھر نہیں بلکہ اپنا ملک تھا، وہ پھر سے اپنے ماموں کی محبت بھری آغوش میں جانا چاہتی تھی جہاں اسے لگتا تھا کہ دنیا اتنی تلخ نہیں۔

"آہ مائے بے بی۔۔۔"

پارسا کو پھوٹ پھوٹ کر روتا دیکھ ماما زوئی نے اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے اور اپنے گلے سے لگا لیا۔ اتنے عرصے میں یہ پارسا بھی سمجھ چکی تھی کہ وہ سیاہ فام عورت جتنی سخت بنتی تھی اتنی تھی نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا تو اسے ڈیمن کی غصے سے بھری وہ آنکھیں یاد آئیں۔

"ماما زوئی سر بہت غصے میں تھے انہوں نے اسے مارا تو نہیں ناں؟"

مارا؟ جو ڈیمن نے اس کے ساتھ کرنا تھا اس کے لیے مارنا بہت چھوٹا لفظ تھا۔

"نہیں بس اسے یہاں سے بھگا دیا اب وہ تمہیں پھر کبھی پریشان نہیں کر سکے گا۔"

پارسا نے سکھ کا سانس لیا اور ان کی جانب مڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز کیا میں اپنے گھر چلی جاؤں؟"

ماما زوئی نے اثبات میں سر ہلایا اور جولی کو پارسا کو لانے کا کہہ کر اپنی گاڑی نکالنے چلیں گئیں۔ وہ دونوں خود پارسس اس کے گھر چھوڑنے آئی تھیں۔

"آپ دونوں پہلی مرتبہ میرے گھر آئی ہیں، میرے ساتھ اندر تک تو چلیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کی محبت دیکھ کر وہ دونوں مسکرا دیں۔

"نہیں بے بی تم گھر جا کر آرام کرو ابھی ہم پھر کبھی آئیں گے۔۔۔۔"

ماما زوئی نے مسکرا کر کہا اور جولی کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔گھر آنے کے بعد بھی پارسا اس شخص کی گھٹیا باتوں کو یاد کر کے رونے لگی تھی۔

"آج سمیر گھر آئیں گے تو میں انہیں بتادوں گی کہ انکا دوست کتنا زیادہ برا ہے۔۔۔۔"

پارسا نے خود سے ہی وعدہ کیا اور وہیں صوفے پر لیٹ کر سمیر کا انتظار کرنے لگی۔لیکن سمیر رات تک واپس نہیں آیا تو تھکاوٹ اور پریشانی سے بے حال پارسا کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی اسکا اندازہ اس سے بھی نہیں ہوا۔

ریمو ایک کلب میں شان سے بیٹھا مسکراتے ہوئے اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اسکے سامنے نیم برہنہ حالت میں ڈانس کر رہی تھی۔

"ہاہاہا اس سے بہتر تو میں ناچ لوں کیا لو بھائے گی یہ آدمیوں کو غائب کرواسے یہاں سے۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو نے ٹیٹو اور انگوٹھیوں سے بھرا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ تبھی ایک آدمی اسکے پاس آیا۔

"باس کرس کا فون آیا ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

"کون کرس؟"

اپنے آدمی کی بات پر ریمو نے مہنگے سگار کا ایک کش لیتے ہوئے پوچھا۔

"وہی کرس باس جیسے ہم نے ڈیمن کی جاسوسی پر لگایا تھا۔"

ریمو نے دلچسپی سے اپنے آدمی کو دیکھا اور موبائل لینے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"ہاں بولو۔۔۔۔"

ریمو نے فون کان سے لگا کر سگار کا ایک اور کش لیتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"باس آپ کے لیے بہت اچھی خبر ہے مجھے ڈیمن کی کمزوری مل گئی ہے۔۔۔۔"

ریمو کی آنکھوں میں ایک چمک سی آئی اور اسکے ہونٹ مسکرا دیے۔

"کیا ہے وہ کمزوری؟"

"ایک لڑکی۔۔۔۔"

کرس کی بات پر ریمو قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

"ہاہاہا ناممکن ڈیمن کو پھنسانے کے لئے بہت سی لڑکیوں کو بھیجا میں نے مگر تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ ڈیمن نے انہیں کیسی موت مارا۔۔۔کوئی لڑکی اسکے دل پر قبضہ نہیں کر سکتی کیونکہ ڈیمن کے پاس دل ہے ہی نہیں۔۔۔۔"

ریمو نے اتنا کہہ کر فون بند کرنا چاہا۔وہ ڈیمن کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔اس دنیا میں کوئی ایسی لڑکی پیدا ہی نہیں ہوئی تھی جو ڈیمن کے لیے اہم ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیمن نے ایک لڑکے کا ہاتھ صرف اس لڑکی کو چھونے کی وجہ سے سب کے سامنے توڑ دیا۔۔۔"

کرس کی بات پر ریمو کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"اور یہی نہیں باس وہ ہر روز اپنے کلب میں گھنٹوں بیٹھ کر اس لڑکی کو دیکھتا رہتا ہے کیا آپ ابھی بھی یہی کہیں گے کہ وہ ڈیمن کے لیے اہم نہیں؟"

ریمو نے کرس کی بات پر غور کیا پھر کچھ دیر سوچ کر بولا۔

"اٹھا لاؤ پھر اس لڑکی کو دیکھتے ہیں کہ ڈیمن اسے کتنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

"کل ہی باس،،،، کل ہی وہ شکا گو آپ کے قدموں میں ہو گی۔۔۔"

کرس نے بھرپور کانفیڈینس سے کہا تو ریمو فون بند کر کے ہنس دیا۔

"دیکھتے ہیں ڈیمن موریٹی کہ کس پری کو تم نے اپنی کمزوری بنایا ہے۔۔۔ہاہاہا بہت مزہ آئے گا اسے اپنے آدمیوں سے نوچوانے کا بلکل جیسے میرے باپ اور بھائیوں نے تمہاری بہن کو۔۔۔ہاہاہا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ریموں نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا اب اسے بس کل کا انتظار کرنا تھا اور یہ دیکھنا تھا کہ کرس کی بات میں کتنی سچائی تھی۔ کیا سچ میں کوئی لڑکی ڈیمن کے سیاہ قلب پر قابض ہو چکی تھی۔

پارسا کی آنکھ صبح ہونے والی کھٹ پٹ پر کھلی تو اسے دو باتوں کا انکشاف ہوا، ایک یہ کہ وہ فجر کے وقت بھی سوتی رہی تھی اور دوسری اسکا سر اس وقت درد سے پھٹ رہا تھا۔

اس نے اٹھ کر مندی مندی سی آنکھیں کھولتے ہوئے سمیر کو دیکھا جو شائید ابھی گھر آیا تھا۔

"سمیر آپ اس وقت آئے ہیں؟"

پارسا نے ٹھیک سے دوپٹہ اوڑھتے ہوئے سمیر کو دیکھا۔

"ہاں میں بزی تھا کہ کافی اس لئے نہیں آسکا بلکہ ابھی تھوڑی دیر تک پھر سے جانا ہے مجھے کہیں۔۔۔۔"

سمیر کافی زیادہ پریشان دیکھائی دے رہا تھا پھر بھی کل کا واقعہ یاد آنے پر پارسا نے پریشانی سے سمیر کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے سمیر وہ آپ کا۔۔۔۔"

"بعد میں بتا دینا ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے اور ویسے بھی تم ہی دیر نہیں ہو رہی کیا جاب پر نہیں جانا تم نے؟"

پارسا نے افسردگی سے اپنے شوہر کو دیکھا جس کے پاس ایک بات سننے کا بھی وقت نہیں تھا۔

"سمیر لیکن بہت ضروری بات ہے، آپ کا وہ دو۔۔۔۔"

"تمہیں سمجھ نہیں آ رہا کیا کہہ رہا ہوں میں کہ وقت نہیں ہے ابھی ہمارے پاس بات کرنے کا تم بھی اٹھ کر جاب پر جانے کے لیے تیار ہو جاؤ خاموشی سے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے سر جھکا کر گلے میں بندھے آنسو کے پھندے کو روکنے لگی۔

"مم۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے آج میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

اس بات پر سمیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کیا ہوا ہے تمہیں؟"

"پتہ نہیں بس سر بہت دکھ رہا ہے۔۔۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی پارسا کی آواز میں نمی اتر آئی۔ سمیر نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا۔ اگر وہ چھٹی کر لیتی تو اس کا مطلب تھا کہ اس کی ایک دن کی سیلری کاٹ لی جاتی اور سمیر کو تو ابھی پیسے پیسے کی ضرورت تھی۔

ویسے بھی وہ حد سے زیادہ پریشان تھا کیوں کہ جارج نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ قرض اتارنے میں اس کی مدد کرے گا لیکن کل سے وہ کہیں مل ہی نہیں رہا تھا اور ایڈی کئی مرتبہ سمیر کو پیسوں کے لیے فون کر چکا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں تم جاب پر جاؤ سر درد سے کچھ نہیں ہوتا کوئی اتنی بڑی بات نہیں خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

پارسا نے بے یقینی سے دیکھا۔ کیا اس شخص کو اس کی رتی بھر بھی پروا نہیں تھی۔

"میں کل چلی جاؤں گی پلیز آج سچ میں میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں ایک بار میں سمجھ نہیں آتا پارس کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اٹھو فوراً تیار ہو تم جانے کے لیے، مر نہیں جاؤ گی تم وہاں جا کر۔۔۔۔"

پارسا جو سر جھکائے اپنی بات کہہ رہی تھی سمیر کے یوں چلانے پر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔ پھر ہاں میں سر ہلا کر اٹھی اور تیار ہونے چلی گئی۔ آج اسے اپنا آپ کس قدر بے وقعت لگ رہا تھا اسکا اندازہ صرف اسی کو تھا۔

سمیر نے اسے کلب چھوڑا اور خود پھر سے جارج کا پتہ کرنے چلا گیا۔ اگر اس وقت جارج اسے نہ ملتا تو وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والا تھا۔

"کیا ہوا بے بی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟"

جولی نے پارسا کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جو کوئی تیسری دفع چکراتے سر کی وجہ سے گرتے گرتے بچی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہا اور ٹیبلز صاف کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں آج آرام کرنا چاہیے تھا آج نہ آتی تم۔۔۔۔"

پارسا نے اپنا سر افسردگی سے جھکا لیا۔ پھر اسکی نظر کلاک پر پڑی جہاں ظہر کا وقت ہو رہا تھا۔

"میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔۔۔۔"

پارسا نے نرمی سے کہا اور ماما زوئی کے آفس کی طرف چلی گئی۔ ماما زوئی نے نہ صرف اسے اپنے آفس میں نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی بلکہ وہ اسے دن میں تین وقت کا بریک بھی دے رہی تھیں۔

پارسا نے اپنے ساتھ لایا جائے نماز بچھا کر نماز ادا کی لیکن جب بعد میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اسے اندازہ ہوا کہ آج اس کے پاس مانگنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ جو ہر دعا کے بعد سمیر کا ساتھ مانگی تھی، اس کا پیار مانگتی تھی آج اس کا دل ہی وہ پیار مانگنے کو نہیں کر رہا تھا۔ دو آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ کر اپنی ہتھیلیوں پر گرے۔

Posted On Kitab Nagri

"اے میرے اللہ میرے لیے وہ کر جو تو بہتر سمجھتا ہے بے شک تو وہی کرے گا جو میرے لیے سب سے بہتر ہو۔۔۔"

پارسا نے آنکھیں بند کر کے دعا مانگی اور پھر چہرے پر ہاتھ پھیر کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ جائے نماز واپس اپنے بیگ میں رکھ کر وہ مڑی تو نظر ماما زوئی پر پڑی جو دروازے میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کب آئیں؟"

"تب جب تم اپنے خدا سے باتیں کرنے میں اتنی مصروف تھی کہ تمہیں ارد گرد کا ہوش ہی نہیں تھا۔"

ماما زوئی نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ کر پارسا کا چہرہ نرمی سے ہاتھوں میں تھام لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم اس دنیا کے لیے بہت معصوم ہو، بہت پاکیزہ ہو، خداوند ہمیشہ تمہاری حفاظت کرے۔۔۔"

ماما زوئی کو بے ساختہ اس معصوم لڑکی پر رحم آیا جو ایک درندے کا جنون بن بیٹھی تھی۔

"ماما زوئی آپ سے کچھ پوچھوں؟"

Posted On Kitab Nagri

ماما زوئی نے ہاں میں سر ہلایا۔

"وہ لڑکی کون ہے؟"

پارسا نے میز پر پڑی ایک سیاہ فام لڑکی کی تصویر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔جب سے پارسا یہاں کام کر رہی تھی تب سے اس نے وہ تصویر اسی میز پر پڑی دیکھی تھی۔

"وہ میری بیٹی تھی ایما۔۔۔۔"

"تھی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا کے سوال پر ماما زوئی کی آنکھوں میں غم اترا۔

"سولہ سال کی تھی وہ جب اسکے سکول کے ایک سفید بچے نے اسے خود کو چھونے کی وجہ سے گولی ماردی۔۔۔۔"

ماما زوئی کی بات پر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اس نے کہا کہ میری بیٹی نے اسے اپنے گندے ہاتھوں سے چھوا تھا،،،،"

ماما زوئی نے اپنے سیاہ ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے تلخ مسکان کے ساتھ کہا۔

"ہمارا رنگ اس سفید لڑکے کو گندا لگا، حالانکہ جس خدا نے انہیں سفید بنایا ہے اسی نے ہمیں کالا بنایا ہے اور یہ صرف ایک رنگ ہے اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ صاف ہیں اور ہم گندے۔۔۔"

ماما زوئی کی بات پر پارسا کی پلکیں نم ہو گئیں۔ہاں انکے معاشرے میں بھی تو ایسا ہی ہو رہا تھا، سیاہ لوگوں کو کوئی گولی تو نہیں مارتا تھا لیکن باتوں سے ہی انکی زندگی موت سے بدتر بنائی جاتی تھی،

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سیاہ لڑکیوں کے رشتے نہ ہونا انہیں کریم لگا کر گورا ہونے پر مجبور کرنا، گورے کو خوبصورت اور کالے کو کم تر تو پارسا کے معاشرے میں سمجھا جاتا تھا اور سب سے زیادہ افسوس کی بات تو یہ تھی کہ پارسا کا معاشرہ مسلمانوں کا تھا جنہیں یہ سیکھایا گیا کہ کالے کو گورے یا گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

"پھر کیا ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

"میں نے اسے مار دیا۔۔۔ یہاں اسکے گورے وجود میں چھپے سیاہ دل پر گولی چلائی میں نے۔۔۔۔۔"

ماما زوئی نے سینے کی جانب اشارہ کر کے کہا جبکہ آنکھوں میں بے پناہ کرب اور دکھ تھا۔

"مجھے پھانسی کی سزا ہوئی، پھر ڈیمن نے مجھے جیل سے نکلوایا اور یہاں اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔ لیکن اگر مجھے پھر سے موقع ملے ناں تو اس کو ہزار مرتبہ زندہ کر کے ہزار موت ماروں۔۔۔"

ماما زوئی نے نفرت سے کہتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے۔ پارس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ انہیں کیا کہے۔ پھر انہیں مسکراتا دیکھ پارسا بھی آنسو پونچھ کر مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ویسے سر سچ میں بہت زیادہ اچھے ہیں وہ سب کی مدد کرتے ہیں۔۔۔"

اس بات پر ماما زوئی کے چہرے سے مسکان غائب ہو گئی۔ اگر وہ ڈیمن کی سچائی جانتی تو اس کے سائے سے بھی ڈرتی ان کا دل کیا کہ اسے ڈیمن کی ساری سچائی بتا کر یہاں سے بہت دور جانے کا کہیں لیکن وہ اپنی زندگی کو جہنم نہیں بنا سکتی تھیں کیونکہ انکے ایسا کرنے پر ڈیمن یہی کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں باقی کا کام دیکھ لوں۔"

ماما زوئی کو خاموش دیکھ کر پارسا نے نرمی سے کہا اور باہر چلی گئی جبکہ ماما زوئی ابھی بھی اس کے لیے ڈیمن کے جنون کو لے کر پریشان تھیں اس آگ کے لیے پریشان تھیں جو انہوں نے ڈیمن کی آنکھوں میں دیکھی تھی۔

"یا خدا اس لڑکی کی حفاظت کرنا ڈیمن کا جنون جان لے لے گا اس معصوم پری کی۔۔۔"

کرس کافی دیر سے کلب کے باہر بیٹھا اس لڑکی کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے حجاب والی لڑکی پر کافی عرصہ نظر رکھی تھی وہ روزانہ تنہا میٹرو سے گھر جاتی تھی اور پھر میٹرو سے پیدل اپنے اپارٹمنٹ تک جاتی۔

کرس کو سفید حجاب اور گلابی سوٹ میں لپٹی لڑکی نظر آئی تو مسکرا کر اسکے پیچھے چل دیا۔ میٹرو میں اس سے پیچھے بیٹھ کر مسلسل اسے اپنی نظروں کے دائرے میں رکھا۔

"ریمو خوش ہو کر بہت انعام دے گا مجھے جب ڈیمن کی یہ کمزوری اسکے پاس پہنچے گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کرس نے ہاتھ مسلتے ہوئے سوچا اور اپنے آدمی کو میسج کر کے جگہ کا بتایا تا کہ وہ پہلے سے وہاں گاڑی لے کر تیار رہے۔

میٹرو کے رکتے ہی وہ لڑکی اتری تو کرس خاموشی سے اسکے پیچھے چلنے لگا۔ جیسے ہی وہ سنسان جگہ پر آئی تو کرس نے مسکرا کر اپنے آدمی کو دیکھا جو کار کے پاس تیار کھڑا تھا۔

لڑکی کے کار کے پاس پہنچتے ہی کرس نے پیچھے سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ کو روکا اور ایک انجیکشن اسکے گلے میں لگا دیا۔ کچھ دیر پھڑ پھڑانے کے بعد وہ نازک وجود ساکت ہو گیا تو کرس نے اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا اور اپنے آدمی کو مسکرا کر دیکھا۔

"چل ریمو کو خوش کرتے ہیں تا کہ پھر وہ ہمیں خوش کر دے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس آدمی نے ہاں میں سر ہلایا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کرس کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ اب انکی منزل شکاگو تھا جہاں ریمو بے صبری سے ڈیمن کی کمزوری کا انتظار کر رہا تھا۔

🔥🔥🔥

وہ دونوں اس بے ہوش لڑکی کو لے کر اس سنسان جگہ پر آئے جہاں ایک ہیلی کاپٹر انکا انتظار کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو رک میں اس لڑکی کو لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

کرس نے اپنے ساتھی سے کہا اور اور کار کی پچھلی سیٹ کی جانب جا کر اس لڑکی کو سیدھا کیا۔ لڑکی کے بے ہوش چہرے پر نظر پڑتے ہی کرس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کیونکہ یہ لڑکی وہ لڑکی تھی ہی نہیں جسے انہوں نے اٹھانا تھا۔

"یہ کون ہے ہم۔۔۔۔"

کرس نے اپنے آدمی کی جانب پریشانی سے مڑتے ہوئے کہا ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے جب ایک گولی سیدھا اس کے ساتھی کے دماغ کے آر پار ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرس گھبرا کر مڑا تو نظر ڈیمن پر پڑی جو اپنی کار کے بونٹ سے ٹیک لگائے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کو سہلا رہا تھا جبکہ اسکے آدمی بندوقیں تھامے ارد گرد کھڑے تھے۔

"تو غلط لڑکی کو پکڑ لائے تم؟ چچچ کتنے افسوس کی بات ہے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوا تم سے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کو قریب آتا دیکھ کر کرس خوف سے کانپ اٹھا لیکن وہ جاتا بھی کہاں جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔

"ڈڈ۔۔۔ڈیمن مجھے معاف کر دو میں تو بس۔۔۔"

"ششششش۔۔۔۔۔"

کرس نے روتے ہوئے کچھ کہنا چاہا لیکن ڈیمن نے اپنی بندوق اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا۔

"زیادہ مت بولو مجھے زیادہ باتیں سننا اچھا نہیں لگتا بس میرے سوال کا جواب دو۔۔۔ کس کے کہنے پر تم اسے لینے آئے۔۔۔؟"

ڈیمن کی نیلی وحشت زدہ آنکھیں دیکھ کر کرس خوف سے کانپ اٹھا۔ اگر وہ اپنی زبان پر ریمو کا نام لاتا تو اس کی زندگی موت سے بھی بدتر ہوتی اور اگر وہ ڈیمن کے سامنے خاموش رہتا تو اپنا انجام تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"ڈیمن وہ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"نام بتاؤ۔۔۔"

ڈیمن نے غراتے ہوئے اپنی بندوق اسکی ٹھوڑی کے نیچے رکھ دی۔

"مم۔۔۔مارشل۔۔۔۔شکا گو کا کاپو مارشل۔۔۔۔"

ڈیمن کے ہونٹوں پر اپنے دشمن کا نام سن کر مسکراہٹ آ گئی۔

"معصوم ہے مارشل جو اسے یہ لگا کہ جسکے بارے میں سوچ کر ہی ڈیمن کو سکون ملتا ہے ڈیمن اسے یوں بے یارو مددگار چھوڑ دے گا کہ کوئی بھی اس پر نظر رکھے۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا پھر وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی اور نیلی آنکھوں میں بے گناہ غصہ اترا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دو ڈیمن میں تمہیں سب بتا دوں گا میں۔۔۔۔"

وہ بول ہی رہا تھا کہ ڈیمن نے بندوق اسکے سینے پر رکھی اور گولی چلا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"جو اپنے مالک کا وفادار نہ ہوا میرا کیا ہو گا۔۔۔۔"

ڈیمن نے اسکے بے جان وجود کو دیکھ کر کہا اور لوکا کے پاس آ کر رکا۔

"مجھے مارشل کی لاش چاہیے لوکا وہ بھی جلد از جلد۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر لوکا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"لیکن ڈیمن ان کے کاپو کو مارنا سیدھا سیدھا اعلان جنگ کرنا ہو گا ان سے۔"

"مجھے پرواہ نہیں،اس نے میری بیلا کو نقصان پہنچانے کا سوچا اسکی سزا صرف موت ہے۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے حتمی فیصلہ سنایا۔

"اگر اتنا ہی چاہتے ہو اسے ڈیمن تو اپنے پاس کیوں نہیں لے آتے اسے۔۔۔۔؟"

لوکا کے سوال پر ڈیمن کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اس پاکیزہ وجود کے قابل نہیں لوکا لیکن وہ میری ہے، اسے کسی اور کی ہونے بھی نہیں دوں گا باندھ لوں گا خود سے مگر خود بھی نہیں اپناؤں گا۔۔۔"

لوکا نے ڈیمن کی بات پر حیرت اور نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

"یہ کیسا جنون ہے ڈیمن؟"

ڈیمن کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"دعا کرو یہ جنون یہیں تک رہے لوکا کسی دن زیادہ بڑھ گیا ناں تو اس طرح اسے قید کر لوں گا کہ چاہ کر بھی دور نہیں جا پائے گی وہ۔۔۔۔"

ڈیمن اتنا کہہ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ اب وہ لوکا کو کیا بتاتا کہ اس لڑکی کا خیال ہی ڈیمن کو سکون دے دیتا تھا۔ وہ اسے اپنے قریب بھی چاہتا تھا لیکن اپنے گندے ہاتھوں سے چھو کر اسے میلا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پھر بھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ صرف اس کی ہے کبھی بھی کسی اور کی نہیں ہو گی کبھی بھی نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پارساجو رات کام سے واپس آتے ہی سو گئی تھی اب فجر کے بعد سے اپنا ہر کام ختم کر کے سمیر کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی پھر اسے خود بھی تیار ہونا تھا۔اس نے بے بسی سے گھڑی کو دیکھا آج تو پکا لیٹ ہونے والی تھی۔

"سمیر آجائیں ناشتہ کرلیں۔۔۔۔"

پارسا نے اسے کمرے سے باہر دیکھا تو کہنے لگی نہ جانے وہ رات کے کون سے پہر گھر آیا تھا۔سمیر خاموشی سے کھانا کھانے بیٹھ گیا لیکن چہرے پر بہت زیادہ پریشانی تھی۔

"کیاہوا سمیر سب خیر ہے ناں؟"

پارسا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"تم کون ساوہ پریشانی دور کرسکتی ہو جو پوچھ رہی ہو؟"

سمیر نے ہاتھ چھڑایااور خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔

"کوشش تو کرسکتی ہوں آپ بتائیں تو سہی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا سے اسکی پریشانی دیکھی نہیں جارہی تھی۔وہ سوچتی تھی کہ سمیر کے پیچھے نہیں پڑے گی لیکن اسے یوں پریشان بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"میرے سر پر قرض ہے پارس اور اگر میں نے وہ قرض نہیں چکایا تو۔۔۔"

سمیر اپنا سر ہاتھوں میں تھام گیا۔ہفتہ ہو چلا تھا ایڈی اسے مسلسل جان کی دھمکیاں دے رہا تھا۔

"کتنا قرض ہے سمیر؟"

"دس ہزار ڈالرز۔۔۔"

قرض کی رقم سن کر پارسا بھی پریشانی سے اپنے ہاتھوں سے مسلنے لگی۔ایک بار تو اس نے سوچا کہ وہاب صاحب سے پیسے مانگ لے لیکن وہ جانتی تھی کہ جو پیسے ہیں ان کے پاس ہیں وہ انہوں نے کبرٰی اور ہدی کی شادی کے لئے جوڑے ہیں۔

"تمہیں دیر ہو رہی ہے تیار ہو جاؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کی آواز پر پارسا خیالوں کی دنیا سے باہر آئیں اور ہاں میں سر ہلا کر کپڑے بدلنے چلی گئی۔ سمیر تو اسے کلب چھوڑ کر جا چکا تھا لیکن وہ ابھی بھی کافی پریشان تھی۔

"کیا ہوا پرنسس سب ٹھیک ہے ناں؟"

ماما زوئی کی آواز پر کب سے میز کی ایک ہی جگہ صاف کرتی پارسا نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ماما زوئی اسے پرنسس بلاتی تھیں کیونکہ انہیں پارسا نام کافی مشکل لگتا تھا۔

"جی ماما زوئی۔۔۔"

ماما زوئی نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگیں۔

"ماما زوئی۔۔۔۔"

پارسا نے انہیں پکارا اور سر جھکا کر اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے پرنسس جو دل میں ہے کہو۔۔۔۔"

پارسا نے تھوک نگلا اور پھر ہمت کرتے ہوئے بولی۔

"کیا آپ مجھے کچھ پیسے ادھار دے سکتی ہیں، آپ مجھے سیلری مت دیجیے گا اس طرح کچھ مہینوں میں آپ کا قرض اتر جائے گا۔۔۔۔"

ماما زوئی نے حیرت سے پارسا کو دیکھا جو کافی پریشان نظر آرہی تھی۔

"کتنے پیسے چاہیں؟"

اس سے پہلے کہ ماما زوئی اسے کچھ کہتیں اپنے پیچھے سے ڈیمن کی آواز سن کر وہ دونوں ٹھٹھک گئیں۔ماما زوئی ڈیمن کے اشارے پر فوراً وہاں سے چلی گئیں۔

"سر وہ۔۔۔۔دس ہزار ڈالرز۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے پریشانی سے کہا جیسے کہ کوئی بہت بڑی رقم کی ڈیمانڈ کی ہو جبکہ سامنے موجود شخص کے لیے تو اتنا پیسہ ہاتھوں کی میل تھا۔

"مل جائیں گے اور تمہیں وہ واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

ڈیمن نے سنجیدگی سے کہا لیکن پارسا انکار میں سر ہلانے لگی۔

"نہیں سر تھینک یو لیکن میں سارے پیسے واپس کروں گی۔۔۔"

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو گھورا جو اسے انکار کر رہی تھی۔

"تم بات کیوں نہیں مانتی؟"

پارسا نے گھبرا کر اسے دیکھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ڈیمن غصے میں آکر اسے نوکری سے نکال دے۔

"پلیز سر آپکا یوں پیسے دینا مجھے اچھا نہیں لگے گا اس لیے میں یہ پیسے تب ہی لوں گی جب آپ وہ مجھ سے واپس لیں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے گہرا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

پارسا ہلکا سا مسکرائی اور اس مسکراہٹ نے ڈیمن کی روح تک کو پر سکون کیا تھا۔

"سنو۔۔۔۔"

پارسا واپس جانے کے لیے مڑی تو ڈیمن نے اسے پکارا۔

"جی سر؟"

پارسا پھر سے مڑی تو ڈیمن نے ایک نظر اس معصوم چہرے پر ڈالی۔

"کچھ نہیں جاؤ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا واپس پلٹ کر وہاں سے چلی گئی۔

کاش میں جو ہوں وہ نہ ہوتا تو یہ ضرور جانتا کہ جس کو دیکھ کر اتنا سکون ملتا ہے اسے پانا کیسا ہو گا لیکن میں تمہیں نہیں پا سکتا بیلا، چاہ کر بھی نہیں پا سکتا لیکن میں تمہیں کسی اور کی بھی نہیں ہونے دوں گا، اگر تم نے ہونا چاہا تو پھر اس جنون کو مزید باندھ نہیں پاؤں گا اور یقین جانو بیلا میرا جنون تمہاری سوچ سے زیادہ خطرناک ہے۔

ڈیمن نے اسے ایک ویٹرس سے مسکرا کر باتیں کرتے دیکھ کر سوچا۔وہ معصوم تو جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس چکی تھی۔

ریمو حیرت سے زمین پر پڑی کرس کی لاش کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر پہلے اس کے آدمی کے کر آئے تھے۔پہلے تو ریمو خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر ایک زوردار ٹانگ اس لاش کے پیٹ میں ماری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نکمے پالے ہیں سب ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا ان سے۔۔۔"

ریمو غصے سے چلایا اور اسکا ہر آدمی، یہاں تک کہ اس کا چچا مارشل بھی سر جھکائے کھڑے تھے۔

"ضرورت سے زیادہ چالاک ہے یہ ڈیمن نہ جانے کیسے وہاں بھیجے ہوئے ہر جاسوس کو پہچان جاتا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو نے دانت کچکچا کر کہا اور ٹیٹو سے بھرے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا لیں۔

" کبھی کبھی تو دل کرتا ہے کہ ایک جھٹکے میں مروادوں اسے۔۔۔۔ لیکن نہیں اس میں کیا مزہ۔۔۔۔"

ریمو کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی جو بہت خوفناک تھی۔

"مزہ تو تب آئے گا جب اسے پل پل تڑپتے دیکھوں گا۔۔۔ سکون تب ملے گا مجھے۔۔۔۔۔"

ریمو اپنے چچا مارشل کی جانب مڑا۔

"دیکھنا تم چچا بہت جلد اس لڑکی کو یہاں لے کر آؤں گا پھر وہ حال کروں گا اس کا کہ ڈیمن نہ تو جی پائے گا اور نہ ہی مر پائے گا۔۔۔۔ہاہاہا بہت مزہ آئے گا چچا بہت۔۔۔۔"

ریمو کے وحشت سے کہنے پر مارشل نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت بڑی غلطی کردی تم نے ڈیمن ایک لڑکی کو چاہ کر۔۔۔افففف اس بچاری کا تو انجام سوچ کر ہی مجھے رحم آتا ہے۔۔۔"

ریمو نے ادا سے ہاتھ گھماتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا کروں مجھ میں تو رحم ہے ہی نہیں۔۔۔"

اتنا کہہ کر ریمو قہقہے لگا کر ہنسنے لگا اور اس کا ہر آدمی اس کے پاگل پن کے خوف سے سر جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ ڈیمن کا جنون جو بھی لڑکی تھی اس کا انجام واقعی بہت برا ہونے والا تھا۔

پارسا شام کو گھر واپس آئی اور اپنے بیگ میں سے ایک سفید لفافہ نکال کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیوی کا بس چلے ناں سمیر تو اپنے شوہر کی پریشانی مٹانے کے لیے دنیا سے لڑ جائے تو آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکوں گی؟"

پارسا نے مسکراتے ہوئے خود کلامی کی، پھر مسکراتے ہوئے ایک کاغذ پکڑ کر اس پر کچھ لکھا اور اس کاغذ کو پیسوں والے لفافے کے گرد لپیٹ کر سمیر کی بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھیے گا ایک دن میں ثابت کر کے رہوں گی سمیر کہ میں آپ کے اور آپ کی محبت کے قابل ہوں۔۔۔

پارسا نے مسکراتے ہوئے سوچا اور پھر کھانا بنانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کر کے سمیر کا انتظار کرنے لگی۔ کافی دیر تک سمیر واپس نہیں آیا تو چھوٹے سے اپارٹمنٹ کی گھٹن سے گھبراتی اسکے کمرے کے باہر موجود بالکونی میں آ گئی۔

باہر لاس ویگاس روشنیوں میں ڈوبا کوئی اور ہی دنیا لگ رہا تھا۔ اونچی اونچی روشن عمارتیں اور ہر سو پھیلی رونق پارسا کو بہت بھلی لگ رہی تھی۔ نہ جانے وہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑی وہ خوبصورت نظارہ دیکھتی رہی۔ اچانک ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ مسکرا دی۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"لگتا ہے سمیر آ گئے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی جانب جاتی کسی لڑکی کے ہنسنے کی آواز پارسا کے کانوں میں پڑی۔

"سمیر ڈارلنگ کیا غم لگالیا خود کو جو آج اتنی پی لی ہے۔۔۔۔"

ایک لڑکی کی آواز پر پارسا حیران ہو گئی۔ کیا سمیر نے شراب پی تھی وہ بالکونی سے کمرے میں آنے لگی لیکن اسے اس دن آنے والی لڑکی اپنا سمیر کے ساتھ نظر آئی جو لڑکھڑاتے سمیر کو سہارا دے کر کمرے میں لا رہی تھی۔

"تم پاس ہو میری جان تو نشے کی کیا ضرورت تم خود ایک نشا ہو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کی پر خمار آواز سن کر پارسا کو لگا کہ اسکا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ کئی آنسو اس کی آنکھوں سے جدا ہوئے اور وہ وہیں بالکونی میں واپس چھپ گئی۔

"تم بھی ناں سمیر چلو اب روم آگیا ہے تمہارا۔۔۔"

اینا نے سمیر کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا لیکن سمیر اسے کمر سے کھینچ کر خود ہر گرا چکا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو سیم بے بی تم نے کہا تھا تمہاری کزن کے ہوتے ہوئے ہم یہ سب یہاں نہیں کر سکتے اگر تمہارا کچھ اور موڈ تھا تو ہمیشہ کی طرح میرے گھر آجاتے۔۔۔۔"

اینا اسکی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہہ رہی تھی اور پارسا بس بت بنی نم آنکھوں سے انکی باتیں سن رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی مجھے کسی کی پرواہ نہیں مجھے بس تم چاہیے ہو اینا بس تم۔۔۔"

سمیر نے اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے کہا۔

"افففف اتنا چاہتے ہو مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اینانے قریب ہوتے ہوئے ادا سے کہا۔

"جو بات تم میں ہے اینا وہ کسی میں کہاں۔۔۔۔ تم نشا ہو میرا۔۔۔۔۔"

سمیر خمار میں اینا سے کہتا جا رہا تھا اور پارسا دروازے کے پیچھے چھپی ان دونوں کو ہر حد پار کرتے ہوئے آنسو بہا رہی تھی۔ پھر خود پر باندھا ضبط ٹوٹا تو بالکونی کے فرش پر بیٹھ کر اپنا دوپٹہ منہ میں دے کر اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

آج اسے لگا تھا کہ سب ختم ہو گیا کچھ نہیں بچا تھا اسکے پاس کچھ نہیں۔ جس کے سہارے وہ زندہ تھی آج وہ ہی اسے بے سہارا کر چکا تھا۔ پارسا کو لگا کہ وہ مکمل طور پر برباد ہو چکی تھی آدھی رات تک وہ وہیں بیٹھ کر روتی رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں یا اللہ پاک کیوں ہوا ایسا؟ سب ختم ہو گیا آج سب جو آخری امید تھی میری وہ بھی میرا نہ رہا کیا بچا ہے میری زندگی میں یا اللہ پاک کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔"

پارسا نے روتے ہوئے آسمان کو دیکھ کر شکوہ کیا اور پھر سر جھکا کر آنسو بہانے لگی۔ اتنا سب کچھ برداشت کرنے کے بعد آج پہلی مرتبہ نا امیدی اس پر حاوی ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

'تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔'

پارسا کے ذہن میں آیات کا ترجمہ آیا تو اسکے آنسو حلق میں اٹک گئے۔اس نے آسمان کی جانب نم آنکھوں سے دیکھا۔

'صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔'

پارسا نے اپنی آنکھیں موند لیں،ہاں وہ صابروں میں سے ہو گی اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ہیں۔یہ سوچ کر پارسا نے اپنے آنسو پونچھے اور اٹھ کر کمرے میں آ گئی۔ایک نظر اس نے ایک دوسرے کی باہوں میں سوئے سمیر اور اینا کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

♠♠♠♠

صبح سمیر کی آنکھ کھلی تو پہلی نگاہ اینا پر پڑی جو مسکراتے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سنہرے بال سنوار رہی تھی۔اسے دیکھ کر سمیر کو رات کا گزرا ایک پل یاد آیا تو اس کا دل کیا کہ خود کی جان لے لے وہ اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے یہاں ہوتے ہوئے اینا کے ساتھ رات گزارنا؟اب وہ پارسا کو کیسے سنبھالے گا۔لیکن وہ بھی کیا کرتا قرض چکانے کی پریشانی اس پر اتنی حاوی ہوئی تھی کہ وہ ضرورت سے زیادہ ہی شراب پی گیا۔

"گڈ مارننگ بے بی۔۔۔۔"

اینا نے اسکے پاس آکر اسے چومتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا اتنے خاموش کیوں ہو؟"

"وہ اینا ہم یہاں میری کزن۔۔۔۔"

سمیر نے بوکھلا کر کہا تو اینا ہنس دی۔

"میں نے تو کل کہا تھا کہ یہاں تمہاری کزن ہے لیکن تم نشے میں ڈوبے میری کوئی بات ہی نہیں سن رہے تھے۔۔۔۔"

اینا نے کندھے اچکا کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"خیر مجھے دیر ہو رہی ہے تو میں چلتی ہوں پھر ملیں گے۔۔۔"

سمیر نے ہاں میں سر ہلایا اور شرٹ پہن کر اس کے ساتھ باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس کی پہلی نظر پارسا پر پڑی جو کچن میں کھڑی پر شکوہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بائے سیم۔۔۔۔"

اینا نے بے باکی سے اسے چوم کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ سمیر دروازہ بند کر کے پارسا کی جانب مڑا جسکی آنکھیں اب نم ہو چکی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پارسا میری بات سنو۔۔۔"

سمیر نے کچھ کہنا چاہا لیکن پارسا خاموشی سے آگے بڑھی، کمرے کے کونے سے اپنا بیگ پکڑا اور باہر کے دروازے کی جانب چل دی۔ اس کی اس حرکت پر سمیر حیران ہو کر آگے بڑھا۔

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسااسے نظرانداز کرتی دروازے کے قریب پہنچی اور اپنا ہاتھ ہینڈل پر رکھا۔ سمیر نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

"میں نے کہا کہاں جارہی ہو تم؟"

سمیر نے سختی سے پوچھا تو پارسا نے گھائل نگاہوں اسے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑایا۔

"یہ میں بھی نہیں جانتی کیونکہ میری کوئی منزل نہیں ہے لیکن اب میں یہاں نہیں رکنے والی آپ اس کے ساتھ ہنسی خوشی رہیں یہاں پر۔۔۔۔"

پارسا نے اتنا کہہ کر دروازے کو کھولنا چاہا لیکن سمیر نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔وہ یہ تو جانتا تھا کہ کل جو ہوا اس کے بعد پارسا بہت غصے میں ہو گی لیکن اسے پارسا سے اس جرات کی امید نہیں تھی۔

"کہیں نہیں جارہی تم سنا تم نے خبردار ایک قدم بھی گھر سے باہر نکالا تو۔۔۔۔"

پارسا نے آنسوؤں سے تر آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس حق سے روک رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔؟"

"شوہر ہوں میں تمہارا۔۔۔"

سمیر غرایا اور پارسا نے حیرت سے اس مرد کو دیکھا جو اس کی محبت اسکی انا کو کچلنے کے بعد اتنی شان سے اس پر اپنا حق جتا رہا تھا۔

"اس کے ساتھ وہ سب کرتے آپ کو یاد نہیں آیا کہ آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔؟ بولیں سمیر سمجھا کیا ہے آپ نے مجھے میں کوئی کھلونا تو نہیں جو آپ کے اشاروں پر چلتی رہوں۔۔۔"

پارسا نے غصے سے کہا اور سمیر نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا۔

"اتنا ڈرامہ کیوں کر رہی ہو؟ ایسا کیا ہو گیا ہے؟ بہت سے مرد ہیں جو ایک سے زیادہ شادیاں کر لیتے ہیں اوپر والے نے ہمیں چار شادیوں کا حق دیا ہے اگر تمہارے ساتھ ساتھ اینا سے بھی شادی کر لوں گا تو یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے حیرت سے سمیر کو دیکھا کیا اس میں غیرت نام کی چیز نہیں تھی؟ کیا مغربی معاشرے میں رہ کر وہ اپنی قدریں ہی بھول چکا تھا۔

"کان کھول کر سن لو پارسا تم یہاں سے واپس پاکستان ہی جاؤ گی جو میں تمہیں جلد بھجوا دوں گا۔ پھر تم وہاں میرے ماں باپ کے پاس رہ کر انکی خدمت کرو گی اور میں سال کے بعد تمہارے پاس دو مہینے کے لیے آجایا کروں گا۔ ایسے ہی تو رہتی ہیں بہت سی پاکستانی عورتیں جن کے شوہر باہر کے ملکوں میں ہوتے ہیں۔۔۔"

پارسا بس حیرت سے اسے دیکھتی اس کی باتیں سنتی جا رہی تھی۔

"ویسے بھی امریکہ جیسے ملک میں گرین کارڈ ہولڈر ہونے کے لیے بہت سے آدمی یہاں کی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں ان کی بیویاں اس طرح واویلا تو نہیں کرتیں۔۔۔ تم بھی یہ تماشا لگانا بند کرو اور شرافت سے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔"

سمیر نے اسکا بازو چھوڑتے ہوئے کہا تو پارسا سکتے کے عالم سے باہر آئی اور اپنے آنسو پونچھ کر اپنا بیگ پکڑ کر سمیر کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بات کہوں گی سمیر اس معاشرے میں رہتے ہوئے آپ یہ بھول چکے ہیں کہ غیرت کس چیز کو کہتے ہیں اور میں ایسے شخص کے ساتھ ایک پل نہیں رکنے والی جو زنا کو اپنا حق سمجھتا ہو۔۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر پارسا دروازے کی جانب جانے لگی لیکن سمیر نے پھر سے پکڑ کر اسے واپس کھینچ لیا۔

"کہیں نہیں جا رہی تم سنا نہیں تم نے کیا کہا ہے میں نے؟"

پارسا نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"آپ کے پاس مجھے روکنے کا کوئی حق باقی نہیں اور میں یہاں سے جا کر ہی رہوں گی۔۔۔"

سمیر نے غصے سے اپنے دانت کچکچائے اور آگے بڑھ کر پارسا کو بالوں سے پکڑ لیا۔ پارسا تکلیف سے کراہ اٹھی۔

"حق کی بات کرتی ہو، تمہارے پاس ہونے کے باوجود اپنا حق لیا ہی کہاں ہے میں نے آج تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا حق کیا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے اسے جھٹکے سے صوفے پر پھینکا اور آگے بڑھ کر حجاب میں لپٹا دوپٹہ کھینچ کر پارسا سے دور کر دیا۔ پارسا نے حیرت سے سمیر کو دیکھا۔ کیا اب اسکا یہی روپ دیکھنا باقی رہ گیا تھا؟

"سمیر۔۔۔۔۔"

"سوچا تھا تمہیں پاکستان بجھواؤں گا تو وہیں جا کر یہ سب ہو گا ہمارے درمیان لیکن تمہیں لگتا ہے کہ مجھے چھوڑنا اتنا ہی آسان ہے آج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ حق کیا ہوتا ہے۔۔۔۔"

سمیر نے اسکا چہرہ اپنی مٹھی میں جکڑ کر کہا اور اسکے ہونٹوں پر جھکنا چاہا لیکن پارسا زار و قطار روتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری طرف کر گئی اور سمیر کو خود پر سے ہٹانے لگی۔

"سمیر چھوڑیں مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

پارسا روتے ہوئے چلائی تو سمیر نے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔

"چپ آواز نہ نکلے تمہاری۔۔۔۔ میں تمہیں خود سے باندھ رہا ہوں تاکہ یہاں سے جانے کا خیال بھی نہ آئے تمہارے اس ذہن میں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے اسکے نازک وجود پر حاوی ہوتے ہوئے کہا جبکہ پارسا روتے ہوئے خود کو چھڑوانا چاہ رہی تھی۔

"اور تم نے کیا کہا تھا کہ تم میرا کھلونا نہیں تو سن لو بی بی تم میرا کھلونا بن کر ہی رہو گی۔ پاکستان رہ کر میرے ماں باپ کی خدمت کرو گی اور میرے بچے پالو گی۔۔۔اینا کو تو بچوں میں کوئی دلچسپی نہیں لیکن تم ہو ناں اسکے لیے۔۔۔۔"

سمیر نے خباثت سے کہا اور اسکی نازک گردن پر جھک کر سختی سے اپنے دانت وہاں گاڑ دیے۔ پارسا نے روتے ہوئے خود کو چھڑوانا چاہا تو سمیر نے ایک اور تھپڑ اسکے منہ پر مارا اور اسکی قمیض کو کندھے سے پکڑ کر بازو پھاڑ دیا۔ اسے ایک درندہ بنتا دیکھ پارسا نے چیخنا چاہا لیکن سمیر اسکی چیخ اپنے ہاتھ سے روک گیا۔

"میری ہو تم پارسا سمیر وہاب میری۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیر نے اتنا کہہ کر اس پر جھکنے لگا۔ پارسا کو اپنا آپ بہت زیادہ بے بس لگ رہا تھا کیونکہ اس میں سمیر کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی۔

یا اللہ میری مدد کرنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے دل میں دعا کی اور پورا زور لگا کر سمیر کو دھکا دے کر خود سے دور کیا اور روتے ہوئے باہر کے دروازے کی جانب بھاگ گئی۔ سمیر نے ہنستے ہوئے اٹھ کر اسکا دوپٹہ زمین سے پکڑا اور اسکے پیچھے آیا۔

"اسکے بغیر باہر جاؤ گی پارسا۔۔۔پھر تمہاری پارسائی کا کیا ہو گا؟"

سمیر نے طنز کیا اور آگے بڑھا۔پارسا سہم کر دروازے سے لگ گئی۔

"اب شرافت سے کمرے میں چلو جان من کیونکہ شوہر کو انکار کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔"

سمیر نے اسکا دوپٹہ چوم کر کہا اور آگے بڑھنے لگا۔پارسا نے بغیر کچھ سوچے سمجھے دروازہ کھولا۔وہ اتنا جانتی تھی کہ سامنے موجود شخص اسکا شوہر،اسکے جسم و جان کا مالک نہیں بلکہ کوئی درندہ تھا۔

دروازہ کھول کر پیچھے سمیر کو دیکھتے ہوئے پارسا نے باہر بھاگنا چاہا لیکن تھوڑا دور جاتے ہی وہ کسی چٹان کے مانند سینے سے ٹکرائی۔اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی دو مظبوط ہاتھوں نے اسے بازوں سے پکڑا۔

"مم۔۔مجھے بچا لیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے روتے ہوئے نگاہیں اٹھا کر کہا اور حیرت سے دو نیلی آنکھوں میں دیکھا جن میں پہلے کافی زیادہ حیرت اتری، پھر اسکی پھٹی ہوئی قمیض اور چہرے پر تھپڑوں کے نشان دیکھ کر ان لال ہوتی نیلی آنکھوں میں جنون بھری وحشت اتری تھی، بہت بہت زیادہ وحشت۔

ڈیمن رگی ہوئی تنوں سے روتی ہوئی پارسا کے چہرے پر تھپڑ کے نشان کو دیکھ رہا تھا جس کی وجہ سے اسکا نازک گال سرخ ہو رہا تھا۔اسکا دل کر رہا تھا کہ یہ دنیا جلا دے۔وہ جو اسکے گھر سے باہر سائے کی طرح اسکے ساتھ رہ کر اسکی حفاظت کرتا تھا اس نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ کوئی درندہ اسکے گھر میں بھی تو ہو سکتا ہے۔

"ہیئے مسٹر چھوڑو میری وائف کو یہ ہم دونوں کا پرسنل میٹر ہے۔۔۔۔"

سمیر کی آواز پر ڈیمن کا دھیان پارسا پر سے ہٹ کر اس پر گیا جو اسکا دوپٹہ پکڑے کھڑا تھا۔

"ڈیمن سر یہی ہے وہ لڑکا جس نے قرض ادا کرنا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ایڈی جو تب سے پیچھے کھڑا تھا سامنے آ کر کہنے لگا تو سمیر نے ڈیمن کو پر خوف نگاہوں سے دیکھا۔ڈیمن بس خاموشی سے آگے بڑھا اور اس سے وہ دوپٹہ لے کر پارسا کے سر پر دے کر اچھی طرح سے اسکے گرد لپیٹ دیا۔

وہ اپنے آدمی ایڈی کے بتانے پر یہاں ایک شخص سے قرض وصولی کرنے آیا تھا۔اتنے معمولی کام وہ خود نہیں کرتا تھا لیکن جب اس نے بلڈنگ کا پتہ سنا تو خود ساتھ آ گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی بیلا کے ارد گرد کوئی ایسا شخص رہے۔

پارسا ڈیمن کے اسے یوں چھپانے پر سر جھکا کر رونے لگی۔ڈیمن اس آدمی کی طرف بڑھا جسے وہ یہاں زندہ در گو کرنے والا تھا پھر اسکی بات ذہن میں آئی۔۔۔۔۔۔بیوی؟؟؟ڈیمن نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے پارسا کو دیکھا۔

"کیا یہ شخص تمہارا شوہر ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کے سختی سے پوچھنے پر پہلے سے ڈری ہوئی پارسا خوف سے اچھل پڑی۔

"بولو بیلا کیا تم اسکی ہو۔۔۔۔؟ "

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی آواز میں کیا کچھ نہیں تھا کرب، حیرت، غصہ جنون۔۔۔پارسا کے ہاں میں سر ہلانے پر ڈیمن نے زوردار چیخ کے ساتھ ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار میں مارا اور آگے بڑھ کر سمیر کو گردن سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

"تونے چھوا اسے؟میری بیلا کے پاکیزہ وجود کو چھوا تونے۔۔۔؟"

سمیر کی جان حلق میں اٹک چکی تھی وہ جلدی جلدی انکار میں سر ہلانے لگا۔

"ننن۔۔۔نہیں ڈیمن جیسا دکھ رہا ہے ویسا کچھ نہیں پہلی بار قریب ہو رہا تھا اس کے اس لیے ڈر گئی تھی مجھ سے آآآ۔۔۔۔آج سے پہلے ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔"

سمیر گھبرا کر صفائیاں دینے لگا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ سامنے موجود شخص اس کو مار کر اس طرح سے غائب کر سکتا تھا کہ اس کا نام و نشان بھی نہ ملے۔

ڈیمن نے دانت کچکچا کر اسکی گردن پر اپنا دباؤ بڑھا دیا۔اپنا دم گھٹنے پر سمیر پھڑ پھڑانے لگا۔چہرہ لال ہو چکا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مر ہی جائے گا۔یہ دیکھ کر پارسا آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ ڈیمن کے بازو پر رکھ کر انکار میں سر ہلانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں سر پلیز نہیں۔۔۔۔"

پارسا کی نم آنکھیں دیکھ کر ڈیمن کی گرفت اسکی گردن سے ڈھیلی پڑھ گئی اور اس نے جھٹکے سے سمیر کو زمین پر پھینکا اور اپنے جوتوں سے اسے بری طرح سے مارنے لگا۔ جب سمیر کی حالت خراب ہونے لگی تو کچھ سوچنے کے بعد ڈیمن اس چھوٹے سے ہال میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا اور اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھتے ہوئے سمیر کو قریب آنے کا اشارہ کرنے لگا۔ سمیر کے اٹھ کر قریب آنے پر ڈیمن نے اسے اپنے قدموں میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ چپ چاپ وہاں بیٹھ گیا۔

"تو مسٹر تم نے میرے آدمی سے دس ہزار ڈالر قرض لیا تھا جو تم نے کہا تھا ایک مہینے بعد واپس کر دو گے لیکن آج تک وہ پیسے واپس نہیں ملے۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے غصے پر ضبط باندھتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

"جج۔۔۔جی سر مم۔۔۔میں جلد از جلد وہ پیسے واپس کر دوں گا مجھے کچھ وقت۔۔۔"

"وقت۔۔۔ڈیمن اپنا قرض دو ہی صورتوں میں وصول کرتا ہے پیسے سے یا جان سے۔۔۔تم کیا دو گے مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے سوال پر سمیر خوف سے کانپ اٹھا اور سر جھکاتے ہوئے رونے لگا۔ڈیمن نے ایک نگاہ کونے میں کھڑی پارسا کو دیکھا اور فیصلہ کرلیا کہ وہ اسے ایک پل کے لئے بھی اس درندے کے پاس نہیں رہنے دے گا کچھ بھی ہو جائے۔

ویسے بھی اپنے جس جنون کو اس نے باندھ رکھا تھا وہ اسکا کسی اور کے ہونے کے خیال پر اب قید سے آزاد ہو چکا تھا۔

"ایک اور راستہ ہے تمہارے پاس۔۔۔"

ڈیمن کی آواز پر سمیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اپنی بیوی مجھے دے دو اور قرض ادا کرنا بھول جاؤ۔۔۔"

اس بات پر پارسا نے سہم کر ڈیمن کو دیکھا جسکے قدموں میں اسکا شوہر زخموں سے چور پڑا رو رہا تھا۔

"تمہارے پاس اس وقت تین راستے ہیں

Posted On Kitab Nagri

پہلا میرا پیسہ واپس کرو

دوسرا اپنی بیوی کو طلاق دے کر مجھے دے دو

تیسرا۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی بندوق سمیر کے ماتھے پر رکھ دی تو وہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنے ہاتھ ڈیمن کے سامنے جوڑ دیے۔

"نن۔۔۔۔نہیں ڈیمن مم۔۔۔۔۔مجھے مت مارو وعدہ کرتا ہوں سارے پیسے لوٹا دوں گا۔۔۔۔۔بس کچھ وقت۔۔۔۔"

"وقت ؟چلو دو منٹ کا وقت دیا چکاؤ میرا پیسہ۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے اسکی بات کاٹ کر کہا اور اپنا ریوالور ہاتھ میں گھماتے ہوئے پارسا کو دیکھا جو دور کھڑے نم آنکھوں کے ساتھ خوف سے کانپ رہی تھی۔

"ویسے دوسری آپشن بری نہیں صرف اسے مجھے دے دو اور قرض سے آزادی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے مسکرا کر کہنے پر دو آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہے اس نے سہم کر اپنے شوہر کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھا تھا۔وہ چاہتی تو ان پیسوں کا سمیر کو بتا دیتی لیکن وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ سمیر کا کیا فیصلہ ہو گا وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ سمیر اسے کس قدر گرا ہوا سمجھتا تھا۔

"سارا دن نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"

ڈیمن کے چلانے پر سمیر کانپ کر جلدی سے اٹھا اور پارسا کے سامنے آ کر اپنا سر جھکا گیا۔

"مم۔۔۔میں سمیر وہاب اپنے پپ۔۔۔پورے ہوش و ہواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

پارسا کے اندر ایک ہی پل میں بہت کچھ ٹوٹ گیا۔ایک ہی پل میں اس معصوم کی پوری دنیا اجڑ چکی تھی۔اسکا شوہر اپنا قرض چکانے کے لیے اسکا سودا کر چکا تھا اور وہ تو بس بت بن کر کھڑی تھی۔

"تت۔۔۔تم اسے لے جا سکتے ہو ڈیمن۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر کی بات پر جہاں پارسا کا دل غم سے بند ہوا تھا وہیں ڈیمن مسکرا کر اٹھا اور پارسا کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا لیکن پارسا کو ہوش ہی کہاں تھا وہ تو مر چکی تھی اور جو اس کے ساتھ جا رہی تھی وہ تو بس ایک زندہ لاش تھی۔

ڈیمن دروازے کے پاس پہنچ کر رکا اور مڑ کر سمیر کو دیکھا۔

"se fossi in te sarei morto ma non la darò mai via sarai punito per questo."

(اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو مر جاتا لیکن اسے نہیں چھوڑتا۔ تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔۔۔)

ڈیمن نے اسے اٹیلین میں کہا جو سمیر کو سمجھ نہیں آیا تھا۔ نفرت بھری آخری نگاہ سمیر پر ڈال کر وہ پارسا کو وہاں سے دور اپنی دنیا میں لے گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن خاموشی سے اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھی پارسا کو دیکھ رہا تھا جو تب سے بت بنی بیٹھی تھی۔ نہ تو اس نے ابھی تک ایک لفظ بولا تھا اور نہ ہی اس کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی آیا تھا۔ وہ بس ایک بت بنی بیٹھی غیر مرئی نکتے کو دیکھتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن جانتا تھا کہ وہ کس دور سے گزر رہی تھی اس لیے اس نے اسے کچھ بھی نہیں کہا۔ گاڑی ڈیمن کے محل نما گھر کے باہر رکی تو ڈیمن نے پارسا کو دیکھا جو اس دوپٹے میں لپٹی ابھی تک بت بنے بیٹھی تھی۔

"بیلا چلو۔۔۔"

ڈیمن نے نرمی سے کہا لیکن پارسا بس خاموشی سے بیٹھی رہی۔ ڈیمن نے خود اسکا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ اپنے مینشن میں لے آیا۔ ہر ملازم حیرت سے حجاب میں لپٹی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"سنو انہیں کمرے میں لے جاؤ تا کہ یہ ریسٹ کر لیں۔"

ڈیمن نے ایک میڈ سے کہا تو وہ پارسا کو نرمی سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سیکنڈ فلور کی طرف چلی گئی۔ ڈیمن لوکا کی جانب مڑا۔

"لوکا ڈائیورس پیپرز تیار کرواؤ اور اس شخص سے دستخط لے کر اس سب کو قانونی طور پر بھی ختم کرو اس کے بعد اس کا کیا کرنا ہے یہ تم جانتے ہو۔۔۔"

لوکا نے گہرا سانس لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈیمن مجھے اس لڑکی کی حالت کچھ اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔وہ یہاں رہنے کے لیے نہیں بنی ڈیمن یہ اسکی دنیا نہیں ہے۔۔۔"

لوکا نے اسے سمجھانا چاہا لیکن جواب میں ڈیمن نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا۔

"میرے کام میں دخل مت دو لوکا میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔اسے خود سے دور رکھ کر دیکھ لیا ہے وہ بس میرے پاس محفوظ ہے بس میرے قریب۔۔۔"

ڈیمن نے جنون سے کہتے ہوئے آگے بڑھنا چاہا۔

"وہ بہت معصوم ہے ڈیمن تمہارا یہ جنون اچھا نہیں اس کے لیے۔۔۔۔"

"وہ میرا سکون ہے لوکا وہ سکون جو مجھے صرف اسی کو دیکھ کر ملتا ہے وہ میرے پاس ہی رہے گی اب کچھ بھی ہو جائے۔۔۔تم جاؤ اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے گہرا سانس لے کر ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا گیا۔اس کے جاتے ہی روزلی انتہائی زیادہ غصے کے عالم میں وہاں آئی اور ڈیمن کو گریبان سے پکڑ لیا۔

"کون ہے وہ لڑکی ڈیمن جسے تم اپنے ساتھ لائے ہو کون ہے مجھے بتاؤ۔۔۔"

ڈیمن نے اسکے ہاتھ سے اپنا گریبان چھڑایا اور انتہائی سختی سے اسکی نازک کلائیوں کو چھوڑا۔

"اوقات میں رہو روزلی ڈارسن ایسا نہ ہو مجھے اوقات یاد کروانی پڑے۔۔۔"

ڈیمن نے غراتے ہوئے کہا اور وہاں سے جانے لگا لیکن روزلی نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسکے سامنے آئی تھی۔

"ڈیمن مجھے بتاد وہ لڑکی کون ہے اور کیوں لائے تم اسے یہاں ورنہ میں اسے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ روزلی اپنی بات مکمل کرتی ڈیمن آگے بڑھا اور اسکو گردن سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا۔

"تم نے اسکا ایک بال بھی چھوا نا روزلی ڈارسن تو یاد رکھا جو انجام تمہارے باپ اور بھائیوں کا کیا تھا اس سے ہزار گنا زیادہ بدتر تمہارا ہو گا۔موت کی بھیک مانگو گی تم مجھ سے اور وہ بھی نہیں ملے گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اسکی آنسوئیں سے تر سرمئی آنکھوں کو انتہائی زیادہ وحشت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور جاننا چاہتی ہوناں کہ کس ناتے سے لایا ہوں اسے یہاں تو سن لو وہ میرا جنون ہے، چین ہے وہ میرا، وہ سب ہے جو تم نہ تو کبھی تھی اور نہ کبھی ہو سکو گی۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر بہت کچھ روزلی کے اندر ٹوٹ کر بکھرا تھا وہ جو چودہ سال کی عمر سے اسے چاہتی تھی آج اسے کسی اور کا ہوتا دیکھ مکمل طور پر بکھری تھی۔

"یہی نہیں روزلی ڈارسن تم اب سے اسکی پرسنل گارڈ ہو کیونکہ تم میں قابلیت بہت سے مردوں سے بھی زیادہ ہے اور میں اسکے قریب کسی مرد کو برداشت نہیں کر سکتا۔اس لیے یاد رکھنا اس پر ایک بھی خراش تمہارے وجود پر ہزار زخموں کا باعث بنے گی۔۔۔۔"

ڈیمن کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"وہ کیا ہے ناں کہ اپنی سب سے قیمتی شے کی حفاظت پر چور کو ہی لگا دو گے تو چوری کرنے والا کون ہو گا؟ کیونکہ وہ چور جانتا ہے کہ اسے اس شے کا جواب دینا ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے حیرت سے روتے ہوئے ڈیمن کو دیکھا جو اپنی بات کہہ کر اسکی گردن چھوڑ کر دور ہو گیا تھا۔

"تم بہت ظالم ہو ڈیمن موریٹی بہت بہت زیادہ ظالم۔۔۔۔"

روزلی کی بات پر ڈیمن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"بہت دیر لگا دی تم نے یہ بات جاننے میں۔۔۔۔"

وہ اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور روزلی وہیں کھڑی اپنی یک طرفہ محبت پر آنسو بہاتی رہ گئی تھی۔

سمیر پریشانی کی حالت میں کمرے میں آیا۔اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کیا کر گزرا تھا لیکن وہ کرتا بھی کیا اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی تو نہیں بچا تھا۔

"بابا جب اس کے بارے میں پوچھیں گے تو میں انہیں کیا جواب دوں گا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے بے چینی سے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے سوچا لیکن اب پچھتانے کو کچھ بھی نہیں بچا تھا وہ اتنے لوگوں کی گواہی میں اسے طلاق دے چکا تھا۔

"اف کیا کروں گا اب میں۔۔۔"

سمیر پریشانی سے ٹہلنے لگا تبھی اسکی نظر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑے ایک لفافے پر گئی۔اس نے حیرت سے وہ لفافہ اٹھایا اور اسکے گرد لپٹے کاغذ کو دیکھا جس پر اردو میں کچھ لکھا ہوا تھا۔

سمیر نے وہ لفافہ کھول کر دیکھا تو اس میں سو سو ڈالرز کے کافی سارے نوٹ دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اس نے وہ رقم گنی جو پورے دس ہزار ڈالرز تھے۔سمیر نے بے چینی سے اس کاغذ کو پکڑا اور اس پر لکھے الفاظ پڑھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے اپنے قابل نہیں سمجھتے لیکن پھر بھی میرے لیے آپ سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی اور انسان نہیں ہے سمیر کیونکہ آپ میرا سب کچھ ہیں میرے مجازی خدا ہیں آپ کی پریشانی دور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر سکتی ہوں میں۔اس لیے میں نے اپنے باس سے یہ پیسے ادھار لیے ہیں اور جاب کر کے اپنی سیلری سے یہ قرض اتار بھی دوں گی لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے گا سمیر آپ کی پریشانی میری پریشانی ہے کیونکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے محافظ ہیں ایک دوسرے کا لباس۔اللہ آپکے دل میں میری محبت ڈال دے آمین۔

Posted On Kitab Nagri

صرف آپکی پارسا۔۔۔"

وہ خط پڑھ کر سمیر کے ہاتھ بری طرح سے کانپنے لگے تھے اور بہت سے آنسو اسکی آنکھوں سے نکلے۔شائید اب اسے احساس ہونے لگا تھا کہ وہ اس معصوم ہے ساتھ کیا کر گزرا تھا۔

لیکن اگر پارسا کے پاس یہ پیسے موجود تھے تو وہ تب خاموش کیوں رہی کیوں سمیر کو اسکا سودا کرنے دیا شائید وہ اسکا فیصلہ دیکھنا چاہتی تھی۔

"اللہ یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔"

سمیر نے روتے ہوئے کہا تبھی دروازہ کھٹکنے کی آواز پر سمیر نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے آنسو پونچھے اور دروازے کی جانب چل دیا۔

دروازہ کھولتے ہی ایڈی کے ساتھ ایک اور آدمی کو دیکھ کر وہ بے چین ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"اا۔۔۔۔اچھا ہوا تم لوگ آ گئے مم۔۔۔میرے پاس قرض کی رقم ہے اب میری بیوی کو واپس کر دو تم لوگ۔۔۔"

سمیر بھاگ کر کمرے میں گیا اور وہ پیسے کا کر لوکا کے سامنے کرتے ہوئے کہا جو اسے آنکھیں چھوٹی کیے گھور رہا تھا۔

"کونسی بیوی شاید تم بھول چکے ہو کہ ہم سب کے سامنے تم نے اسے طلاق دی تھی اور جہاں تک میں تمہارے مذہب کو جانتا ہوں اب تم دونوں کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہیں رہا۔میں یہاں اب اس نام نہاد رشتے کو قانونی طور پر بھی ختم کرنے آیا ہوں۔۔۔"

لوکا نے ڈائیورس پیپرز اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا جنہیں دیکھ کر وہ لڑکا انکار میں سر ہلانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ننن۔۔نہیں میں ان پر دستخط نہیں کروں گا آپ اسے چھوڑیں وہ میری۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی اب ان باتوں کا کوئی جواز نہیں رہا چپ چاپ ان کاغذات پر دستخط کرو ورنہ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے اپنی بندوق اسکے ماتھے پر رکھی تو سمیر خوف سے کانپ اٹھا۔لوکا نے بہت امید سے اس لڑکے کو دیکھا کہ شائید اب وہ تھوڑی ہمت کرے اور انکار کر دے کیونکہ ڈیمن کا حکم تھا کہ اگر ڈرامے کے باوجود وہ سائن نہ کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے لیکن اگر اس نے سائن کر دیے تو ڈیمن اسے اپنے قید خانے میں چاہتا تھا۔

"پپ۔۔۔پلیز ایسا مت کریں یہ پیسے لے لیں اور پارسا کو واپس کر دیں۔۔۔"

سمیر نے روتے ہوئے کہا تو لوکا نے بندوق مزید سختی سے اس کے ماتھے پر رکھی۔

"سائن کرو۔۔۔"

لوکا کے چلانے پر سمیر خوف سے کانپ اٹھا ہاں روتے ہوئے پین پکڑ کر ان کاغذات پر اپنے دستخط کر دیئے۔لوکا نے افسوس سے اس بزدل انسان کو دیکھا تھا۔

"پکڑ لو اسے ایڈی۔۔۔"

لوکا کے حکم دینے پر ایڈی نے سمیر کو جکڑ لیا تو وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"آآآ۔۔۔آپ نے جو کہا میں نے کیا اب کیوں پکڑ رہے ہو مجھے۔۔۔"

سمیر خوف سے چلایا لیکن جواب میں لوکا مسکرا دیا۔

"اس کا جواب تمہیں ڈیمن دے گا۔۔۔"

لوکا کے اشارے پر ایڈی نے زور سے اپنی کونی سمیر کے سر پر ماری جس کی شدت سے وہ بے ہوش ہو گیا۔اب جب اسے ہوش آنا تھا تو اس نے ایک جہنم میں ہونا تھا ڈیمن موریٹی کی جہنم میں۔

پارسا نہیں جانتی تھی کہ اسے یہاں رہتے کتنا عرصہ گزر چکا تھا۔شائید کتنے ہی دن، مہینے یا سال۔وقت اس کے لیے تھم سا گیا تھا۔بس وہ اتنا جانتی تھی کہ اس عالیشان کمرے میں وہ بت بنی بیٹھی رہتی تھی۔

بہت سی ملازمائیں آ کر اسے کھانا دے جاتیں جو وہ غیر ارادہ طور پر کھا لیتی اور بس خاموشی سے بیٹھ کر دیوار کو گھورتی رہتی۔کیا صلہ دیا تھا اسکے شوہر نے اسے اسکی وفاؤں کا؟کسی شے کی طرح اپنا قرض چکانے کے لیے اسے کسی اور کو دے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا کو اپنی بے بسی سے نفرت ہونے لگی تھی۔اسے تو خود سے بھی نفرت ہونے لگی تھی۔ہاں سب اسی کا قصور تھا سب کو اپنی محبت سے پگھلانے کی کوشش میں اس نے خود کو اتنا حقیر کر دیا کہ دوسروں کی نظر میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہی۔

سب غلطی اسکی تھی جو اس نے خود کو اتنا کمزور بنایا کہ لوگوں نے اسکی زندگی کو ہی مزاق سمجھ لیا۔یہ سوچیں ذہن میں آنے پر پارسا نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اپنے گھٹنے اپنے سینے سے لگا لیے اور بری طرح سے سسکتے ہوئے رونے لگی۔

تم اس طرح سے نہیں ٹوٹ سکتی پارسا تمہیں ہمت کرنی ہو گی، صبر کرنا ہو گا پھر دیکھنا ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا کے اندر سے ایک آواز نے اسے پکارا لیکن پارسا روتے ہوئے خود میں سمٹ گئی۔کیسے کرتی وہ صبر سب کچھ تو اجڑ چکا تھا۔اس وقت صبر کرنا کہاں آسان تھا۔

اچھا کام کبھی آسان نہیں ہوا پارسا منزل کانٹوں کی راہ سے گزر کر ہی ملتی ہے۔خود کو مظبوط کرو پارسا اتنا مظبوط کہ پھر کبھی کوئی تمہیں توڑنے کی ہمت نہیں کرے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے اندر سے آنے والی آواز پر پارسا کے آنسو تھم سے گئے۔ہاں وہ مظبوط بنے گی بہت مظبوط۔

پارسا نے اپنی سرخ ہتھیلیوں سے اپنے آنسو پونچھے اور خود سے عہد لیا کہ کچھ بھی ہو جائے اب وہ کسی کے رویے سے نہیں بکھرے گی۔ان لوگوں کی پرواہ بھی نہیں کرے گی جنہوں نے اسے ایک کھلونا بنا دیا۔

پارسا اٹھی اور اس بڑی سی الماری کی جانب چل دی جہاں سے ملازمہ اسکے لیے کپڑے نکالتی تھی۔الماری کو کھول کر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔کیونکہ وہاں اسکے لیے کپڑوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں اور سب کپڑے ویسے ہی تھے جیسے وہ پہنتی تھی وہ بھی بلکل نئے۔اور یہی نہیں ایک کونے میں چار سے پانچ جائے نماز بھی پڑے تھے۔وہ حیران تھی کہ کون اس قدر اسکی ضرورت کا خیال رکھ سکتا ہے۔

پارسا نے بے دلی سے ایک ہلکا گلابی اور سفید سوٹ پکڑا اور واش روم میں چلی گئی۔فریش ہو کر اس نے وضو کیا اور عصر کی نماز ادا کرنے لگی۔اب اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ کیونکر اتنا عرصہ اس نے نماز بھی نہیں پڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نماز پڑھ کر اس نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تو اسکے پاس مانگنے کے لیے کچھ بھی تو نہیں تھا بس خالی آنسو تھے جو اسکی ہتھیلیوں پر گرتے جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ہمت دینا یااللہ پاک کہ میں خود کو مظبوط بنا سکوں، خود کو بکھرنے سے بچا سکوں، مجھے طاقت دینا میرے مولا اپنی رحمت سے میری ہر تکلیف مٹا دینا۔"

پارسا نے عقیدت سے ہاتھ چہرے پر پھیرے۔آج اتنے دوں بعد نماز ادا کر کے اسے اسکا کھویا ہوا سکون واپس ملا تھا۔

پارسا نے اٹھ کر جائے نماز طے کر کے واپس رکھا۔ابھی وہ اس کمرے نما الماری سے باہر آئی ہی تھی جب اسکی نظر ایک ملازمہ پر پڑی جو کھانے کی ٹرالی کمرے میں لا رہی تھی۔

"میم آپکا لنچ۔۔۔"

پارسا نے ایک نظر اس کھانے کو دیکھا۔

"سنیے مجھے ڈیمن سر سے بات کرنی ہے آپ ان کو کہیں کہ وہ ایک بار مجھ سے مل لیں۔۔۔"

ملازمہ نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔پارسا پھر سے خاموشی سے بیڈ کے کونے پر بیٹھ کر ہر تلخ یاد کو بھلانے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"مارشل کا کیا ہوا لوکا اگر تم ایک کام ٹھیک سے نہیں کر سکتے تو مجھے بتا دو۔۔۔۔۔"

ڈیمن جو اس وقت اپنے گھر میں موجود آفس میں بیٹھا تھا سامنے بیٹھے لوکا سے سختی سے پوچھنے لگا۔

"ڈیمن مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں مارشل کو مارنا چاہیے۔۔۔۔"

مارشل کے ذکر پر روزلی نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

"کیا کر دیا میرے انکل نے جو تم دونوں انہیں مارنے کی باتیں کر رہے ہو"....

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرے جنون پر نگاہ ڈالی اس نے روزلی ڈارسن اور جو اس کو نقصان پہنچانے کا سوچے گا بھی اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی کے لیے ڈیمن کا یہ جنونی انداز دیکھ کر روزلی اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔اتنا عرصہ ہو چکا تھا اس لڑکی کو یہاں رہتے لیکن اتنے عرصے میں نہ تو کبھی روزلی اس کے پاس گئی تھی اور نہ ہی کبھی وہ لڑکی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

"ایکسکیوز کی سر۔۔۔"

ملازمہ کی آواز پر ڈیمن نے بھویں اچکا کر اسے دیکھا۔

"سر وہ میم آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں۔۔۔"

ڈیمن کی آنکھوں میں ایک خوشگوار حیرت آئی اور اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ہم باقی مسلے بعد میں دیکھ لیں گے ابھی تم دونوں سکتے ہو۔۔۔"

ڈیمن اتنا کہہ کر اٹھا اور کمرے سے چلا گیا جبکہ اس کے جاتے ہی روزلی نے اپنا ہاتھ بہت زور سے شیشے کی میز پر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن اسکے کمرے میں آیا جہاں وہ پری ابھی بھی ہمیشہ کی طرح خاموشی سے بیٹھی تھی۔ایک مہینہ ہو گیا تھا اسے یہاں رہتے رہتے لیکن اس ایک مہینے میں اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

یہاں تک کہ ڈیمن نے بہت سے سائکیٹرسٹ کو بھی بلایا تھا لیکن پارسا ان کے سامنے بھی بت بنی بیٹھی رہتی تھی۔

"ہیلو بیلا۔۔۔۔۔"

ڈیمن کی آواز پر پارسا چونک گئی اور کھڑے ہو کر اپنا سر جھکا لیا۔

"کیسی ہو تم اب؟"

"ٹھیک ہوں سر۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہا اور پھر اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔ڈیمن اسکے چہرے پر اضطراب دیکھ کر گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو بیلا میں جانتا ہوں کہ جو تمہارے ساتھ ہوا اس سے تم بہت زیادہ پریشان ہو لیکن وہ سب کرنا ضروری تھا۔۔۔تم اسکی تھی بیلا اور تمہیں اس سے چھیننے۔۔۔"

"میں سمجھتی ہوں سر آپ خود کو قصوروار مت ٹھہرائیں۔میں جانتی ہوں آپ نے وہ سب مجھے اس سے آزادی دلانے کے لیے کیا تھا اور اس کے لیے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔آپ کے بہت زیادہ احسانات ہیں مجھ پر بس ایک آخری احسان کر دیں۔۔۔"

"کیسا احسان۔۔۔؟"

ڈیمن جو اسے اپنے جنون سے آگاہ کر رہا تھا اسکے بات کاٹنے پر حیران ہو کر پوچھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے ماموں سعودی عرب رہتے ہیں آپ میری ان سے بات کروا دیں وہ مجھے اپنے پاس بلا لیں گے پھر میں اس کے بعد آپ کے لیے کبھی تکلیف کا باعث نہیں بنوں گی۔"

اسکے دور جانے کے خیال کا سن کر ڈیمن نے اپنی مٹھیاں بہت زور سے بھینچ لیں۔ جھیل سی نیلی آنکھیں شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم غلط ہو بیلا۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جی؟"

"تم غلط کہہ رہی ہو میں نے تمہیں اس سے آزادی دلوانے کے لیے ایسا نہیں کیا بلکہ جو میں نے کہا تھا وہ سچ تھا اب سے تم میری ہو۔۔۔"

ڈیمن کی اس بات پر ساتوں آسمان پارسا پر گرے وہ نم ہوتی آنکھوں سے اپنے محسن کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سر؟"

"وہی جو سچ ہے تم میری ہو اب سے بیلا اور تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہوگا میری بن کر اگر تمہیں ایسے میرے پاس رہنے میں کوئی مسئلہ ہے تو ہم شادی کر لیں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے عام سے انداز میں کہا جبکہ پارسا کو ایسا لگ رہا تھا کہ کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑ دیا ہو۔اب اس کی زندگی میں کونسا نیا طوفان آنے والا تھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا سر۔۔۔۔"

پارسا نے گھبرا کر کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟"

"کیونکہ میں مسلمان ہوں میں مسلمان کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو دیکھا۔

"بس اتنی سی وجہ سے تم مجھے ٹھکرا رہی ہو۔۔۔"

ڈیمن کی رگیں اب غصے سے تم چلی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ آپ کے لیے اتنی سی وجہ ہو گی لیکن میرے لیے نہیں پلیز بس آپ مجھے یہاں سے جانے دیں م۔۔۔میں کسی نہ کسی طرح خود اپنے ماموں کے پاس چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

پارسا اپنے آنسوؤں پر قابو کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن پھر بھی اس کی آواز نم ہو چکی تھی۔ جبکہ اسکے جانے کے خیال کا سن کر ڈیمن غصے سے اسکے قریب ہوا۔

"تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی تم اب میری ہو بیلا اور اپنی آخری سانس تک میرے پاس رہو گی۔"

ڈیمن اسکے پاس کھڑا شدت سے کہہ رہا تھا اور پارسا حیرت سے اپنے محسن کو دیکھ رہی تھی جسکا یہ روپ بلکل نیا تھا اسکے لیے۔

"یہ کبھی نہیں ہو سکتا آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میں ایک مسلمان عورت ہوں سر آپ کی بیوی نہیں ہو سکتی صرف ایک مسلمان کی بیوی ہو سکتی ہوں یہ میرے رب کا حکم ہے۔۔۔۔"

پارسا نے بہادری سے اپنی کانپتی آواز پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

"تو میں مسلمان ہو جاتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات پر پارسا کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"کیا آپ اللہ کو اپنے دل سے، پورے یقین سے مانتے ہیں؟"

"نہیں۔۔۔"

ڈیمن نے فوراً ہی سچ بتایا۔

"اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان لائے بغیر تو ایک پیدا ہونے والا مسلمان بھی مسلمان نہیں ہوتا تو آپ میرے لیے کیسے مسلمان ہو جائیں گے؟ مسلمان صرف اللہ کے لیے ہوا جاتا ہے سر کسی انسان کے لیے نہیں۔۔۔"

پارسا نے سنجیدگی سے کہا۔

"جسے میں مانتا ہی نہیں بیلا اس پر ایمان کہاں سے لاؤں۔یہ سب تمہارے خیال سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔"

پارسا نے نگاہیں اٹھا کر اس منکر شخص کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جس دن اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی موجودگی کا احساس دلائیں گے ناں سر اس دن آپ پر یقین ہی نہیں ایمان بھی حاوی ہو جائے گا لیکن ایسا صرف اللہ کی مرضی سے ہو گا۔۔۔"

پارسا نے اعتماد سے کہا۔

"آپ پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔"

پارسا نے سر جھکا کر روتے ہوئے کہا لیکن اسکی بات پر ڈیمن اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔

"تم یہاں سے کبھی نہیں جاسکتی بیلا اب چاہو یا نہ چاہو تمہیں یہیں رہنا ہے میرے پاس میری ہو کر۔۔۔۔"

ڈیمن شدت سے کہتا اس کے قریب ہوا تو پارسا سہم کر اس سے دور ہوئی اور دیوار کے ساتھ جا لگی۔ڈیمن نے بے بسی سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"تم میری ہو بیلا اور اپنی آخری سانس تک رہو گی یہ جتنی جلدی اپنے دماغ میں بیٹھا لو اتنا بہتر ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اتنا کہہ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔اسکا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا وہ بس اس معصوم چہرے کو چھو کر دیکھنا چاہتا تھا جو اسکا سکون تھا۔لیکن اسکا ہاتھ اپنی طرف آتا دیکھ پارسا نے بے بسی سے روتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں اور زیر لب آیت الکرسی پڑھنے لگی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے بیلا اگر میرا کوئی غلط ارادہ ہو گا تو تمہاری یہ دعائیں مجھے روک لیں گی؟ تمہارا خدا تمہاری حفاظت کر لے گا؟"

ڈیمن نے سختی سے کہا پارسا کا یہ خوف اسے بہت زیادہ غصہ دلا رہا تھا۔

"میرے خیال سے دیکھ ہی لینا چاہیے کہ تمہارا خدا تمہیں کیسے بچائے گا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا کہہ کر ڈیمن نے اپنا ہاتھ اسکے چہرے کی جانب بڑھایا تو اپنی جانب وہ ہاتھ آتا دیکھ کر پارسا کو آیت الکرسی زیر لب پڑھ رہی تھی وہ تھوڑا اونچی پڑھنے لگی۔

وہ الفاظ ڈیمن کو سمجھ تو نہیں آئے تھے لیکن اسے ایسا لگا کہ اسکا ہاتھ کسی نے ہوا میں ہی روک دیا ہو چاہ کر بھی وہ دو انچ کا فاصلہ مٹا کر وہ اسے چھو نہیں پا رہا تھا۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے پارسا کو چھوا تو وہ جل جائے گا، خاک ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھ کو مٹھی میں بھینچتا ڈیمن مڑا اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ اسے یوں جاتا دیکھ کر پارسا نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے آسمان کو دیکھا تھا۔

وہاب صاحب اس وقت حد سے زیادہ پریشان تھے۔ایک مہینہ ہو چکا تھا لیکن ابھی تک ان کا نہ تو سمیر اور نہ ہی پارسا سے کوئی رابطہ ہوا تھا۔سمیر کا موبائل مسلسل بند جا رہا تھا۔انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔

تبھی موبائل بجنے کی آواز پر انہوں نے بے چینی سے موبائل جیب سے نکالا لیکن نادیہ بیگم کا نمبر دیکھ کر انہیں مایوسی ہوئی۔

"ہاں بولو نادیہ کیا ہوا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاب صاحب نے گہرا سانس لیتے ہوئے پوچھا حالانکہ وہ بھی جانتے تھے کہ نادیہ بیگم سمیر کا ہی پوچھیں گی۔

"میرے سمیر کا کچھ پتہ چلا وہاب؟"

نادیہ بیگم کے رو کر پوچھنے پر انہوں نے گہرا سانس لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نادیہ کچھ پتہ نہیں چلا۔۔"

وہاب صاحب کی رندھی ہوئی آواز پر نادیہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

"پلیز وہاب میرے سمیر کا پتہ لگائیں ڈھونڈیں اسے ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔"

وہاب صاحب کا دل کیا کہ انہیں کہیں کہ سمیر کے ساتھ ایک اور معصوم جان بھی تو ہے جو نہ جانے کہاں تھی۔

"آآآآ۔۔۔۔آپ نے اس کے دوستوں سے پوچھا۔۔۔۔۔؟"

"میرے پاس صرف اسکے دوست جارج کا نمبر ہے نادیہ اور میری اس کے بھائی سے بات ہوئی ہے لیکن وہ بھی سمیر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا یہاں تک کہ اس کا اپنا بھائی جارج نہ جانے کہاں غائب ہے۔۔۔۔"

یہ سن کر نادیہ بیگم کے رونے میں روانی آچکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میرے بچے کو ڈھونڈے وہاب کہیں سے بھی نا جانے اس کلموہی نے کیا کر دیا ہے اس کے ساتھ کہا تھا میں نے آپ سے کہ مت بھیجو اسے میرے بچے کے پاس۔۔۔"

"بکواس بند کرو نادیہ نا جانے وہ معصوم بچی کس حال میں ہے اور تمہیں ابھی بھی اس میں ہی برائیاں نظر آرہی ہیں۔ میں بعد میں فون کروں گا۔۔"

اتنا کہہ کر وہاب صاحب نے فون بند کر دیا اور اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر پھوٹ کر رونے لگے۔

"وہاب یار ہمت کرو ایسے تو تم خود کو بیمار کر لو گے۔۔۔"

وہاب صاحب کہ دوست نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں میں جواد میرا بیٹا اور بیٹی نہ جانے کس حال میں ہے خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا ہوں۔"

وہاب صاحب نے روتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم فکر مت کرو وہاب ایک ایجنٹ کو جانتا ہوں میں اس سے بات کر کے تمہارا امریکا کا وزٹ ویزہ نکال دیتا ہوں تمہیں اپنے بیٹے کے گھر کا ایڈریس تو معلوم ہے ناں۔۔۔"

وہاب صاحب نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

"تو ٹھیک ہے تم خود وہاں جا کر معلوم کر لو کہ کیا مسئلہ ہوا ہے اور اللہ تعالی پر بھروسہ رکھو ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہاب صاحب نے آنسو پونچھ کر ہاں میں سر ہلایا۔انہوں نے سوچ لیا تھا کہ پارسا اور سمیر کا پتہ لگانے کے لیے وہ خود امریکہ جائیں گے۔

💧💧💧💧💧

ایک ہلکی سی آواز پر ادھ مری حالت میں کرسی پر بندھے سمیر نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر سامنے موجود شخص کو دیکھا جو اسکے زخموں پر پٹی کر رہا تھا۔

"اپنے باس سے کہو کہ ایک ہی بار مجھے مار کیوں نہیں دیتا یوں تڑپانے کا کیا مقصد ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

سمیر نے آہستہ سے بند ہوتی آنکھوں سے کہا لیکن مقابل کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔اسے قیدیوں کے سامنے اپنا منہ بند رکھنے کا جو حکم دیا گیا تھا۔

"مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر بھی وہ خوش نہیں کیا؟ مجھ سے پارسا کو چھین لیا اس نے پھر بھی میری زندگی کو جہنم بنادیا چاہتا کیا ہے وہ؟"

سمیر روتے ہوئے چلایا لیکن وہ آدمی بس خاموشی سے اپنا کام کر رہا تھا۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

لوکا کی آواز پر پٹ کرتے اس آدمی نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا گیا۔لوکا نے سمیر کے قریب آکر ایک پانی کی بوتل اس کے ہونٹوں کے قریب کی اور اسے پانی پلانے لگا۔

تبھی ایک آدمی نے ایک وجود کو سمیر کے پیروں میں پھینکا۔ سمیر نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا جسے وہ زخموں سے چور حالت میں بھی پہچان گیا تھا۔

"ججج۔۔۔۔جارج۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سمیر اسکی حالت دیکھ کر کانپ اٹھا۔

"ہاں جانتے ہو ناں تم اسے تمہارا دوست تھا یہ بس اس نے ایک غلطی کر دی تھی۔ڈیمن کی بیلا کا ہاتھ پکڑا تھا اور اب دیکھو اسے کچھ بھی چھونے کے قابل نہیں رہا۔"

لوکا نے اسکے ٹوٹے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔

"تو کیا کہہ رہے تھے تم کہ اس نے تم سے تمہاری بیوی کو چھین لیا؟ کیا اسے طلاق دینے والے تم نہیں تھے؟"

لوکا کی بات پر سمیر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"تو کیا کرتا میں اگر میں اسے طلاق نہیں دیتا تو وہ مجھے مار دیتا۔۔۔"

"ہاہاہاہا بس اتنی ہی بہادری ہے تم میں کہ اپنی زندگی تمہیں عزت سے بڑھ کر ہے۔۔۔شرم آنی چاہیے تمہیں اپنے آپ کو مرد کہتے ہوئے۔۔۔اب تم بھی ہمیشہ اسی قید میں رہو گے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے نفرت سے کہا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگا۔

"سنو۔۔۔"

سمیر نے گھبراتے ہوئے لوکا کو پکارا۔

"کک۔۔۔ کیا پارسا کبھی اسکی قید سے آزاد ہو پائے گی؟"

سمیر بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے یہ سوال کیوں پوچھا اس معصوم کو اس قید میں ڈالنے والا بھی تو وہی تھا۔

"نہیں۔۔۔۔اور تمہارے لیے بہتر ہے کہ اسے بھول جاؤ کیونکہ اس لڑکی نے ایک بہت بڑی غلطی کی ہے ڈیمن موریٹی کا جنون بننے کی غلطی اب اسے اس سے رہائی صرف موت ہی دلا سکے گی۔"

لوکا اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور سمیر کتنی دیر اپنی غلطیوں پر پچھتاتا پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ریمو اپنے کمرے میں بیٹھا آنکھیں بند کیئے میوزک کے ساتھ ساتھ اپنی انگلیوں کو نچا رہا تھا جبکہ اسکا آدمی اسکے پیچھے کھڑا خوف سے کانپ رہا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ جو خبر وہ ریمو کو دینے آیا تھا اسے سننے کے بعد ریمو اُس کے ساتھ کیا کرے گا۔

"بب۔۔۔باس۔۔۔۔"

ریمو نے آنکھیں کھولے بغیر اپنے ابرو اچکائے۔

"باس وہ مارشل سر۔۔۔۔۔وہ کسی سے ملنے جا رہے تھے جب کسی نے سنائپر سے انہیں شوٹ کر دیا۔۔۔۔ووو۔۔۔۔۔وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔۔۔۔"

ریمو کا چلتا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا اور اس نے مڑ کر اس آدمی کو دیکھا جو خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"شوٹر کو پکڑ لیا تم لوگوں نے؟"

"جج۔۔۔جی باس۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آدمی نے سہمتے ہوئے کہا اتنی بڑی بات پر ریمو کا اطمینان اسے بہت زیادہ ڈرا رہا تھا۔

"کس کے کہنے پر اس نے یہ کیا۔۔۔؟"

"بب۔۔۔باس وہ ڈ۔۔۔ڈیمن موریٹی کے کہنے پر۔۔۔"

یہ سن کر پہلے تو ریمو خاموش رہا پھر قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔

"اف میرے بے چارے چچا فری میں مر گئے۔۔۔۔"

ریمو کو یوں ہنستا دیکھ اسکا آدمی کافی زیادہ حیران ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈیمن کی اس لڑکی کو پکڑنے کیلیئے اس آدمی کو میں نے بھیجا تھا اور ڈیمن کو لگا کہ وہ میرے چچا کا کام ہے۔۔۔افففف ڈیمن ڈیمن بہت چالاک ہو تم لیکن اپنے سب سے بڑے دشمن سے ہی واقف نہیں۔۔۔"

ریمو ابھی بھی ہنس رہا تھا چچا کی موت کے غم کا آثار تک اس کے چہرے پر نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بب۔۔۔باس آپ سے کچھ پوچھوں؟"

"نہیں۔۔۔۔"

ریمو کے سختی سے کہنے پر وہ آدمی خوف سے اچھل پڑا۔

"ہاہاہا کتنا ڈرتے ہو تم لوگ مجھ سے۔۔۔اچھا لگتا ہے یہ دیکھ کر خیر پوچھو کیا پوچھنا ہے تم نے؟"

ریمو پھر سے آنکھیں بند کر کے پہلے کی طرح اپنی انگلیاں ہلانے لگا۔

"جہاں تک مجھے لگتا ہے آپ اپنے بابا کو زیادہ چاہتے نہیں تھے انہوں نے آپ کو سب سے چھپا کر رکھا تھا اور آپ کے بہن بھائیوں کو تو آپ کے ہونے کا علم بھی نہیں تھا پھر آپ ان کا بدلہ لینے کے لیے ڈیمن کے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟"

اس آدمی نے کافی ہمت کرتے ہوئے پوچھا جبکہ جواب میں ریمو اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسے کندھوں سے پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تمہارا سوال بہت پسند آیا مین آج تک کسی نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا۔۔۔پہلے میں تمہیں اس کا انعام دوں گا۔۔۔اپنا نام بتاؤ نام کیا ہے تمہارا؟"

"چارلز۔۔۔۔"

"ہمم چارلز آج سے تم میرے سب سے خاص آدمی ہو۔۔۔۔"

ریمو کی بات پر چارلز مسکرا دیا۔

"اور رہی بات تمہارے سوال کے جواب کی تو یہ سچ ہے کہ میرے باپ کے ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔اس شخص نے میرے سے اس وجہ سے نفرت کی جو میرے بس میں ہی نہیں تھا۔۔۔"

ریمو نے اپنے دانت کچکچا کر کہا۔

"سچ پوچھو تو اس کے مرنے پر مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی لیکن پھر بعد میں احساس ہوا کہ اس دس سالہ خواجہ سرا کا تو کوئی سہارا ہی نہیں بچا تھا۔میرے باپ کے مرنے کی وجہ سے میں جس گھر میں رہتا تھا مجھے وہاں سے نکال دیا گیا۔۔تین سال، تین سال تک مجھے سڑک پر بھیک مانگ کر کر اپنا گزارا کرنا پڑا۔۔۔اگر کوئی بھیک دے

Posted On Kitab Nagri

جاتا تو میرا گزارہ ہو جاتا اور اگر نہیں دیتا تو کتنے ہی دن مجھے بھوکے رہنا پڑتا۔۔۔ڈیمن سے نفرت کسی باپ کا بیٹا نہیں وہ دس سالہ خواجہ سرا کرتا ہے جو تین سال تک سڑک پر رہا۔ جسکے تنہا ہونے کا فائیدہ اٹھا کر دو شرابی ایک مہینے تک اسے زیادتی کا نشانہ بناتے رہے۔۔۔"

ریمو اپنی مٹھیاں بہت ہی زیادہ زور سے بھینچ چکا۔

"وہ دس سالہ خواجہ سرا ڈیمن کو اسی طرح تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے جس طرح وہ اس ڈیمن موریٹی کی وجہ سے تڑپا تھا۔۔۔"

چارلز حیرت سے آنکھیں پھاڑے ریمو کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر بہت زیادہ نفرت تھی۔

"اور وہ جانتا ہے کہ ڈیمن جسمانی تکلیف سے نہیں تڑپے گا وہ تب تڑپے گا جب میں اس کی روح کو چھلنی کر دوں گا۔۔۔اور ایک لڑکی کو اپنا جنون بنا کر ڈیمن نے میرا کام آسان کر دیا۔۔۔"

ریمو نے مسکرا کر کہا اور چارلز کی جانب مڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم دیکھنا اتنا تڑپاؤں گا اسے کہ ہر شخص کے لیے ڈیمن کرب کا ایک مجسمہ بن کر رہ جائے گا بلکل جیسے میں بنا رہا تھا۔۔۔"

ریمو نے نفرت سے کہا اور ڈیمن اپنے اس دشمن کی نفرت سے بے خبر تھا جو سب جلانے کو تیار بیٹھی تھی۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے پاس سے ڈیمن سیدھا اپنے کمرے میں آیا۔ضبط سے مٹھیاں بھینچتا اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔وہ ابھی تک سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر کیوں اس نے اسے نہیں چھوا تھا۔

وہ کمزور تھی مزاحمت بھی نہیں کر پاتی پھر بھی کیوں وہ بے بس ہو گیا تھا۔ڈیمن نے غصے سے ایک مکا دیوار میں مارا اور شراب کا گلاس پکڑ کر اسے ایک ہی سانس میں پی گیا۔یکے بعد دیگرے کئی گلاس پینے کے باوجود اسے چین نہیں مل پا رہا تھا۔

جبکہ تب سے دروازے میں کھڑے روزلی حیرت سے اسکی یہ حالت دیکھ رہی تھی۔

"ایسا کیا کہہ دیا اس لڑکی نے تم سے ڈیمن کے تم اپنے ہی حواس میں نہیں رہے؟"

روزلی کی آواز پر ڈیمن لال ہوتی انگارہ آنکھوں سے اسکی جانب مڑا۔

"نکل جاؤ میرے کمرے سے روزلی اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔۔"

ڈیمن کے اس غصے کو نظر انداز کرتی روزلی اسکے قریب آئی اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تمہارے قابل نہیں ڈیمن، ہماری دنیا کی نہیں، تمہیں سمجھ نہیں سکتی، سنبھال نہیں سکتی لیکن میں یہ سب کر سکتی ہوں ڈیمن ایک بار آزما تو لو۔۔۔۔"

روزلی ڈیمن کے سینے پر ہاتھ رکھے بہت محبت سے کہہ رہی تھی۔ڈیمن نے اسکی خوبصورت سرمئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ اسکے نازک ہاتھوں پر رکھے اور جھٹکے سے اسے خود سے دور کر دیا۔

"تم اس کے سائے کی بھی برابری نہیں کر سکتی روزلی وہ تم سے بہت زیادہ اونچے مقام پر ہے۔۔۔۔"

ڈیمن کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے تڑپ دیکھ کر روزلی کی پلکیں نم ہو گئیں۔

"تیرہ سال سے چاہتی ہوں میں تمہیں ڈیمن بولو کیا وہ کل کی لڑکی تیرہ سال کی محبت کا مقابلہ کر سکتی ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی کے سوال پر ڈیمن کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"میری بیلا کی بس ایک جھلک تمہاری تیرہ سو سالوں کی محبت پر بھاری ہے روزلی ڈارسن۔۔۔"

ڈیمن کا یہ جنون دیکھ کر روزلی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر مجھے بھی دیکھنا چاہیے کہ اس میں ایسا کیا ہے جو ڈیمن موریٹ کو اس کا دیوانہ کر چکا ہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر روزلی کمرے سے باہر آئی اور دیوار کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ نفرت ہو رہی تھی اسے اس لڑکی سے جس نے اس سے ڈیمن کو چھین لیا تھا اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ ڈیمن صرف روزلی کا ہے اور کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

روزلی نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر نفرت سے کہا۔ اسے اس لڑکی سے نفرت ہو رہی تھی جسے ڈیمن چند دنوں میں وہ مقام دے چکا تھا جو روزلی تیرہ سالوں سے حاصل نہیں کر پائی تھی۔

وہ لڑکی ڈیمن کے لیے بیلا تھی اور پریوں سا حسن رکھنے والی روزلی کو آج تک ڈیمن نے خواہش کی نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔

روزلی نے سوچ لیا تھا کہ چاہے ڈیمن اسکی جان ہی کیوں نہ لے لے لیکن وہ اس لڑکی کو اس کی زندگی میں نہیں رہنے دے گی کیونکہ ڈیمن صرف اسکا تھا صرف اسکا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے جانے کے بعد سے پارسا اس کی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کب ڈیمن کے جزبات اسکے لیے اتنا بدل گئے اور اسے اس کا اندازہ تک نہیں ہوا۔

اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ پہلے سے جانتی تو تب ہی ڈیمن کو آگاہ کر دیتی کہ ان دونوں کی دنیا بلکل الگ ہے اور وہ ایسا کچھ سوچ کر خود کو تکلیف مت دے۔

"مجھے معاف کر دینا یااللہ پاک آپ جانتے ہیں کہ میرا ایسا کوئی اردہ نہیں تھا۔آپ اس بات سے واقف ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے سوا کسی کو نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا اس لیے سمجھ ہی نہیں پائی کہ اس شخص کی نگاہوں میں میرے لیے کیا تھا۔انہیں ہدایت دینا یااللہ پاک سیدھا راستہ دیکھانا۔وہ سمجھ جائیں کہ ہم دونوں کی دنیا ایک نہیں ہے اور مجھے یہاں سے آزادی مل جائے۔بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے نم آنکھوں سے دعا کر کے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اسکی نگاہ دروازے پر پڑی جہاں ایک انتہائی خوبصورت لال بالوں والی لڑکی کھڑی پارسا کو دیکھ رہی تھی۔پارسا نے آج تک اتنا حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

"آپ بہت زیادہ پیاری ہیں۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر کہا اور اسکی اس بات پر ایک گھائل مسکراہٹ روزلی کے ہونٹوں پر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور تم بہت زیادہ خوش قسمت۔۔۔۔"

پارسا نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے آنسوؤں ہر ضبط کرنے لگی۔اسکے ساتھ تو کبھی کچھ ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ خود کو خوش قسمت تصور کرتی۔

"آپ کو غلط لگتا ہے میں خوش قسمت نہیں میری قسمت میں تو شائید۔۔۔۔"

پارسا خاموش ہو گئی جبکہ روزلی اس لڑکی کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہی تھی۔

"جس لڑکی کو ڈیمن موریٹی اپنا جنون،اپنے جینے کی وجہ سمجھتا ہو وہ اپنے آپ کو خوش قسمت ہی نہیں سمجھ رہی۔۔۔۔"

روزلی کی آواز طنز سے بھری ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔۔میں ایسا بلکل نہیں چاہتی ڈیمن سر غلط سمجھ رہے ہیں میں انکی نہیں ہو سکتی میں بس یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی کی آنکھیں اسکی بات پر حیرت سے پھیل گئیں۔

"یعنی تم یہاں پر نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔"

پارسا نے انکار میں سر ہلا یا۔

"نہیں اور نہ ہی میں یہاں رہوں گی جیسے ہی مجھے کوئی موقع ملا میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔"

روزلی نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا کیا یہ ممکن تھا کہ ایک لڑکی جو اس کا جنون تھی جو ہزاروں کی چاہت تھا وہ ہی اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر یہ تمہارا خواب ہی ہے کہ ڈیمن تمہیں یہاں سے جانے دے گا وہ بہت جنونی ہو چکا ہے تمہارے لیے کچھ بھی کر لو وہ تمہیں یہاں سے نہیں جانے دے گا۔۔"

روزلی کی بات پر پارسا کا دل خوف سے بند ہو گیا وہ کس نئی مصیبت میں پھنس گئی تھی۔ پارسا کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر روزلی اس کے قریب ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن اگر تم سچ میں یہاں سے جانا چاہتی ہو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

روزلی کے ایسا کہنے پر پارسا نے آنسو پونچھ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"جی مجھے اپنے ماموں کے پاس جانا ہے۔"

"تو پھر جیسا میں کہوں گی تم ویسا ہی کرو میں یہاں کے ہر راستے کے بارے میں جانتی ہوں۔۔۔آج رات ایک بجے تم میرے ساتھ چلنا میں پچھلے دروازے سے تمہیں یہاں سے بھگا دوں گی۔۔۔۔"

روزلی نے آہستہ سے کہا۔

"کیا آپ سچ میں میری مدد کریں گی؟"

پارسا نے بہت زیادہ امید سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بس تم مجھ پر بھروسہ کرنا اور اس بارے میں کسی کو مت بتانا میں یہاں سے جانے میں تمہاری مدد کروں گی۔۔۔"

"لیکن آپ میری مدد کیوں کر رہی ہیں؟"

پارسا کے سوال پر روزلی کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"کیونکہ تم ڈیمن کے لیے نہیں بنی، اس کی دنیا کے لیے نہیں بنی تمہیں اپنی دنیا میں واپس جانا ہوگا۔۔۔"

پارسا نے کچھ سوچ کر ہاں میں سر ہلایا ہاں وہ ہمت کرے گی مظبوط بنے گی اور یہاں سے جاتے ہی ماموں کو فون کر کے سب بتا دے گی پھر وہ اسے اپنے پاس بلا لیں گے۔

"آپ کا شکریہ میری مدد کرنے کے لیے مس۔۔۔"

"روزلی، روزلی ڈارسن۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ روزلی۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر پارسا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

زندگی کی سب سے بڑی بے وقوفی کر دی تم نے مجھ پر بھروسہ کر کے لڑکی۔کافی بے وقوف ہو تم جو تمہیں لگتا ہے کہ ڈیمن تمہیں کہیں بھی جانے دے گا۔امریکہ تو دور کی بات تم تو لاس ویگاس سے بھی اسکی اجازت کے بغیر نہیں نکل سکتی لیکن فکر مت کرو میں ہوں ناں تمہیں اس کی زندگی سے ہی نکال دوں گی پھر وہ میرا ہو گا صرف میرا۔۔۔۔

روزلی نے پارسا کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر سوچا۔وہ اپنے پلین پر مطمئین تھی۔اس لڑکی کو ڈیمن کی زندگی سے ایسے نکالنے والی تھی کہ ڈیمن کو اس کر شک بھی نہیں ہوتا۔

"پارسا کو ڈنر کے لیے بلا کر لاؤ۔۔۔"

ڈیمن نے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے ملازمہ کو حکم دیا تو وہ اوکے سر کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ایک کرسی پر بیٹھی روزلی نے حسرت سے ڈیمن کو دیکھا جو جینز پر بلیک ٹی شرٹ پہنے حد سے زیادہ خوبرو لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بازو پر بنا آگ کا ٹیٹو آج ظاہر رہا تھا لیکن سینے پر بنا ڈریگن چھپا ہوا تھا جس کی خوبصورتی سے روزلی بخوبی واقف تھی۔

"سر وہ کہتی ہیں کہ وہ اپنے ہی کمرے میں کھانا کھائیں گی۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے ملازمہ کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ آخری بار کس نے اسکا حکم ٹالنے کی جرات کی تھی۔

وہ خاموشی سے اٹھا اور خود پارسا کے کمرے کی جانب چل دیا۔اس نے غصے سے دروازہ کھولا تو کھڑکی کے پاس کھڑی پارسا سہم کر پلٹی۔

"تم نے میرا حکم ٹالا؟"

ڈیمن کے غرانے پر پارسا ایک پل کو سہم گئی پھر تھوڑی ہمت کرتے ہوئے ہلکا سا کہا۔

"جی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں؟"

ڈیمن نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔ جتنا وہ ہر پل اسے اپنی نظروں کے حصار میں چاہتا تھا یہ لڑکی اس سے اتنا ہی دور بھاگتی تھی۔

"کیونکہ میں آپ کے ساتھ وقت نہیں گزارنا چاہتی۔ یہ اچھا نہیں ہے۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے دانت کچکچائے۔ وہ لڑکی ابھی ڈیمن کی ضد سے واقف نہیں تھی۔

"تم میرے ساتھ ہی کھانا کھاؤ گی یا تم کھانا نہیں کھاؤ گی اور بھوکی رہو گی۔۔۔"

پارسا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے میں بھوکی رہ لوں گی۔۔۔"

ڈیمن کی آنکھوں میں اسکی بات پر حیرت اتری۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرا ضبط کیوں آزما رہی ہو بیلا۔۔۔"

ڈیمن کے غصے سے قریب ہونے پر پارسا نے بے بسی سے یہاں وہاں دیکھا اور خوف سے اپنی آنکھیں میچ گئی۔اسکا یہ خوف دیکھ کر ڈیمن نے گہرا سانس لیا۔

"میں کبھی بھی تمہیں تمہاری مرضی کے بغیر نہیں چھوؤں گا بیلا تمہارا یہ خوف بلا جواز ہے۔۔۔۔"

پارسا نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"تو پلیز آپ مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔"

"کبھی نہیں۔۔۔"

ڈیمن نے فوراً انکار کیا اور پلٹ کر ملازمہ کی جانب دیکھا جو ٹرالی میں کھانا انکے پاس لے کر آئی تھی۔ڈیمن کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا اور ملازمہ ہر چیز وہاں میز پر رکھنے لگی۔

"آؤ بیلا کھانا کھاؤ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے انکار میں سر ہلانے پر ڈیمن نے اپنے دانت کچکچائے اور مڑ کر ملازمہ کو دیکھا۔

"آج اس گھر میں کسی ملازم، کسی انسان کو کھانا نہیں ملنا چاہیے اگر ملا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر ملازمہ کے ساتھ ساتھ پارسا کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

پارسا نے گھبرا کر اس پاگل شخص کو دیکھا۔

"تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ گی یا اس گھر میں کوئی بھی کھانا نہیں کھائے گا۔۔"

ڈیمن کی ضد اور اپنی بے بسی پر پارسا کی پلکیں بھیگ گئیں۔ پھر اس نے سوچا کے وہ کل اس سب سے دور چلی ہی جائے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا خاموشی سے صوفے کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تو ڈیمن نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا۔ کھانا دیکھ کر پارسا حیران ہوئی۔

"یہ کیا ہے؟"

پارسا نے سامنے پڑے کھانے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"پورک۔۔۔۔۔"

یہ سن کی پارسا کی آنکھیں مزید بڑی ہو گئیں۔

"میں یہ نہیں کھاؤں گی۔۔۔"

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم ویجیٹیرین ہو ہماری پہلی ملاقات پر تم نے چکن کھایا تھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جی میں چکن کھا سکتی ہوں لیکن یہ نہیں کھا سکتی۔۔۔۔"

"کیوں؟"

ڈیمن نے دلچسپی سے پوچھا۔

"یہ میرے رب کا حکم ہے۔۔۔۔"

پارسا کا جواب سن کر ایک مسکراہٹ ڈیمن کے ہونٹوں پر آئی۔

"ایک بات بتاؤ جس ہستی کو کبھی دیکھا نہیں، صرف اسکے بارے میں سنا ہے تم اس کی ہر بات کیسے مان لیتی ہو؟"

ڈیمن کے سوال پر پارسا ہلکا سا مسکرا دی۔

"اسے ایمان کہتے ہیں سر جو ایک مسلمان کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اپنے ابرو اچکائے اور اچانک ہی اپنی بندوق نکال کر پارسا کے ماتھے پر رکھ دی۔ یہ دیکھ کر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اور اگر میں یہ کہوں کہ اس وقت تمہیں اپنے ایمان یا اس گولی میں سے ایک کو چننا ہے تو تم کیا چنو گی۔ اپنے خدا پر ایمان یا موت؟"

پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں پہلی بار بندوق کو اتنے نزدیک سے دیکھ کر دل خوف سے بند ہو رہا تھا پھر اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

"مارنا چاہیں تو مار لیں مجھے لیکن میرا ایمان میرے مرنے کے بعد بھی میرے ساتھ رہے گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی اور ڈیمن کتنی ہی دیر اسکی بند کپکپاتی پلکوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی بندوق اسکے ماتھے سے ہٹا دی۔

"تم بہت زیادہ دلچسپ ہو لیکن ایک بات جو تم نہیں جانتی بیلا وہ یہ کہ ڈیمن موریٹی کبھی بھی تمہیں نہیں مار سکتا کیونکہ ایسا کر کے وہ خود بھی مر جائے گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے شدت سے کہا اور میز پر پڑا فون اٹھا کر ملازمہ کو کمرے میں آنے کا کہا۔

"یہ سب لے جاؤ۔ کچھ اور کھانے کے لیے لے کر آؤ اور آج کے بعد میرے گھر میں پورک نہیں بننا چاہیے۔۔۔"

ملازمہ نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا اور سب کچھ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی۔

"شکریہ۔۔۔۔"

پارسا نے نظریں جھکا کر کہا۔

"تمہاری کوئی بھی خواہش پوری کر سکتا ہے ڈیمن موریٹی لیکن کبھی مجھ سے دور جانے کا مت سوچنا ورنہ یقین جانو بیلانہ تو تمہیں زندہ چھوڑوں گا اور نہ ہی خود کو۔۔۔"

ڈیمن کی دھمکی سن کر پارسا خوف سے کانپ گئی۔ ڈیمن کا یہ جنون اسے حد سے زیادہ ڈرا رہا تھا لیکن اس نے خود کو حوصلہ دلایا کہ وہ آج یہاں سے جانے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے ایک بجے سے زیادہ کا وقت ہو گیا تھا اور پارسا گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔ روزلی نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس کی یہاں سے جانے میں مدد کرے گی لیکن نہ جانے کیوں وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔ تبھی اسکا دروازہ آہستہ سے ناک ہوا تو پارسا جلدی سے اٹھ کر دروازے کے پاس آئی۔

"ک۔۔۔ کون؟"

"میں ہوں روزلی دروازہ کھولو۔۔۔"

پارسا نے جلدی سے دروازہ کھولا تو روزلی نے کمرے میں آکر دروازہ بند کر دیا۔اس وقت پارسا نے حجاب نہیں کیا تھا بلکہ اسکے لمبے گھنے بال کمر اور کندھوں پر پھیلے ہوئے تھے۔

"تم تیار نہیں ہو؟"

"نن۔۔۔ نہیں میں تیار ہوں بس مجھے لگا تھا آپ نہیں آئیں گی۔۔۔"

پارسا نے جلدی سے اپنے بالوں کا جوڑا بنایا اور بیڈ سے دوپٹہ پکڑ کر حجاب کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"روزلی جو کہتی ہے وہ کرتی ہے۔۔۔اب جلدی کرو ورنہ بھاگنے کا ایسا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اور اچھی طرح سے دوپٹے کا حجاب بنا کر روزلی کے ساتھ چل دی۔دبے قدموں سے چلتے ہوئے وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر نیچے آئیں اور اس دروازے کے پاس چھپ گئیں جو ہال سے باہر جاتا تھا۔

روزلی نے گھبرا کر ان گارڈز کو دیکھا جو دروازے کے باہر کھڑے تھے اور ساری رات یہیں رہنے والے تھے۔روزلی نے ایک رومال پارسا کے ہاتھ میں پکڑایا۔

"تم میری طرح چپکے سے دائیں والے گارڈ کے پیچھے جاؤ گی اور یہ رومال اسکے منہ پر رکھ دو گی پھر وہ بے ہوش ہو جائے گا اور یہی ہماری اکلوتی رکاوٹ ہے کیونکہ پچھلے گیٹ کے پاس کوئی گارڈ نہیں ہوتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی کی بات سن کر پارسا کافی زیادہ گھبرا گئی۔

"مممم۔۔۔میں یہ کیسے؟"

"اگر یہاں سے بھاگنا ہے تو تمہیں ہمت کرنی پڑے گی ورنہ دن میں تو یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی کی سرگوشی پر پارسا کچھ دیر کے لئے سوچ میں پڑ گئی پھر ہاں میں سر ہلا کر آہستہ آہستہ بالکل اس کی طرح گارڈ کے پیچھے جانے لگی۔ جیسے ہی روزلی نے وہ رومال گارڈ کے منہ پر رکھا پارسا نے پاؤں اوپر اٹھا کر پوری طاقت سے وہ رومال دوسرے گارڈ کے منہ پر رکھ دیا۔

رومال پر نشے کی مقدار کافی زیادہ تھی کیونکہ ان گارڈز کی مزاحمت بہت کمزور تھی اور چند سیکنڈ میں ہی دونوں بے ہوش ہو کر زمین پر گر چکے تھے۔

"چلو اب اس سے پہلے کہ راونڈ لینے والے گارڈز یہاں پر آئیں۔"

روزلی کے کہنے پر پارسا جلدی سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔ تقریباً دس منٹ چلنے کے بعد وہ اس انتہائی بڑے سے گھر کے پچھلے گیٹ کے پاس پہنچ گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ سامنے رہی تمہاری منزل۔۔۔۔"

روزلی نے کافی دور موجود اس لوہے کے گیٹ کی جانب اشارہ کیا۔

"اس کے بعد تمہاری منزل ڈیمن سے جدا ہو جائے گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی کی بات پر پارسا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"آپ کا بہت شکریہ مس روزلی میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔۔"

روزلی اسکی بات پر مسکرا دی۔

"گڈ بائے فار ایور۔۔۔۔"

روزلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پارسا کو گیٹ کی جانب جانے کا اشارہ کیا۔ پارسا خاموشی سے گیٹ کی جانب چل پڑی اور روزلی اب خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھ پر بھروسہ کرنے کا شکریہ بے وقوف لڑکی اب چین سے مرو۔۔۔۔"

روزلی نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جس گیٹ کی طرف پارسا جا رہی تھی رات کو سیکیورٹی کی وجہ سے اس میں ہزار والٹ کا کرنٹ دوڑتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

روزلی کا پلین بہت اچھا تھا کوئی اس پر شک بھی نہیں کرتا بلکہ ہر کوئی اس کی لاش دیکھ کر یہی سمجھتا کہ بھاگنے کی کوشش میں اس نے اس گیٹ کر چھوا اور مر گئی۔

روزلی جلدی سے چھپ گئی اور مسکراتے ہوئے پارسا کو دیکھنے لگی جو اپنی موت کی جانب جا رہی تھی۔

پارسا نے گیٹ ہے پاس پہنچ کر مسکراتے ہوئے مڑ کر روزلی کو دیکھا جسکا اندھیرے میں بس ہیولا ہی نظر آ رہا تھا۔ پھر پارسا نے اپنا ہاتھ گیٹ کی جانب بڑھایا۔ جیسے ہی اس نے گیٹ کو چھوا ایک دردناک چیخ اس کے حلق سے نکلی اور بجلی کے زوردار جھٹکے سے اسکا جسم اڑ کر زمین پر گرا۔

ساتھ ہی ہر طرف الارم بجنے لگے۔ روزلی نے مسکرا کر پارسا کے بے جان وجود کو دیکھا اور وہاں سے چلی گئی۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن جو ابھی نیند کی دوائی لے کر سویا تھا اسکی آنکھ زوردار الارم بجنے کی آواز پر کھل ی جسکا مطلب تھا کہ ضرور کسی نے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہیں وہ اسکی بیلا کو نقصان پہنچانے تو نہیں آیا تھا۔ یہ خیال دل میں آتے ہی ڈیمن اپنی بندوق پکڑ کر اٹھا اور جلدی سے پارسا کے کمرے کی طرف بھاگا۔

"بیلا کہاں ہو تم؟"

ڈیمن نے جلدی سے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا لیکن کمرے کو خالی پا کر اس پر ایک جنون سا طاری ہو گیا تھا اسے ایسا لگنے لگا کہ اگر اسے پارسا نہیں ملی تو وہ سانس تک نہیں لے پائے گا۔ وہ بھاگتے ہوئے ہال میں آیا۔

"ببب۔۔۔ باس وہ بیک یارڈ میں وہ باس۔۔۔۔"

ایک گارڈ نے ڈرتے ہوئے کہا خوف سے وہ بول بھی نہیں پا رہا تھا۔ ڈیمن بھاگتے ہوئے گھر کی پچھلی جانب آیا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا دھڑکتا دل ایک بار بند ہوا تھا۔

"بیلا۔۔۔۔"!!!

ڈیمن کے ہاتھ سے بندوق گری اور وہ بھاگتے ہوئے پارسا کے پاس گیا جو بے جان حالت میں گھاس پر پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیلا آنکھیں کھولو پلیز بیلا۔۔۔۔"!!!

ڈیمن اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کوئی دیوانا ہی لگ رہا تھا جبکہ اپنا پلین کامیاب ہونے کے بعد باقی سب کے ساتھ وہاں آئی روزلی کو ڈیمن کی یہ پرواہ بہت زیادہ چبھی تھی۔

"بیلا پلیز ایسا مت کرو مر جاؤں گا میں آنکھیں کھولو۔۔۔۔"!!!

ڈیمن کی آواز میں اس وقت دنیا جہان کا کرب تھا جیسے کہ اگر اس لڑکی نے آنکھیں نہ کھولیں تو سچ میں اسکی دھڑکنیں تھم جائیں گی۔لوکا بھاگ کر ان کے پاس آیا اور پارسا کی کلائی پکڑ کر اسکی نبض دیکھنے لگا۔

"یہ ابھی زندہ ہے ڈیمن ہمیں اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔۔911 کو کال کرو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا ایک آدمی کو دیکھتے ہوئے چلایا جو پہلے سے ہی ایمرجنسی نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

چند ہی پلوں میں تیز رفتار ایمبولینس وہاں پر موجود تھی۔ڈیمن نے جلدی سے پارسا کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور ایمبولنس میں لے آیا۔سارا راستہ ڈیمن اسے پکار کر اٹھانے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وٹ دا ہیل وہ لڑکی وہاں تک پہنچی کیسے آخر؟ داخلی دروازے کے باہر تو گارڈز ہوتے ہیں کہاں مر گئے تھے وہ۔۔۔؟"

لوکا جو تیز رفتار گاڑی چلاتے ہوئے ایمبولینس کے پیچھے جا رہا تھا غصے سے کہنے لگا۔

"لوکا کام ڈاؤن۔۔۔۔"

ساتھ بیٹھی روزلی نے اسے اطمینان سے کہا۔

"کام ڈاؤن؟ تم نے ڈیمن کی حالت دیکھی ہے روز؟ شائید تم اندھی ہو چکی ہو کیونکہ اتنا وہ تب بھی نہیں تڑپا تھا جب اس کے ہاتھوں میں اسکی ماں نے دم توڑا تھا۔یا تب جب صوفیا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صوفیا کے نام سے آگے لوکا کچھ بول ہی نہیں پایا۔اسکی پکڑ سٹیر نگ ویل پر حد سے زیادہ مظبوط ہو گئی تھی۔

"دعا کرو اس لڑکی کو کچھ نہ ہو روز نہیں تو ڈیمن نہ جانے کیا کر گزرے گا۔۔۔۔"

لوکا نے بے بسی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

فکر مت کرو کچھ نہیں کرے گا وہ لوکا میں سنبھال لوں گی اسے۔۔۔

روزلی نے مسکراتے ہوئے سوچا تبھی وہ لوگ ہاسپٹل میں پہنچے جہاں پارسا کے نازک وجود کو سٹریچر پر ڈال کر ایمرجنسی میں لے جایا جانے لگا۔

"مسٹر موریٹی پلیز آپ یہاں ویٹ کریں۔۔۔۔"

ڈیمن کو بے چینی سے ساتھ آتا دیکھ ایک ڈاکٹر نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا جسے ڈیمن نے جھٹک دیا۔

"نہیں میں اسکے ساتھ جاؤں گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز مسٹر موریٹی سمجھنے کی کوشش کریں آپ یہیں ویٹ کریں۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن اگلے ہی لمحے ڈیمن نے ڈاکٹر کو گریبان سے پکڑ لیا۔

"اسے بچاؤ ڈاکٹر کیونکہ اگر اسے کچھ ہوا تو تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اتنا کہہ کر ڈاکٹر کو جھٹکے سے چھوڑا تو ڈاکٹر جلدی سے ایمرجنسی وارڈ میں چلا گیا۔لوکا نے اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا جواب اپنے بال نوچ رہا تھا۔

"ڈیمن حوصلہ کرو یار وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔"

ڈیمن نے لوکا کا ہاتھ جھٹکا اور ان دونوں کی جانب مڑا نیلی آنکھیں اس وقت شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہاں وہ ٹھیک ہو جائے گی،اسے ٹھیک ہونا ہو گا ورنہ۔۔۔۔"

"ورنہ۔۔۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا نے گھبرا کر پوچھا تو اگلے ہی پل ڈیمن نے لوکا کی پسٹل اس سے چھین کر اپنی کن پٹی پر رکھ دی یہ دیکھ کر روزلی تڑپ کر ڈیمن کے قریب ہوئی۔

"ورنہ میں اپنی مرتی ماں سے کیا وعدہ توڑ دوں گا اور یہاں سے اسکے ساتھ میری بھی لاش نکلے گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں حیرت سے ڈیمن کو دیکھ رہے تھے جو اس وقت کوئی دیوانا ہی دیکھائی دے رہا تھا۔

"ڈیمن پاگل ہو گئے ہو کیا؟"

روزلی روتے ہوئے چلائی۔ جان سے زیادہ چاہتی تھی وہ ڈیمن کو اور اسکے جان دینے کا خیال ہی روزلی کو ختم کرنے کے لیے کافی تھا۔

"ہاں پاگل ہو گیا ہوں روزلی ڈارسن کیونکہ آج میں اسے کھونے جا رہا ہوں جسے صرف دیکھ کر مجھے اپنی یہ عذاب زندگی پر سکون لگنے لگتی ہے۔ جسکا سوچ کر ہی یہ دنیا جو میرے لیے جہنم سے بھی بدتر ہے وہ مجھے جنت لگنے لگتی ہے اور مجھے اس دنیا میں نہیں رہنا جہاں میری بیلا نہیں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن روتے ہوئے چلایا اور آج تیرہ سال کے بعد روزلی نے اس شخص کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے اسے لگا تھا کہ ڈیمن نے تمام آنسو صوفیا کی موت پر بہا دیے تھے لیکن آج اسے اس لڑکی کے لیے روتا دیکھ روزلی مکمل طور پر بکھری تھی۔

"تم ایسا مت کہو ڈیمن اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے اس سے بندوق لینے کی کوشش کی لیکن ڈیمن نے جھٹکے سے لوکا کو خود سے دور کر دیا۔

"دعا کرو لوکا دعا کرو کہ وہ بچ جائے۔۔۔"

روزلی کے ساتھ ساتھ لوکا نے بھی حیران ہو کر ڈیمن کو دیکھا کیونکہ منکر ڈیمن موریٹی اس وقت اسے دعا کرنے کا کہہ رہا تھا۔

روزلی سمجھتی تھی کہ وہ لڑکی صرف ڈیمن کا جنون ہے لیکن اسکی یہ حالت دیکھ کر روزلی کو اندازہ ہوا کہ وہ ڈیمن کے لیے صرف ایک ضد اور جنون سے بڑھ کر کئی زیادہ تھی۔

تقریباً دو گھنٹے وہ لوگ وہاں انتظار کرتے رہے تھے اور ان دو گھنٹوں میں روزلی نے پل پل ڈیمن کو مرتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ سوچ اسکے دماغ میں آ رہی تھی کہ اگر وہ لڑکی سچ میں مر گئی تو کیا ڈیمن سچ میں اپنی ماں سے کیا وعدہ توڑ کر خود کو ختم کر لے گا۔۔۔

ہاں وہ ایسا ہی کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

آواز روزلی کے دل سے آئی کیونکہ اس قدر کرب اور تکلیف میں تو روزلی نے ڈیمن کو تب بھی نہیں دیکھا تھا جب صوفیا اسکی باہوں میں دم توڑ رہی تھی۔

ڈیمن تب سے اپنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھے سر جھکا کر وہ پسٹل اپنے ماتھے سے ٹکائے بیٹھا تھا کہ جیسے ہی اس لڑکی کی موت کی خبر آئے گی وہ ایک گولی سے خود کو بھی مٹا دے گا۔

بہت سے آنسو روزلی کی آنکھوں سے بہہ نکلے کیونکہ جو ڈیمن کی آنکھوں میں اس نے دیکھا تھا وہ صرف جنون نہیں اس لڑکی کے لیے عشق تھا بے پناہ عشق وہ عشق جو روزلی ڈیمن سے کرتی تھی۔

تبھی ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا تو ڈیمن بے چینی سے اسکی جانب بڑھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شی از آل رائٹ مسٹر موریٹی خدا کا شکر ہے کہ بجلی نے انہیں جکڑنے کی بجائے جھٹکا دے کر دور اچھال دیا کیونکہ وولٹیج کافی سٹرانگ تھے اور اگر بجلی انہیں جکڑ لیتی تو ہم انہیں بچا نہیں پاتے۔۔۔ فلحال تو وہ بے ہوش ہیں لیکن ہوش میں آتے ہی آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اطمینان سے اپنی آنکھیں موند لیں اور بہت سے آنسو ان بند پلکوں سے بہہ نکلے۔روزلی نے گھائل مسکراہٹ کے ساتھ ڈیمن کو دیکھا کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ اس لڑکی کے ہوش میں آتے ہی ڈیمن کو ہر بات معلوم ہونے والی تھی اور پھر اگر ڈیمن اس پر مہربان ہوا تو اگلا دن روزلی کا اس دنیا میں آخری دن ہونا تھا۔

کیونکہ ڈیمن موریٹی کی دنیا میں موت اس کے لیے سب سے چھوٹی سزا ہونی تھی۔

پوری رات انہوں نے ہسپتال میں بیٹھ کر گزاری تھی یہ ہسپتال کے رولز کے خلاف تھا لیکن کس میں اتنی جرات تھی جو ڈیمن موریٹی کو وہاں رکنے سے روکتا۔

"پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک نرس کے آکر بتانے پر ڈیمن جلدی سے پارسا کے وارڈ کی جانب چل دیا۔اسکے چہرے کی اس خوشی کو روزلی نے گھائل مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور خود بھی اٹھ کر دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی۔

ڈیمن بہت دیر پارسا کے پاس موجود کرسی پر بیٹھ کر اسکی بند پلکوں کو دیکھتا رہا۔

"بیلا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے پکارنے ہر پارسا نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"یہ کیسے ہوا بتاؤ مجھے؟"

ڈیمن نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا لیکن پارسا ابھی بھی خاموش ہی رہی تھی۔ جبکہ دروازے کے باہر کھڑی روزلی اسکے ہونٹوں سے اپنا نام سننے کے لیے تیار تھی۔

"بتاؤ مجھے بیلا ورنہ یقین جانو اس گھر میں موجود ایک فرد کو بھی نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔"

ڈیمن کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی کیونکہ پارسا نے سہمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"آآآ۔۔۔۔آپ کے دل میں رحم نہیں ہے کیا کیوں ہر وقت سب کو مارنے کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔"

پارسا نے انتہائی ہلکی سی نم آواز میں شکوہ کیا جبکہ ڈیمن نے اس کی آواز سن کر سکون سے آنکھیں موند لیں جیسے کہ خود کو یقین دلایا ہو کہ وہ ٹھیک ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آتا مجھے رحم بیلا کسی پر نہیں آتا۔ رحم، محبت، چاہت یہ سب جذبے میرے دل میں صرف تمہارے لیے ہیں باقی سب کے لیے نفرت ہے صرف نفرت۔۔۔"

ڈیمن کے سفاکی سے کہنے پر پارسا نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"رحم کرنا سیکھیں سر جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔۔۔"

اتنا سا بول کر ہی پارسا کا سانس پھول چکا تھا اور دوائوں کے زیر اثر اسکی پلکیں پھر سے بھاری ہو رہی تھیں۔

"اگر تم نہیں چاہتی کہ میرے ہاتھوں کسی کو نقصان پہنچے تو مجھے بتا دو بیلا کہ یہ کیسے ہوا ورنہ۔۔۔"

ڈیمن نے اتنا کہہ کر اپنی مٹھیاں بہت زور سے بھینچ لیں۔ پارسا پہلے تو خاموش رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"میں نے کہا تھا کہ میں آپ کے پاس نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ اپنے ماموں کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔ لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی اسی لیے رات کا فائدہ اٹھا کر میں چھپکے سے گھر سے باہر نکلی اور سوچا کہ پچھلے دروازے سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔ لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ اس میں کرنٹ ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا تو اتنا کہہ کر خاموش ہو چکی تھی لیکن اسکی بات سن کر دروازے میں کھڑی روزلی وہیں بت بن چکی تھی۔ پارسا اچھے سے جانتی تھی کہ اسے اس دروازے تک بھیجنے والی روزلی تھی پھر اس نے ڈیمن کے سامنے اس کا نام کیوں نہیں لیا تھا۔

"لیکن جب میں نے اسے چھوا تو مجھے بہت زیادہ درد ہوا اور پھر کچھ یاد نہیں۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہا اور اپنی آنکھیں موند گئی جبکہ یہ سن کر ڈیمن جھٹکے سے اٹھا اور اپنے دونوں ہاتھ پارسا کے سر کے پاس رکھ کر اسکے قریب ہوا۔ ڈیمن کو یوں اپنے قریب دیکھ کر پارسا کی آنکھیں میں خوف اترا تھا۔

"یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی تھی بیلا اگر پھر کبھی تمہاری وجہ سے تمہیں زرا سی بھی تکلیف پہنچی ناں تو جو رحم کا لبادہ میں نے تمہارے لیے اوڑھا ہے ناں اسے بھی اتار دوں گا اور یقین جانو اس بے رحم ڈیمن کو تم دیکھنا بھی نہیں چاہو گی۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر ڈیمن اس سے دور ہوا اور پارسا کا سینے میں اٹکا سانس پھر سے بحال ہو گیا۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

"تو پھر مجھے جانے دیں سر۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے روتے ہوئے کہا۔

"کبھی نہیں بیلا کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

پارسا بے بسی سے اپنی نم آنکھیں موندتی پھر سے دوائیوں کے زیر اثر نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

روزلی پارسا اور ڈیمن کی باتیں سننے بعد سیدھا اپنے گاڑی کے پاس آئی اور تیز رفتار ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر کی جانب چل دی۔ بہت سوچنے کے بعد بھی اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی نے ڈیمن کے سامنے اس کا نام کیوں نہیں لیا تھا۔

سوچ سوچ کر اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا لیکن ابھی بھی اس لڑکی کا ارادہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

گھر پہنچتے ہی ہر چیز کو نظر انداز کرتے روزلی سیدھا اپنے کمرے کی جانب سے چل دی۔

"روزلی ڈارسن۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کی آواز پر روزلی کے چلتے ہوئے قدم رک گئے۔

"مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو لوکا۔۔۔"

روزلی اتنا کہہ کر وہاں سے جانے لگی لیکن لوکا نے اسکا ہاتھ مظبوطی سے جکڑ لیا۔

"اتنے غصے میں کیوں ہو؟ کہیں اس وجہ سے تو نہیں کہ تمہارا پلین کامیاب نہیں ہوا۔۔۔"

لوکا کی بات پر روزلی کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

لوکا کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"تم نے کسے اتنا بے وقوف سمجھا ہے مجھے یا ڈیمن کو۔دروازے پر پہرا دیتے گارڈ کو کلوروفارم سے بے ہوش کرنے والی وہ لڑکی تو ہو نہیں سکتی تھی۔وہ بے چاری بھلا کلوروفوم کہاں سے لے کر آتی تو پھر انہیں بے ہوش کرنے والا کون تھا۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کے چہرے پر خطرناک مسکراہٹ دیکھ کر روزلی مزید گھبرا گئی۔

"تم جانتے ہو لوکا میں ڈیمن کو۔۔۔"

"پاگل ہو گئی ہو کیا روز جانتی ہو اگر ڈیمن کو اس کو خبر ہوئی تو کیا حشر کرے گا وہ تمہارا۔۔۔ باپ اور بھائیوں کا انجام بھول گئی ہو کیا؟"

لوکا کے سختی سے کہنے پر روزلی کی سرمئی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"مجھے لگا تھا کہ ڈیمن کو بس اسکا جنون ہے جب وہ لڑکی نہیں رہے گی تو وہ جنون بھی ختم ہو جائے گا لیکن میں نہیں جانتی تھی کہ ڈیمن اس کو اس قدر چاہتا ہے کہ اس کے بغیر زندہ ہی نہیں رہے گا۔۔۔"

روزلی نے نم پلکوں سے لوکا کو دیکھتے ہوئے کہا تو لوکا نے اسے کندھوں سے پکڑا۔

"تم دل سے بری نہیں ہو روز میں یہ بات جانتا ہوں لیکن جو تم نے کیا ہے وہ بہت بڑا گناہ ہے جسکی ڈیمن کو خبر ہو گئی ناں تو وہ تمہیں میرے کہنے پر بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کی بات پر روزلی نے اپنا سر جھکا لیا۔

"مجھے اسکی ہر سزا قبول ہے۔۔۔۔۔"

روزلی کی بات پر لوکا مسکرا دیا۔

"سزا تو تمہیں وہ لڑکی دے گی اگر دینا چاہے گی تو رہی ان گارڈز کی بات تو انکا منہ میں نے بند کر دیا ہے وہ ڈیمن کو کچھ نہیں بتائیں گے لیکن روزلی اگر اگلی بار تم نے ایسا کچھ کیا تو تمہیں بچانے کی بجائے تمہیں سزا دینے والا میں ہی ہوں گا۔۔۔۔"

لوکا نے اتنا کہہ کر روزلی کو جھٹکے سے چھوڑا اور وہاں سے چلا گیا جب کہ روزلی وہیں کھڑی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ لوکا مر تو سکتا تھا لیکن ڈیمن کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔

"یہاں میری طرف دیکھیے۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات پر پارسا نے اسکی جانب دیکھا تو پارسا کی آنکھوں میں لائٹ مار کر معائنہ کرتے ہوئے ڈاکٹر مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب یہ بلکل ٹھیک ہیں میں ڈسچارج پیپرز تیار کروا دیتا ہوں آپ انہیں گھر واپس لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر نے ڈیمن کو دیکھ کر کہا جس نے ہاں میں سر ہلایا تبھی پارسا نے اپنی بائیں کلائی ڈاکٹر کے سامنے کی۔

"ڈاکٹر صاحب یہ آپ نے مجھے پہنایا تھا کیا اب اتر نہیں رہا۔۔۔"

پارسا نے الجھن سے اپنی کلائی پر بندھے اس سفید رنگ کی شے کو دیکھا جو ویسے تو کنگن لگ رہا تھا لیکن ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود پارسا اسے اپنی کلائی سے نہیں اتار پائی تھی کیونکہ وہ بہت زیادہ تنگ تھا اور وہ کب سے یہی سوچ رہی تھی کہ وہ اس کی کلائی پر کب اور کیسے آیا۔

"آپ جا سکتے ہیں ڈاکٹر۔۔۔"

ڈیمن کی آواز پر ڈاکٹر نے ہاں میں سر ہلایا اور کمرے سے چلا گیا۔

"یہ میں نے تمہیں پہنایا ہے بیلا اور اب یہ کبھی نہیں اترے گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات پر پارسا کے ماتھے پر بل آئے۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے ہسپتال میں رہتے ہوئے اور یہ سارا وقت ڈیمن نے ایک پل کے لئے بھی اسے تنہا نہیں چھوڑا تھا۔اسکی یہ فکر پارسا کو بہت پریشان کر رہی تھی۔

"تھینک یو سر لیکن یہ کنگن مجھے نہیں چاہیے۔۔۔"

پارسا کے منہ بنا کر کہنے پر ڈیمن کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔وہ لڑکی جسے بس ایک کنگن سمجھ رہی تھی وہ دراصل ایک ٹریکر تھا۔ڈیمن اب بلکل بھی اسکے معاملے میں لاپرواہ نہیں ہونے والا تھا۔

"چاہو یا نہ چاہو تمہیں اب یہ پہننا ہے۔۔۔۔"

پارسا کا منہ مزید برا بن گیا۔

"آپ کو پتہ ہے آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔۔۔"

پارسا کے نم آنکھوں سے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔

"جانتا ہوں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر کے بعد ہی پارسا کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور ڈیمن کافی زیادہ سیکیورٹی کے ساتھ اسے اپنے گھر واپس لے کر آیا تھا جیسے وہ بہت ہی قیمتی خزانہ ہو جسے کوئی بھی اس سے چرا سکتا تھا۔

"چلو بیلا گھر آ گیا۔۔۔"

گھر پہنچ کر ڈیمن نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو پارسا انکار میں سر ہلانے لگی۔

"نہیں سر یہ میرا گھر نہیں ہے پلیز مجھے اپنے گھر جانے دیں اپنے ماموں کے پاس۔۔۔"

پارسا کی ہمیشہ والی ضد پر ڈیمن نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چل رہی ہو یا اٹھا کر لے جاؤں؟"

ڈیمن کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی کیونکہ پارسا فوراً ہی گاڑی سے نکل کر سیدھا اپنے کمرے کی جانب چل پڑی تھی۔اس کے کمرے میں آتے ہی دو ملازمائیں آ کر اسے ٹھیک سے بیڈ پر لیٹانے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز آپ ایسا مت کریں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

پارسا نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم ٹھیک نہیں آج سے یہ دونوں ہر وقت تمہارے ہر کام کیلئے تیار رہیں گی تمہاری جو بھی خواہش ہو گی وہ پلک جھپکتے ہیں پوری کی جائے گی لیکن بیلا۔۔۔۔"

ڈیمن جو سینے پر ہاتھ باندھے دروازے میں کھڑا یہ بات کہہ رہا تھا ایک پل کو رکا تو پارسا نے سہم کر اسے دیکھا۔

" کبھی ایسی بیوقوفی دوبارہ مت کرنا ورنہ تم جانتی نہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

ڈیمن اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا اور پارسا کی پلکیں نم ہو گئیں۔

"میم آپ کو کچھ چاہیے؟"

پارسا کے انکار میں سر ہلانے پر ملازمہ بھی وہاں سے چلی گئی اور اس کے جاتے ہی پارسا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری مدد کریں یااللہ پاک میں یہاں نہیں رہ سکتی مجھے اس قید سے نکال دیں بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔۔۔"

پارسا نے نم آنکھوں سے التجا کی اور آنکھیں موند گئی۔کچھ دیر کے بعد ہی اسے ایسا لگا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور روزلی کو دیکھا جو دروازے میں کھڑی اڈے دیکھ رہی تھی۔

اسے دیکھتے ہی پارسا سہم کی اٹھ بیٹھی۔

"تک۔۔۔کیوں آئی ہو تم یہاں چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

پارسا نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے کہا لیکن آواز سے خوف صاف چھلک کر رہا تھا۔

"چلی جاؤں گی بس میرے ایک سوال کا جواب دے دو۔۔۔"

روزلی اسکے قریب آئی تو پارسا اس سے سہم کر دور ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بری ہو بہت بری۔۔۔۔میں نے تم پر بھروسہ کیا اور تم نے۔۔۔۔"

پارسا نے روتے ہوئے کہا تو روزلی اپنی ہی جگہ پر رک گئی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم بہت بری ہوں میں اور مجھ جیسے برے انسان کو بری سے بری سزا ملنی چاہیے تو پھر تم نے مجھے سزا سے کیوں بچایا؟ بولو کیوں جھوٹ بولا تم نے ڈیمن کو۔۔۔؟"

روزلی نے بے چینی سے پوچھا ایک ہفتے سے پارسا کی اس حرکت نے روزلی کو چین سے سونے بھی نہیں دیا تھا۔

"کیونکہ اگر میں انہیں بتا دیتی تو باقی سب کی طرح وہ آپ کو بھی بہت زیادہ مارتے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ میری وجہ سے کسی کو تکلیف ہو۔۔۔"

اتنے عرصے میں پارسا اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ ڈیمن اسکو چھونے والے کا بھی بہت برا حال کرتا ہے تو پھر یہ سچائی جان کر وہ نہ جانے روزلی کے ساتھ کیا کرتا اسی لئے پارسا نے اس سے یہ سچ چھپایا تھا۔

"کیوں نہیں چاہتی تھی تم کہ مجھے تکلیف ہو۔میں نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تو کیوں بچانا چاہتی تھی تم مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی اچانک ہی آگے بڑھ کر غصے سے پوچھنے لگی تو پارسا سہم کر اس سے دور ہو گئی۔

"کیونکہ میری وجہ سے کسی کو تکلیف ہونے پر وہ تکلیف مجھے ہوتی۔۔۔"

پارسا کی بات پر روزلی کی پلکیں نم ہو گئیں اور اس نے حیرت سے پارسا کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"ٹھیک کہا تھا ڈیمن نے میں تمہارے سائے کی برابری بھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

روزلی کی بات پر پارسا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"جی؟"

پارسا کی معصومیت پر روزلی مسکرا دی۔

"میں جانتی ہوں جو میں نے کیا تھا وہ قابل معافی تو نہیں لیکن کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

روزی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بہت زیادہ امید سے پوچھا اور اس کی یہ امید دیکھ کر پارسا کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں نے آپ کو معاف کیا لیکن پلیز اب آپ کبھی میرے پاس مت آنا۔۔۔"

پارسا کے ڈرنے پر روزلی مسکرا دی۔

"non preoccuparti angelo carino non ti farò mai del male perché sei la vita di damon e lui è la mia vita."

(فکر مت کرو پیاری پری میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں پہنچاؤں گی کیونکہ تم ڈیمن کی زندگی ہو اور میری زندگی ہے)

روزلی اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ اسکا کہا ایک ایک لفظ پارسا کے سر سے گزر گیا تھا۔

"وہاب تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے۔۔۔"

وہاب صاحب اپنے دوست کی آواز پر اپنا کام چھوڑ کر جلدی سے اس کی جانب چل دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا؟"

وہاب صاحب کے بے چینی سے پوچھنے پر ان کا دوست مسکرا دیا۔

"یہ رہا تمہارا امریکہ کا وزٹ ویزہ اور یہ رہی تمہاری دو دنوں کے بعد کی ٹکٹ۔اب تم جا کر اپنے بچوں کو ڈھونڈو اور پریشان رہنا چھوڑ دو۔۔۔"

کچھ چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑ کر وہاب صاحب کی پلکیں نم ہو گئیں۔

"بہت شکریہ دوست تم جانتے نہیں تم نے میری کتنی بڑی پریشانی حل کر دی ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاب صاحب کی بات پر انکے دوست نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا۔

"آخر دوست ہوتے کس لیے ہیں۔۔۔ خیر سے جاؤ خیر سے آؤ،اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تو ان کا دوست ہوں وہاں سے چلا گیا۔وہاب صاحب نے نم آنکھوں سے ان کاغذات کو دیکھا۔

"میں آرہا ہوں میرے بچو تم دونوں کو ڈھونڈ کر رہوں گا میں۔۔۔"

وہاب صاحب نے اعتماد سے کہا اور اپنے آنسو پونچھتے ہوئے آسمان کو دیکھنے لگے۔

"یا اللہ میرے بچوں کی حفاظت کرنا۔۔۔"

انہوں نے دل سے التجا کی لیکن وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ وہاں کتنی ہی مشکلات انکا انتظار کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن پارسا کے پاس سے سیدھا لوکا کے پاس آیا۔ایک ہفتے تک تو پارسا کی پریشانی میں اس نے اس بات کو نظر انداز کیا تھا لیکن اب وہ جاننا چاہتا تھا کہ سیکیورٹی کے باوجود پارسا گھر سے نکلنے میں کامیاب کیسے ہوئی۔۔۔

"لوکا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے پکارنے پر لوکا اس کی جانب مڑا۔

"وہ گارڈز کہاں ہیں جن کی ہال کے دروازے پر ڈیوٹی تھی؟"

ڈیمن کا غصہ دیکھ کر لوکا نے گہرا سانس لیا۔

"میں نے ان سے پوچھ تاچھ کی ہے ڈیمن لیکن ان کا کہنا ہے کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ پارسا کب ان کے پاس سے چلی گئی۔۔۔"

یہ سن کر ڈیمن نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"نشہ کر کے ڈیوٹی دے رہے تھے کیا وہ دونوں۔۔۔لوکا مجھے وہ تہ خانے میں چاہیں ان کی لاپرواہی کی وجہ سے میں اسے کھو دینے والا تھا۔"

لوکا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"فکر مت کرو ڈیمن ایسا ہی ہو گا لیکن فلحال مجھے کچھ اور زیادہ پریشان کر رہا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کی بات پر ڈیمن کے ماتھے پر بل آئے۔

"ہمیں مارشل کو مروائے اتنا عرصہ ہو گیا ہے لیکن ان لوگوں کی طرف سے کوئی خاص ردعمل ہی نہیں یہاں تک کہ ابھی تک انہوں نے کوئی نیا کاپو بھی نہیں بنایا اسکا مطلب۔۔۔۔۔"

"اس کا مطلب کوئی اور ہے جو چھپ کر شاکا گو مافیا کو لیڈ کر رہا ہے۔۔۔۔"

ڈیمن نے لوکا کی بات کاٹ کر کہا تو لوکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور یہ جو کوئی بھی ہے ڈیمن اس میں اتنی طاقت ضرور ہے کہ وہ کسی اور کو کاپو بننے نہیں دے رہا۔۔۔"

ڈیمن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"فکر مت کرو لوکا جلد ہی ہم اسکا پتہ بھی لگوا لیں گے لیکن فلحال میں ان گارڈز کو سخت سے سخت سزا دینا چاہتا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے گہرا سانس لیا۔روزلی کی سچائی چھپا کر اسے لگ رہا تھا کہ وہ ڈیمن کو دھوکہ دے رہا ہے۔

"ٹھیک ہے ڈیمن میں خود انہیں تہ خانے میں ڈال کر سزا دوں گا تم مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو ناں؟"

ڈیمن نے ہلکا سا مسکرا کر اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔

"پوری دنیا میں صرف تم پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔۔"

لوکا بھی اسکی بات پر مسکرا دیا۔اس وقت وہ اسکا بچپن کا دوست ڈیمن تھا۔

"تو تمہاری لڑکی کا کیا بنا تم سے شادی کے لیے مانی یا نہیں؟"

پارسا کے ذکر پر ہی ایک مسکراہٹ ڈیمن کے ہونٹوں پر ٹھہر گئی۔

"نہیں۔۔۔"

لوکا نے حیران ہو کر ڈیمن کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن کیوں؟آخر کون سی لڑکی ہو گی جو حد سے زیادہ امیر اور ہینڈسم مرد کو منع کرے گی۔۔؟"

لوکا کے سوال پر ڈیمن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"میری بیلا۔۔۔۔"

"لیکن کیوں؟"

لوکا نے الجھ کر پوچھا۔

"کیونکہ اسکے خدا کا حکم ہے کہ وہ صرف ایک مسلمان سے شادی کر سکتی ہے۔۔۔"

یہ سن کر لوکا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"بس اتنی سی وجہ۔۔۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اپنی نیلی آنکھوں سے لوکا کی جانب دیکھا۔

"اسکے لیے یہ وجہ زندگی سے بڑھ کر ہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر ڈیمن وہاں سے چلا گیا اور لوکا ابھی تک اس عجیب سی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا جسکا نام پارسا تھا۔

پارسا بے بسی سے کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر باہر بنے خوبصورت لان کو دیکھ رہی تھی۔اسے لگنے لگا تھا کہ وہ کوئی چڑیا جسے ایک سونے کے پنجرے میں قید کیا گیا ہے۔وہ پنجرا ہے تو بہت خوبصورت لیکن ہے تو ایک پنجرا ہی ناں جس میں کوئی بھی رہنا پسند نہیں کرتا۔

"ہائے پریٹی اینجل۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے عقب سے آنے والی آواز پر پارسا گھبرا کر پلٹی۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

پارسا نے روزلی کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سے باتیں کرنے آئی ہوں مجھے لگا تم اکیلے رہ کر بور ہو گئی ہو گی تو کیوں ناں ہم ایک دوسرے کی تنہائی بانٹ لیں۔۔۔؟"

روزلی کے پوچھنے پر پارسا نے انکار میں سر ہلایا۔

"دیکھو میں جانتی ہوں کہ میرا پہلا امپریشن بہت برا تھا لیکن تم نے مجھے معاف تو کر ہی دیا ہے تو پھر سے بھروسہ بھی کر لو۔۔۔"

پارسا نے پھر سے انکار میں سر ہلایا۔

"معاف کرنا آسان ہوتا ہے لیکن بھول کر بھروسہ کرنا بہت زیادہ مشکل۔۔۔"

روزلی نے گہرا سانس لے کر ہاں میں سر ہلایا۔

"جانتی ہوں۔۔۔۔لیکن اپنا بھروسہ قائم کرنے کے لیے میں کچھ بھی کروں گی کہو تو جا کر اسی گیٹ کر چھو لوں؟"

Posted On Kitab Nagri

روزلی کے پوچھنے پر پارسا نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"اگر تمہاری خاموشی کا مطلب ہاں ہے تو میں جا کر زرا گیٹ کو ہاتھ لگا کر تمہارا درد محسوس کرتی ہوں۔۔۔۔ "

روزلی نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا تو پارسا گھبرا کر اس کے قریب ہوئی۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔"

روزلی مسکرا کر اسکی جانب مڑی۔

"ٹھیک ہے پھر بھروسہ مت کرو لیکن مجھے بھروسہ قائم کرنے کا ایک موقع تو دے سکتی ہو ناں؟"

روزلی کہ بہت امید سے پوچھنے پر پارسا کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی پھر بہت سوچ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"فینٹاسٹک۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے مسکرا کر کہا تبھی ایک میڈ دروازہ کھٹکھٹا کر کمرے میں داخل ہوئی۔

"میم ڈیمن سر آپ کو کھانے کے لیے بلا رہے ہیں۔۔۔"

میڈ نے پارسا سے کہا۔

"مجھے نہیں جانا۔۔۔"

"تم چلو ہم آتے ہیں۔۔۔"

روزلی نے پارسا کی بات کاٹ کر کہا تو پارسا منہ بنا کر اسے دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم منع کرو گی تو کیا وہ تمہیں اکیلا چھوڑ دے گا؟ جانتی تو ہو اس کی ضد کو کسی نہ کسی طرح سے تمہیں اپنے ساتھ کھانا کھانے پر مجبور کرے گا تو مجبور ہونے کی بجائے شرافت سے چل پڑو ناں۔۔۔"

پارسا روزلی کی بات پر خاموش ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں ایسا کیوں کروں مجھے یہاں نہیں رہناڈیمن سر سمجھتے نہیں۔۔۔"

پارسا نے بے بسی سے روتے ہوئے کہاتوروزلی آگے ہوئی اوراپنے ہاتھ پارسا کے کندھے پر رکھے۔

"تم اپنی طاقت سے خود واقف نہیں ہو پریٹی اینجل۔۔۔ڈیمن کے لیے تم صرف ایک ضد نہیں ہو جان سے زیادہ چاہتا ہے وہ تمہیں۔۔۔"

روزلی نے مسکراتے ہوئے کہالیکن اس مسکراہٹ کے پیچھے بے پناہ درد چھپا تھا۔

"لیکن میں ان کی نہیں ہو سکتی۔۔۔"

پارسا نے بے بسی سے کہا۔

"تواسے دیکھاؤ اینجل کہ تم اس سے بلکل الگ ہو تا کہ اس کے پاس دو ہی راستے رہیں یا تم سے دور جانا یا تمہارے جیسا بننا۔۔۔"

روزلی کی بات پر پارسا خاموش ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب نیچے چلو پریٹی اینجل اور اسے دیکھاؤ کہ تم کمزور نہیں ہو بلکہ تمہارا ایمان تمہاری طاقت ہے پھر دیکھنا ڈیمن اس طاقت کے سامنے جھک جائے گا اور وہ تمہاری جیت ہو گی۔۔۔۔"

روزلی کی بات پر پارسا نے نم پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تو کیا وہ مجھے آزاد کر دیں گے؟"

روزلی نے کچھ دیر سوچا پھر مسکرا دی۔

"ہاں ہو سکتا ہے وہ تمہیں آزاد کر دے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود اس قید سے آزاد ہو جائے جو اسے خود بھی نظر نہیں آتی۔۔۔۔"

پارسا نے نا سمجھی سے روزلی کو دیکھا۔

"سمجھ جاؤ گی تم کبھی میری یہ بات خیر ابھی نیچے چلتے ہیں اس سے پہلے کہ ڈیمن خود یہاں پر آ جائے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے ہاں میں سر ہلا کر اپنا حجاب ٹھیک کیا اور روزلی کے ساتھ اس بڑے سے ڈائنگ ہال میں آگئی جہاں وسیع میز پر دنیا جہان کا کھانا پڑا تھا۔

"بیٹھو بیلا۔۔۔۔"

ڈیمن کے کہنے پر پارسا میز کے دوسرے کونے پر بیٹھ گئی اور خاموشی سے سر جھکا کر اپنے ہاتھ مسلنے لگی جبکہ روزلی اسے وہاں چھوڑ کر جا چکی تھی۔

"اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے سنجیدگی سے کہا اور سامنے پڑے کھانے کو طائرانہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"فکر مت کرو آج کھانے میں ایسا کچھ بھی نہیں جسے نہ کھانے کا تمہیں حکم ملا ہے۔۔۔۔"

"شکریہ سر۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے سنجیدگی سے کہا اور سامنے پڑے فرائڈ رائس پلیٹ میں ڈال کر کھانے لگی۔وہ بس جلدی سے کھانا کھا کر یہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن یہ اسکا خواب ہی تھا کیونکہ جیسے ہی کھانا کھا کر وہ اٹھی ڈیمن کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

"ابھی بیٹھو بیلا ابھی مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

پارسا گہرا سانس لے کر وہاں بیٹھ گئی اور اضطراب سے اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"خوش کیوں نہیں ہو تم کیا چاہتی ہو بیلا؟"

ڈیمن کے سوال پر پارسا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں اپنے ماموں کے پاس۔۔۔"

"اسی ماموں کے پاس جس کے بیٹے نے تمہارے ساتھ وہ سلوک کیا تھا؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے سوال پر پارسا کا سر شرمندگی سے جھک گیا اور بہت سے آنسو اس کی پلکوں سے بہہ نکلے۔

"میرے ماموں ویسے نہیں ہیں وہ بہت زیادہ اچھے ہیں پر مجھے اس شخص کے بارے میں بات نہیں کرنی۔۔۔"

پارسا نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

"لیکن میں نہیں چاہتا بیلا کہ تم یہاں سے جاؤ میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ میرے پاس رہو میری ہو کر۔۔۔"

"یہ ممکن نہیں ہے سر۔۔۔۔"

پارسا نے روتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں ممکن نہیں؟"

"اس سوال کا جواب میں آپ کو کئی بار دے چکی ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے سختی سے کہنے پر ڈیمن اپنی جگہ سے اٹھا اور پارسا کے پاس آ کر اپنے دونوں ہاتھ اسکی کرسی کی پشت پر رکھتے ہوئے اسکے قریب ہوا تو پارسا سہم کر اپنی آنکھیں میچ گئی۔

"تم جانتی بھی ہو کہ میری بیوی بن کر تمہاری زندگی کیسی ہو گی؟ کبھی سوچا ہے کہ ایک ملکہ کی طرح زندگی گزارنا کیسا ہو سکتا ہے؟"

ڈیمن نے اسکی لرزتی پلکوں کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے ملکہ بننے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔"

پارسا کے سختی سے کہنے پر ڈیمن قہقہے لگا کر ہنسنے لگا اور اس سے دور ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب تم جانتی ہی نہیں کہ ملکہ کی زندگی کیسی ہوتی ہے تو تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تمہیں میری ملکہ بننے میں دلچسپی نہیں۔۔۔۔"

ڈیمن نے ایک دلکش آواز میں کہا جبکہ پارسا اب الجھن سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ چاہتے کیا ہیں؟"

پارسا نے اکتا کر پوچھا۔

"ایک موقع۔۔۔"

"موقع؟"

پارسا نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں بیلا ایک موقع، تمہاری زندگی کے دس دن جن میں میں تمہیں یہ دکھاؤں گا کہ میری ملکہ کی زندگی کیا ہو سکتی ہے اس کے بعد دیکھیں گے کہ تمہارا جواب کیا ہوتا ہے۔۔۔"

ڈیمن کے بھرپور اعتماد پر پارسا اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"میرا جواب پھر بھی انکار ہی ہو گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"بہت یقین ہے تمہیں ؟اسی طرح مجھے بھی یقین ہے بیلا کہ جو دنیا میں تمہیں دیکھاؤں گا اسے دیکھنے کے بعد تم میری ہو کر ہی رہو گی۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پارسا ابھی بھی انکار میں سر ہلا رہی تھی۔

"اسکا مطلب تم ڈرتی ہو بیلا کہ دنیا کی رنگینی تمہارے ایمان پر بھاری پڑھ جائے گی۔۔۔"

پارسا نے فوراً انکار میں سر ہلا یا۔

"تو ثابت کرو،اپنے دس دن مجھے دینے کے بعد انکار کر کے ثابت کر دینا کہ میں غلط ہوں لیکن بیلا ان دس دنوں میں ایک بار بھی یہاں سے جانے کا ذکر نہیں کرو گی تم۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا انکار کرنا چاہ رہی تھی اسے بتانا چاہ رہی تھی کہ اسکے ایمان کو کسی امتحان سے گزرنے کی ضرورت نہیں پھر روزلی کی بات اسے یاد آئی کہ اسے ڈیمن کو اپنی اہمیت دیکھائی تھی اسے ثابت کرنا تھا کہ وہ اس سے الگ ہے۔۔

"اور اگر میرا جواب پھر سے انکار ہوا تو؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے سوال پر ڈیمن نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اگر دس دنوں کے بعد بھی میرا جواب انکار ہوا تو وعدہ کریں کہ آپ مجھے یہاں سے جانے دیں گے۔۔۔"

پارسا کی مانگ پر ڈیمن خاموشی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا جسے دیکھ کر ہی ڈیمن کو دنیا کتنی حسین لگ رہی تھی۔وہ اسے کبھی بھی خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے یہ موقع چاہیے تھا کسی بھی حال میں۔

"ٹھیک ہے بیلا میں وعدہ کرتا ہوں کہ دس دن کے بعد بھی تمہارا جواب انکار ہوا تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا لیکن یقین کرو بیلا تمہارا جواب انکار نہیں ہو گا۔۔۔"

ڈیمن نے مسکراتے ہوئے بھرپور اعتماد سے کہا جبکہ اسکا وعدہ سن کر پارسا بھی مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ بھی یقین کریں سر میرا جواب انکار ہی ہو گا۔۔۔"

پارسا نے بھی بھرپور اعتماد سے کہا۔ڈیمن کو اپنی دولت اور تعیشات پر پورا یقین تھا کہ کوئی بھی اس سے منہ نہیں پھیر سکتا تھا جو ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور پارسا کو اپنے ایمان پر پورا یقین تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ کس کا یقین ٹوٹنا تھا۔

"لوکا۔۔۔۔۔"

پارسا کو دیکھتے ہوئے ڈیمن نے لوکا کو پکارا جو تھوڑی دیر کے بعد ہی وہاں پر آیا تھا۔۔

"ہاں ڈیمن۔۔۔۔"

"سب تیار کرو کل ہم اٹلی جا رہے ہیں؟"

پارسا نے اس بات پر گھبرا کر ڈیمن کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اٹلی؟"

"ہاں بیلا وہاں جہاں کا میں بادشاہ ہوں اور جہاں تمہیں یہ احساس ہو گا کہ ایک ملکہ ہونا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ سن کر پارسا مزید گھبرا گئی۔وہ یہاں سے نہیں جانا چاہتی تھی اگر اس کے ماموں یہاں اسے لینے آجاتے اور وہ یہاں نہیں ہوتی تو۔

"لل۔۔۔۔لیکن میں اٹلی کیسے جاسکتی ہوں میرے پاس ویزہ۔۔۔۔۔"

"میرے ساتھ ہوتے ہوئے تمہیں کبھی بھی کسی چیز کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں بیلا۔۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا اور پارسا اپنے ہاتھ بے چینی سے مسلنے لگی۔وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی لیکن اسے یہ چیلنج جیتنا تھا کیونکہ یہی اسکی آزادی کا واحد زریعہ تھا۔

🔥🔥🔥🔥

ریمو مسکرا کر اپنے سامنے ڈانس کرتی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو نیم برہنہ حالت میں اپنی ادائیں دیکھانے میں مصروف تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو اسے ناچنا کہتے ہیں اس سے بہتر تو میں کر لوں۔۔۔۔"

ریمو نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ لڑکی گھبرا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری جان ایسے مردوں کو نہیں لبھایا جاتا کل تک ٹھیک سے ادائیں نہ دیکھائیں تو ادائیں دیکھانے کے لیے یہ خوبصورت ٹانگیں ہی نہیں رہیں گی۔۔۔"

ریمو کے سفاکی سے کہنے پر وہ لڑکی سہم کر رونے لگی۔ ریمو نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور کمرے میں داخل ہوئے چارلز کو اپنے پاس بلایا۔

"ڈیمن کی اس لڑکی کا کیا بنا؟ لگتا ہے بوڑھا ہو جاؤں گا میں اس کے انتظار میں۔۔۔"

ریمو کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر چارلز گھبرا گیا۔

"باس ڈیمن سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتا ہے ایک پل کے لیے بھی اسے تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ سن کر ریمو نے اپنے دانت کچکچائے۔

"کچھ بھی کرو مجھے وہ لڑکی اپنے پاس چاہیے۔۔۔"

ریمو کے ضدی انداز میں کہنے پر چارلز پریشان ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن کیسے باس۔۔۔؟"

ریمو کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"موقع صرف ایک موقع۔۔۔۔"

ریمو نے اتنا کہہ کر گہرا سانس لیا۔

"چھپ چھپا کر سائے کی طرح ساتھ رہو ان کے وہ لڑکی ضرور ایک موقع دے گی اور وہی موقع ہمیں نہیں چھوڑنا۔۔۔۔"

چارلز نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

"بہت امید ہے مجھے چارلز تم سے وہ امید مت توڑنا ورنہ تم جانتے نہیں کہ میں امید توڑنے والوں کا کیا حال کرتا ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو کے دھمکانے پر چارلز نے گھبرا کر ہاں میں سر ہلایا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس لڑکی کے ملنے پر ریمو نے اسکا کیا حال کرنا تھا۔

اگلے دن ہی ڈیمن نے پارسا کو اپنے ساتھ اٹلی چلنے کا کہا تھا۔پارسا جانا تو نہیں چاہ رہی تھی لیکن وہ مجبور تھی اسے کسی بھی حال میں آزاد ہونا تھا۔اپنی دنیا میں جانا تھا۔

پارسا کو جب پتہ لگا کہ وہ پلین سے جا رہے ہیں تو وہ مزید پریشان ہو گئی کیونکہ اسے جہاز سے ڈر لگتا تھا۔یہ ہوائی جہاز اس سے بہت زیادہ الگ تھا جس سے وہ امریکہ آئی تھی کیونکہ اس ہوائی جہاز میں بس وہ ڈیمن،روزلی اور لوکا ہی مسافر تھے اور جہاز اندر سے ایسے لگتا تھا جیسے کہ کوئی ہوٹل ہو۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تقریباً بارہ گھنٹے کی فلائٹ کے بعد وہ اٹلی کے شہر وینس پہنچے تھے اور ائیر پورٹ سے نکل کر شہر میں داخل ہو کر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

وہ سب تھا ہی اتنا خوبصورت۔ سڑکوں کی جگہ وہاں پر پانی تھا اور گاڑیوں کی جگہ کشتیاں۔ یہاں تک کہ رنگ برنگے خوبصورت گھر بھی پانی پر تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ پورا شہر ہی پانی پر تیر رہا ہو۔۔۔

پارسا حیرت سے آنکھیں پھاڑے ہر چیز کی خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی۔ یہاں تک کہ اسے یہ بھی خیال نہیں رہا کہ وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے پانی میں گرنے والی تھی ہوش تو اسے تب آیا جب ڈیمن نے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھ کر اسے گرنے سے روکا تھا۔

"دھیان سے بیلا میں نہیں چاہوں گا کہ صرف وینس کی ایک جھلک دیکھ کر ہی تم گر جاؤ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے مسکرا کر کہنے پر پارسا نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔ لیکن وہ بھی کیا کرتی وہ پریوں سی دنیا تھی ہی اتنی خوبصورت۔

وہ لوگ ایک کشتی میں بیٹھ کر شہر کے سب سے خوبصورت ہوٹل میں آئے لیکن حیرت کی بات تو یہ تھی کہ وہ ہوٹل مکمل طور پر خالی تھا۔

اپنے کمرے میں آ کر پارسا نے باہر موجود بالکونی کو دیکھا تو مسکرا کر اس طرف چل دی۔ وسیع بالکونی خوبصورت کرسیوں اور پھولوں سے سجی ہوئی تھی جبکہ سامنے ہی افق میں ڈوبتا سورج اس خوبصورت شہر کو لال روشنی دے کر مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

"تو کیسا لگا تمہیں ہمارا اٹلی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے پیچھے سے روزلی کی آواز سن کر پارسا اسکی جانب مڑ کر مسکرا دی۔

"بہت زیادہ خوبصورت ہے آپکا ملک۔۔۔"

پارسا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا حجاب اتار کر وضو کی غرض سے اپنے بازو فولڈ کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"واؤ یار کتنے خوبصورت بال ہیں تمہارے انہیں چھپا کر کیوں رکھتی ہو۔۔"

روزلی نے اسکی کمر پر پھیلے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کیچر میں بندھے اپنی خوبصورتی بیان کر رہے تھی۔ پارسا نے مسکرا کر روزلی کو دیکھا۔

"کیونکہ عورت ایک خزانہ ہوتی ہے جسے چھپا کر رکھنا پڑتا ہے اگر ہم اسے کھلا چھوڑ دیں تو بہت سی غلیظ نظریں اس خزانے پر اٹھنے لگتی ہیں۔۔۔"

پارسا نے مسکراتے ہوئے روزلی کو بتایا جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"واؤ اتنی اچھی باتیں کیسے کر لیتی ہو تم؟"

روزلی نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں وہی کہتی ہوں جو مجھے میرے مزہب نے سکھایا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اسکی بات پر گہری ہو گئی۔

"اور ویسے بھی پردہ ہمارے اللہ کا حکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری اپنی حفاظت ہوتا ہے۔۔۔"

اچانک ہی پارسا کو ایک خیال آیا تو وہ مسکرا کر روزلی کے پاس آئی۔

"آپ ٹرائے کرو گی حجاب؟"

"میں؟"

روزلی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں پھر اسے نے کندھے اچکا کر ہاں میں سر ہلایا تو پارسا مسکرا کر اپنا حجاب اور ابایا پکڑ لائی۔

پہلے اس نے روزلی کو وہ کالے رنگ کا عبایا پہنایا اور پھر اس کے لال بالوں کو باندھ کر نفاست سے اسکا حجاب کرنے لگی۔

"آئینہ دیکھیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے کہنے پر روزلی نے مڑ کر آئینہ دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کیونکہ اس حلیے میں وہ حد سے زیادہ پیاری اور معصوم لگ رہی تھی۔

"اومائے گاڈ مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں اتنی زیادہ پیاری ہوں تمہاری طرح ہی کیوٹ سی لگ رہی ہوں ناں۔۔۔"

روزلی نے حجاب کو چھوتے ہوئے کہا تو پارسا مسکرا دی۔

"یہ پردے کا نور ہے۔۔۔"

روزلی مسکرا کر پارسا کی جانب مڑی اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ پارسا کی آنکھیں اسکی حرکت پر حیرت سے پھیل گئیں۔

"تم بہت زیادہ اچھی ہو پریٹی اینجل مجھے اپنی آخری سانس تک افسوس رہے گا کہ میں نے تمہارے ساتھ وہ سلوک کیا پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔"

پارسا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے آپ کو تب ہی معاف کر دیا تھا جب آپ نے مجھ سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔"

"تو کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟"

روزلی نے اسکے ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو پارسا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تھینک یو سو مچ۔۔۔"

پارسا نے وقت دیکھا اور وضو کر کے نماز پڑھنے چلی گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ اور روزلی کتنی ہی دیر بیٹھ کر باتیں کرتی رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

کافی باتیں کرنے کے بعد پارسا کے گھبرا کر پوچھنے پر روزلی مسکرا دی۔

"ہاں ضرور۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ ڈیمن سر سے پیار کرتی ہیں؟"

روزلی نے پہلے حیرت سے پارسا کو دیکھا پھر اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے دور موجود کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"تمہیں کیسے پتہ یہ بات؟"

"آپ کی آنکھوں میں دکھتا ہے۔"

پارسا نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا۔روزلی نے ایک گھائل مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

"ہاں کرتی ہوں بہت زیادہ کرتی ہوں اور تب سے کرتی ہوں جب صرف چودہ سال کی تھی لیکن اس نے کبھی مجھے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔"

روزلی کی آواز میں بہت زیادہ دکھ تھا جو پارسا کو بھی دکھی کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم سوری میری وجہ سے وہ آپ سے دور ہوئے لیکن یقین جانیں میں انکا ساتھ اپنے لیے نہیں چاہتی کیونکہ ہم ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

"جانتی ہوں لیکن وہ یہ نہیں جانتا یا شائید جانتے ہوئے سمجھنا نہیں چاہتا۔۔۔۔"

روزلی نے دکھ سے کہا۔

"اس نے زندگی میں جس سے بھی پیار کیا ہے اینجل اس نے اسے کھو دیا اب وہ تمہیں بھی کھونا نہیں چاہتا شائید اسی لیے تمہیں پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔۔"

پارسا کی آنکھیں اس بات پر بھیگ گئیں اور اس نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔

"انہوں نے غلط انسان کو چن لیا روز میرے اور ان کے راستے اس جہان میں ہی نہیں اگلے جہان میں بھی جدا ہیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ یہ نہیں سمجھتا۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"تم اس کے لیے بیلا ہو اینجل آج تک کوئی بھی لڑکی اس کے لیے بیلا نہیں ہوئی میں بھی نہیں۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے روزلی کو دیکھا۔

"بیلا کا کیا مطلب ہوتا ہے؟"

"بیلا ہماری زبان میں خوبصورت لڑکی کو کہتے ہیں۔۔۔۔"

یہ سن کر پارسا مزید پریشان ہو گئی۔ آخر یہ شخص کیوں اسے گناہ گار کرنے پر تلا ہوا تھا۔ پارسا نے بے بسی سے اپنے ہاتھ مسلے۔

آپ دلوں کے حال سے واقف ہیں یا اللہ پاک میں نے ایسا نہیں چاہا کبھی نہیں چاہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے دل میں دعا کی۔ایک خوف اسکے دل میں بیٹھا تھا کہ ڈیمن کا اس سے محبت کرنا اسکا ہی گناہ تھا لیکن وہ کیا کرتی نہ تو وہ اس سے دور بھاگ سکتی تھی نہ ہی کوئی اسکی مدد کرتا تھا وہ تو بس ڈیمن کے ایک سونے کے پنجرے میں قید پرندے کی مانند تھی جسے اڑنے کی آزادی بھی اسکے گلے میں قید کی رسی ڈال کی دی جا رہی تھی۔

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر پارسا خیالوں کی دنیا سے باہر آئی اور جلدی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک سے لیا۔

"یس؟"

روزلی کے پوچھنے پر کسی نے عجیب سی زبان میں کچھ کہا۔

"چلو میڈم تمہارا بلاوا آ گیا ہے ڈیمن تمہیں کھانے کے لیے بلا رہا ہے۔۔۔"

ڈیمن کے ذکر پر ہی پارسا کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔وہ اس شخص کے ساتھ ایک پل بھی نہیں گزارنا چاہتی تھی لیکن کیا کرتی اس کے پاس کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں آئے ملازموں کے ساتھ نیچے بڑھے سے ہال میں چلی گئی جہاں ڈائنگ ٹیبل پر ڈیمن پہلے سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پورا ہال گولڈن ڈیکوریشن سے سجا ہوا تھا اور ایک کونے میں آدمی ہاتھ میں وائلن پکڑے میٹھی دھن بجا رہا تھا۔

پارسا خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی جو دو لوگوں کے لحاظ سے بہت ہی زیادہ تھا اور حد سے زیادہ مزے کا تھا جبکہ ڈیمن بس خاموشی سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں کیسا لگا وینس؟"

"بہت اچھا۔۔۔"

پارسا نے سر اٹھائے بغیر سنجیدگی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی تو تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں بیلا ایک بار صبح ہونے دو پھر دیکھنا کہ اٹلی مشہور کیوں ہے۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا پارسا خاموشی سے اپنا سر جھکا کر کھانا کھانے لگی پھر کچھ سوچ کر ڈیمن کو دیکھا۔

"آپ نے کہا تھا کہ آپ میری کوئی بھی خواہش پوری کریں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"آزمائش شرط ہے بیلا۔۔۔"

پارسا نے کھانا چھوڑا اور اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"ایک بار میری بات میرے ماموں سے کروادیں۔۔۔"

پارسا کی مانگ پر ڈیمن کے ماتھے پر بل آ گئے۔ وہ نہ تو خود اسے وہاب صاحب سے بات کرنے دیتا تھا نہ ہی اس نے کسی اور کو اجازت دی تھی۔ کتنی ہی بار پارسا نے روزلی سے موبائل مانگا تھا لیکن روزلی نے صاف کہہ دیا تھا کہ اسے موبائل دے کر وہ اپنے ہاتھ نہیں کٹوانا چاہتی تھی۔

"اپنی پچھلی زندگی کو، رشتوں کو بھول جاؤ بیلا میں نہیں چاہتا کہ ان سے تمہارا کوئی بھی تعلق ہو۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا۔

"لیکن کیوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ اب تک میری ہو صرف میری اور میں کسی سے بھی تمہارا کوئی بھی تعلق برداشت نہیں کروں گا اور ان سے تو بلکل بھی نہیں جنہوں نے تمہیں اس شخص کو دے دیا۔۔۔"

ڈیمن نے سمیر کو یاد کرتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ پارسا کی پلکیں نم ہوئی تھیں۔

"لیکن میرے ماموں بہت زیادہ پریشان ہوں گے میرے لیے بس آپ ایک بار میری بات۔۔۔۔"

"نہیں بیلا اور اب اس بارے میں بات نہیں کرنی مجھے۔ ویسے بھی اگر تمہیں یاد ہو تو اپنے یہ دس دن تم نے میرے نام کیے ہیں تو باقی سب بھول جاؤ۔۔۔"

ڈیمن کی بات پارسا غصے سے ننھی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنا سر جھکا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نو دن۔۔۔۔آج کا دن گزر چکا ہے۔۔۔"

ڈیمن مسکرا دیا۔

"ابھی تو شروعات ہے بیلا ابھی سے دن گننے لگ گئی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے نم پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جو آپ کے دل میں آتا ہے کر کے دیکھ لیں میرا جواب انکار ہی ہو گا اور اس کے بعد آپ مجھے جانے سے نہیں روک پائیں گے۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر پارسا غصے سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی اور ڈیمن بس اس راستے کو دیکھتا رہا تھا جہاں سے وہ گزری تھی۔

"اور میں بھی تمہیں نہیں کھو سکتا بیلا پھر سے اپنی زندگی جو وہ جہنم نہیں بنا سکتا جس میں ہر گزرتے دن مجھے موت کی چاہ ہوتی ہے۔۔۔"

ڈیمن نے اپنا ماضی یاد کر کے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔اسکے اس کرب کی بس ایک دوا تھی،اسکی بیلا اور وہ ہی اس سے بہت دور تھی۔

صبح ناشتے کے بعد ڈیمن نے پارسا کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا اور جو بات اسے بری لگی تھی وہ یہ کہ لوکا اور روزلی ان کے ساتھ نہیں آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سارا دن ڈیمن نے اسے وہ پریوں کا دیس وینس دیکھایا تھا۔وہ اسے شہر کے سب سے بڑے مال میں بھی لے کر گیا لیکن پارسا نے کچھ لیا ہی نہیں تھا نہ ہی اس نے کسی شے میں زیادہ دلچسپی ظاہر کی تھی۔

"تمہیں کچھ اچھا نہیں لگا کیا بیلا؟"

ڈیمن کے پوچھنے پر پارسا نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"سب بہت اچھا ہے سر لیکن میں ان میں سے نہیں جسے اس سب کی خواہش ہو۔۔۔"

اسکی بات پر ڈیمن نے گہرا سانس لیا۔وہ کچھ ایسا کرنا چاہتا تھا جو پارسا کے لیے خاص ہو بہت بہت زیادہ خاص۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلو لنچ کرتے ہیں۔۔۔"

ڈیمن نے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور اسے ایک ریسٹورنٹ میں لے آیا۔ان کے ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود ہر شخص انہیں دیکھتے ہی کھڑا ہو کر وہاں سے باہر چلا گیا یہ دیکھ کر پارسا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ جانتے ہیں بیلا کہ یہ جگہ اب بس بادشاہ اور اسکی ملکہ کی ہے۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا۔

"میں آپ کی ملکہ نہیں۔۔۔۔"

پارسا بے رخی سے کہتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی تو ڈیمن بھی بلکل اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایک بات بتاؤ بیلا اگر ایک طرف میں ہوں اور ایک طرف ایک فقیر مسلمان اور تمہیں چننے کا موقع ملے تو کسے چنو گی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک مسلمان کتنا ہے مفلس کیوں نہ ہو میں اسے ہی چنوں گی کیونکہ تمام خزانے میرے رب کے ہاتھ میں ہے اس نے جتنا رزق میری قسمت میں لکھا ہے وہ مل کر ہی رہے گا۔۔۔۔۔"

پارسا کی بات پر ڈیمن غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا لیکن اس نے بھی فیصلہ کیا تھا کہ پارسا کتنا ہی اس کے صبر کا امتحان لے لیتی وہ اسے غصہ دکھا کر خود سے بدظن کرنے والا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"صرف کہنے کی بات ہے۔۔۔"

ڈیمن نے طنزیہ مسکان کے ساتھ کہا تو پارسا بھی مسکرادی۔

"آزمائش شرط ہے سر۔۔۔"

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو دیکھا جو ہر گزرتے دن کے ساتھ بہادر ہوتی جا رہی تھی۔ تبھی ایک ویٹر وہاں پر آیا اور ڈیمن سے اسکا آرڈر لینے لگا۔

ڈیمن نے نا جانے اسے کیا کہا تو ویٹر پارسا کی جانب مڑا جو حیرت سے ہاتھ میں پکڑا مینیو دیکھ رہی تھی لیکن اس سے کچھ بھی پڑھا نہیں جا رہا تھا۔

"یہ کیا لکھا ہے؟"

پارسا اردو میں ہلکے سے بڑبڑائی اور اسکی الجھن دیکھ کر ڈیمن نے مسکراتے ہوئے اسکا آرڈر دینا چاہا لیکن تبھی پارسا بول اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پیزا کھاؤں گی۔۔۔"

کیونکہ پوری لسٹ میں پیزا سب سے آسان لفظ تھا۔

"Mamma Mia,la pizza è la migliore,semplicemente fantastico."

(ماما میا، پیزا سب سے بہترین ہے بہت زبردست)

ویٹر نے اپنی پانچوں انگلیاں ساتھ ملا کر ہونٹوں سے لگا کر اٹیلین میں کہا جو پارسا کو سمجھ تو نہیں آیا تھا لیکن اسکا انداز ایسا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ قہقہ لگا کر ہنس دی اور ڈیمن جو ویٹر کو اس سے بات کرنے سے منع کرنے والا تھا اسکو یوں ہنستا دیکھ کر بس اسے ہی تکتا رہ گیا۔

"یہ انگلیاں کیوں چوم رہے تھے اپنی۔۔۔؟"

پارسا نے ہنستے ہوئے پوچھا تو ڈیمن مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہم اٹیلین لوگوں کی ادائیں ہیں۔۔۔"

ڈیمن کے اترا کر کہنے پر پارسا مزید ہنس دی۔

"اور ماما میا کہنا بھی۔۔۔۔؟"

پارسا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ارے وہ تو ہمارا نیشنل ڈائیلاگ ہے۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر پارسا نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر اپنی ہی بات پر وہ بھی پارسا کے ساتھ قہقہ لگا کر ہنس دیا اور ہنستا ہی چلا گیا۔

"اف میں اتنا ہنس کیوں رہی ہوں۔۔۔۔۔؟"

پارسا نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا جبکہ ڈیمن کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسکی ہنسی کو بریک کیوں نہیں لگ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی ایک ویٹر پریشان حالت میں وہاں آیا جس نے اپنا چہرہ ماسک سے کور کیا تھا۔

"سوری سر یہاں نائٹرس آکسائیڈ کا سیلنڈر پھٹ گیا ہے آپ کو یہاں سے جانا ہوگا؟"

ڈیمن کی نیلی آنکھیں اس کی بات پر حیرت سے پھیل گئیں کیونکہ نائٹرس آکسائیڈ لافنگ گیس تھی بھلا اس کا ریسٹورنٹ میں کیا کام۔

"میں تمہارا ریسٹورنٹ بند کروا دوں گا۔۔۔"

ڈیمن نے ہنستے ہوئے کہا تو پارسا اس کو دیکھ کر مزید ہنسنا شروع ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ بات ہنستے ہوئے کون کہتا ہے؟"

پارسا نے ہنسنے کی وجہ سے آئے آنسو پونچھ کر کہا تو ڈیمن بھی اپنی ہنسی کا گلا گھونٹنے لگا لیکن یہ ابھی ناممکن تھا۔

"چلو بیلا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے بمشکل اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہااور پارسا بھی ہنستے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر آگئی۔

باہر نکلنے کے بعد بھی وہ دونوں کتنی دیر ہنستے رہے تھے اور ڈیمن کے گارڈز کی آنکھیں حیرت سے ابل کر باہر آنے کو تیار تھیں۔

"اف میں اتنا کبھی نہیں ہنسی۔۔۔"

پارسا نے اردو میں کہااور پھر گیس کا اثر ختم ہونے پر اسکی ہنسی آہستہ آہستہ کم ہو گئی جبکہ ڈیمن اب ہنسنا مکمل طور پر بند کر چکا تھا۔

"مم۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس گھٹیا گیس کے زیر اثر اپنی حرکتیں یاد کر کے پارسا نے شرمندگی سے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا ہاں میں سر ہلا کر گاڑی کے پاس کھڑے گارڈز کی جانب چل دی لیکن تبھی اسکی نظر ایک چھوٹی سی بچی پر پڑی جو بہت ہی خوبصورت سے پھول پکڑے گزرنے والوں کو بیچ رہی تھی۔

پارسا مسکراتے ہوئے اسکے قریب آئی اور ایک نیلے رنگ کے پھول کو نرمی سے چھوا جو بہت زیادہ خوبصورت تھا۔

"یہ کتنے کا ہے پیاری لڑکی؟"

پارسا نے انگلش میں پوچھا تو بچی مسکرا دی۔

"ایک یورو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بچی نے پھول اسکی جانب بڑھا کر کہا لیکن پارسا کے پاس پیسے ہی نہیں تھے تبھی کسی نے کافی سارے پیسے بچی کے سامنے کیے۔

"تمام پھول دے دو۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی آواز پر پارسا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"مجھے صرف بلو والا پسند ہے۔۔۔"

پارسا نے ایک پھول پکڑ کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ریسٹورنٹ والی بے خودی پر پھر سے خود کو ڈپٹا حالانکہ یہ اسکی غلطی نہیں تھی اس گیس کے اثر سے تو روتا ہوا انسان بھی ہنس دیتا۔

ہوٹل واپس آتے ہی پارسا سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور ہاتھ میں پکڑا نیلا پھول چھوٹ کر زمین پر گر گیا کیونکہ اسکا پورا کمرہ اس جیسے نیلے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔

"تمہیں جو چیز پسند آ جائے بیلا اس پر صرف تمہارا ہی حق ہے اس لیے اس شہر میں جتنے بھی ایسے پھول تھے اس وقت تمہاری چوکھٹ پر پڑے ہیں۔۔۔"

اپنے پیچھے سے ڈیمن کی آواز پر پارسا گھبرا کر مڑی اور نم آنکھوں سے اس پاگل شخص کو دیکھا۔

"تمہارا بس ہلکا سا اشارہ بیلا اور کوئی بھی چیز تمہارے قدموں میں ڈال دوں میں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات پر پارسا نے اسے کوئی بھی جواب دیے بغیر دروازہ بند کیا اور اسکے ساتھ ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھتے ہوئے نم آنکھوں سے ان پھولوں کو دیکھنے لگی۔

"ان کو ہدایت دیں یا اللہ پاک وہ غلط راہ پر چل رہے ہیں جب ان کی ان سب کوششوں کے باوجود میں انہیں انکار کر دوں گی تو بہت تکلیف ہو گی انہیں۔۔۔۔انہیں اس راہ سے ہٹا دیں میرے مولا کیونکہ ہماری منزل ایک نہیں۔۔۔۔"

پارسا نے بہتی پلکوں سے دعا کی لیکن اسکے مالک نے کیا سوچ رکھا تھا اس سے تو وہ بھی بے خبر تھی۔

وہاب صاحب آج ہی امریکہ پہنچے تھے۔یہاں آتے ہی وہ سب سے پہلے سمیر کے اپارٹمنٹ میں گئے لیکن وہاں کسی کو نہ پا کر انکی پریشانی میں اضافہ ہی ہوا تھا اور اب وہ اپارٹمنٹ کے مالک سے ملنے آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی کہیں مسٹر کیا کام ہے آپ کو؟"

مالک کے پوچھنے پر وہاب صاحب نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کی بلڈنگ کے اپارٹمنٹ نمبر 34 میں میرا بیٹا اور بہو رہتے تھے لیکن اب ان کا کچھ پتہ نہیں لگ رہا کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔"

وہاب صاحب کی پریشانی دیکھ کر وہ آدمی بھی پریشان ہو گیا۔

"کیا آپ سمیر وہاب کی بات کر رہے ہیں؟"

اس نے آدمی نے ریکارڈ چیک کرتے ہوئے کہا تو وہاب صاحب بے چینی سے ہاں میں سر ہلانے لگے۔

"جی وہ ہمارے اپارٹمنٹ میں ہی رہتا تھا لیکن پچھلے ایک مہینے سے نہ جانے کہاں غائب ہے نہ تو اسکا موبائل چل رہا ہے اور نہ ہی اسکا کچھ پتہ ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ سن کر وہاب صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔نہ جانے ان کے بچے کہاں اور کس حال میں تھے اور پارسا تو بہت زیادہ معصوم تھی۔

"دیکھیں مسٹر میرے خیال سے آپ کو پولیس میں کمپلینٹ کرنی چاہیے ہو سکتا ہے یہ کوئی بڑا معاملہ ہو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے آنسو پونچھ کر اثبات میں سر ہلایا اور پولیس سٹیشن کی جانب چل دیے جنہوں نے انکی کمپلینٹ لکھنے کے بعد انہیں تسلی دلائی تھی کہ وہ بھرپور انویسٹیگیشن کریں گے۔

ابھی وہاب صاحب پولیس سٹیشن سے باہر نکلے ہی تھے جب انکا موبائل بجنے لگا۔

"ہاں بولو نادیہ؟"

وہاب صاحب نے نادیہ بیگم کا نمبر دیکھ کر موبائل کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"وہاب کچھ پتہ چلا میرے بیٹے کا؟"

نادیہ بیگم کے بے چینی سے پوچھنے پر وہاب صاحب کی ہمت جواب دینے لگی۔

"نہیں نادیہ لیکن فکر مت کرو میں یہاں آگیا ہوں ناں جلد ہی انہیں ڈھونڈ لوں گا۔۔۔"

وہاب صاحب کی بات سن کر نادیہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی کر کے میرے بچے کو ڈھونڈیں وہاب ورنہ یقین جانیں میں بھی مر جاؤں گی۔۔۔"

اتنا کہہ کر نادیہ بیگم نے فون بند کر دیا اور وہاب صاحب اپنا سر تھام کر فٹ پاتھ پر بنے بینچ پر بیٹھ گئے۔انجان ملک میں اپنے بچوں کو ڈھونڈنا کہاں آسان تھا لیکن انہوں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ کیسے بھی وہ انہیں یہاں سے لے کر ہی جائیں گے۔

وہ لوگ آج روم آئے تھے جہاں ڈیمن کا آبائی گھر بھی تھا اور وہ گھر لاس ویگاس والے گھر سے بھی زیادہ بڑا اور شاندار تھا جیسے کہ کسی بادشاہ کا محل ہو۔

پارسا نے حسب معمول فجر کے وقت اٹھ کر نماز ادا کی اور سورۃ یاسین کی تلاوت کے بعد وہ بالکونی میں آ گئی۔اسے لگا تھا کہ وینس خوبصورت تھا لیکن روم کے سر سبز پہاڑ اور خوبصورت گھر تو اسے بھی پیچھے چھوڑ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناشتے کے بعد ڈیمن اسے اپنے ساتھ روم گھمانے لے کر آیا تھا۔کولوزیم سے ہو کر وہ لوگ بہت سی جگہوں پر گئے لیکن پارسا نے خود سے قسم کھائی تھی کہ دنیا کی وہ خوبصورتی دیکھنے کے باوجود وہ کوئی تاثر نہیں دینے والی۔

ابھی وہ لوگ واپس آ ہی رہے تھے جب اچانک پارسا کی نظر ایک جگہ پر ٹھہر سی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"گاڑی روکیں۔۔۔"

پارسا نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بے چینی سے کہا تو ڈیمن کے اشارے پر ڈرائیور نے گاڑی پارک کی اور دروازے کھول دیا۔

پارسا جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور حیرت سے آنکھیں بڑی کیے اپنے سامنے اس خوبصورت سی مسجد کو دیکھنے لگی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ ملک میں مسجد ہو گی وہ بھی اتنی خوبصورت۔۔۔"

پارسا نے مسجد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ Mosque of Rome ہے میم روم کی سب سے خوبصورت مسجد۔۔۔"

ڈرائیور کے بتانے پر پارسا نے حسرت سے ڈیمن کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پلیز کیا یہ میں اندر سے دیکھ لوں؟"

ڈیمن اسکی بات پر مسکرا دیا اس کے لیے یہی کافی تھا کہ پارسا کو کچھ اچھا لگا تھا۔

"ضرور بیلا۔۔۔"

ڈیمن نے سب کو وہیں رکنے کا کہا اور خود پارسا کے ساتھ چل دیا۔ کافی ساری سیڑھیاں چڑھ کر وہ لوگ مسجد کے داخلے دروازے پر پہنچے تو پارسا کو اپنے جوتے اتارتا دیکھ ڈیمن بھی اپنے جوتے اتارنے لگا۔

"یہ پورے اٹلی میں سب سے خوبصورت جگہ ہے سر۔۔۔۔"

پارسا نے مسجد کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کسی کھوئے ہوئے بچے کی مانند گھومتے ہوئے ہر چیز کو دیکھنے لگی۔

اچانک ہی ایک جگہ رک کر پارسا نے دیوار پر انتہائی خوبصورتی سے اللہ کا نام لکھا دیکھا تو محبت سے اسے چھونے کے بعد اپنے ہونٹ عقیدت سے اس نام پر رکھے اور آگے کی جانب بڑھ گئی لیکن ڈیمن وہیں کھڑا اس نام کو دیکھتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہ جانے وہاں لکھے ایک لفظ میں ایسا کیا تھا کہ ڈیمن اپنی نظریں اس پر سے ہٹا ہی نہیں پا رہا تھا نہ ہی اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کہاں ہے۔بس وہ وہاں بت بنا اس لفظ کو دیکھتا جا رہا تھا۔

پارسا کی طرح اس نے بھی ہاتھ بڑھا کر اس خوبصورت لفظ کو چھونا چاہا لیکن پھر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔

اسے ایسا لگا کہ وہ اس نام کو چھونے کے قابل ہی نہیں۔وہ تو اس کو دیکھنے کے لیے بھی ناپاک تھا۔

ڈیمن نے اپنا دھیان اس نام پر سے ہٹایا۔وہ بس وہاں سے جانا چاہتا تھا لیکن اسکے ارد گرد دیکھنے پر اسے پارسا کہیں نظر انہیں آئی تو وہ بے چین ہو گیا۔

"بیلا۔۔۔"

ڈیمن نے ہلکا سا اسے پکارا اور یہاں وہاں اسے ڈھونڈنے لگا تبھی اسکی نظر مسجد کے ہال پر پڑی جہاں پارسا اپنے ہاتھ ہوا میں اٹھائے آنکھیں بند کر کے دعا مانگ رہی تھی اور ایسا کرتے ہوئے جو سکون اسکے چہرے پر تھا ویسا سکون حاصل کرنے کے لیے ڈیمن کوئی بھی قیمت دے سکتا تھا۔اپنی دعا ختم کر کے پارسا خود ڈیمن کے پاس آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں سر۔۔۔"

پارسا نے آہستہ سے کہااور باہر آکر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ڈیمن خود بھی خاموشی سے اس گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"تم سے کچھ پوچھوں؟"

ڈیمن کے پوچھنے پر پارسا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"وہ دیوار پر کیا لکھا تھا جسے تم نے چوما۔۔۔۔۔"

ایک مسکراہٹ پارسا کے ہونٹوں پر آئی۔

"میرے اللہ کا نام۔۔۔۔"

پارسا نے عقیدت سے کہا جبکہ ڈیمن یہ سوچ رہا تھا کہ صرف دیوار پر لکھا ایک نام اسے اپنا آپ بھی بھلانے پر کیسے مجبور کر سکتا تھا۔ڈیمن نے پارسا کی طرف دیکھا جو پھر سے خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ریمو آج پھر سے اپنا پسندیدہ کھیل پول کھیلنے میں مصروف تھا جب چار لز اسکے پاس آیا۔

"باس ڈیمن کی اس لڑکی کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے۔۔۔۔۔"

"تو بولو پھر۔۔۔"

ریمو اپنا دھیان میز پر موجود گیند سے ہٹائے بغیر بولا۔

"اسکا کوئی ماموں سعودیہ عرب سے لاس ویگاس اسے اور اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے آیا ہے۔۔۔۔"

"اسکا بیٹا؟"

ریمو نے ڈنڈے سے گیند کو سراخ میں ڈالتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں بیٹا باس۔۔۔مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ ڈیمن نے اس لڑکے کو قید کیا ہوا ہے کیونکہ اس نے اس لڑکی کو چھوا تھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ سن کر ریمو کی آنکھوں میں ایک چمک آئی۔

"دلچسپ۔۔۔۔اور وہ لڑکی؟"

"ڈیمن اسے اپنے ساتھ اٹلی لے کر گیا ہے اور اٹلی میں ڈیمن پر کسی طرح سے بھی وار کرنا موت کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے برابر ہے کیونکہ وہاں کا سارا مافیا ڈیمن کے کنٹرول میں ہے۔۔۔"

ریمو مسکرایا اور اسکے مسکرانے سے اسکے چہرے پر بنا جوکر کا ٹیٹو مزید خوفناک لگنے لگا۔

"لیکن وہ یہاں واپس ضرور آئے گا اور تب تک ہم اپنا وار تیار رکھیں گے۔۔۔۔۔"

چارلز نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیسا وار؟"

ریمو مسکرایا اور آخری کالی گیند میں سوراخ میں ڈال کر سیدھا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس لڑکی کے ماموں پر نظر رکھو چارلز اور کسی طرح اس لڑکی تک خبر پہنچا دینا کہ اسکا ماموں ہمارے پاس ہے اور اگر اس نے ڈیمن کو بتایا تو ہم۔اسے مار دیں گے پھر ہمیں اسے ڈیمن کے ہاتھ سے نکالنے کی ضرورت نہیں رہے گی وہ خود ہی ہمارے ہاتھ آ جائے گی۔۔۔"

چارلز اسکی بات سن کر مسکرایا لیکن پھر کچھ سوچ کر پریشان ہو گیا۔

"لیکن باس آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ لڑکی اپنے ماموں کے پاس آئے گی۔۔۔؟"

ریمو کے چہرے پر ایک خطرناک مسکراہٹ آئی۔

"صاف ظاہر ہے کہ اس لڑکی نے ڈیمن کو ابھی تک قبول نہیں کیا ورنہ جتنا وہ اس کے لیے جنونی ہے ابھی تک اس سے شادی کر چکا ہوتا۔۔۔"

چارلز نے ہاں میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اور وہ لڑکی ایسا اپنے پرانے رشتوں کی وجہ سے کر رہی ہے اور جب اسے یہ پتہ لگے گا کہ اسکا ماموں خطرے میں ہے تو وہ ضرور اس کے پاس آئے گی دیکھنا تم۔۔۔"

ریمو نے مسکرا کر کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اسکا پلین کامیاب تھا اور اب بس اسے وہ لڑکی اپنے ہاتھ میں آنے کا انتظار تھا جو کہ ڈیمن کا جنون تھی۔

اسے ڈیمن کے ساتھ اٹلی آئے ہوئے چھ دن ہو چکے تھے اور وہ بس جلد از جلد باقی کے چار دن گزار کر یہاں سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔ کل رات سے ڈیمن اسے ایک بڑی سی yacht پر لایا تھا جو اس وقت سمندر میں موجود پتھریلے پہاڑوں کے درمیان میں سے گزر رہی تھی۔

اس سب پر آسمان پر چھائے کالے بادل سمندر کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔ پارسا اس وقت اسے کشتی کے کونے پر کھڑی پتھریلی چٹانوں اور سمندر کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سبحان اللہ، مجھے تو پتہ نہیں تھا اللہ پاک کہ آپ کی زمین اتنی خوبصورت ہے۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر کہا تبھی سرد ہوا کی لہر سے وہ اپنے بازوؤں پر ہاتھ باندھ کر کانپ اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اف کافی سردی ہے یہاں تو۔۔۔"

پارسا نے اپنے بازو مسلتے ہوئے کہا تو کسی نے ایک کوٹ اسکے کندھوں پر ڈال دیا۔پارسا گھبرا کر پلٹی۔

"یہاں کافی سردی ہے بیلا کیوں کھڑی ہو یہاں بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔۔"

ڈیمن نے اسکے ساتھ ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"یہ سب اتنا خوبصورت ہے کہ مجھے سردی کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر پھر سے قدرت کے اس حسین منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ اس سب کی صرف جھلک ہے بیلا جو میں تمہیں دے سکتا ہوں ایک بار میری ہو جاؤ پھر اٹلی ہی نہیں اس پوری دنیا کی خوبصورتی تم اپنی ان آنکھوں سے دیکھو گی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات پر پارسا گھبرا گئی لیکن وہ اس سے یہ نہیں کہہ پائی کہ وہ کچھ بھی کر لے وہ اسکی نہیں ہو سکتی تھی ۔اچانک ہی انکی کشتی ایک چٹان کے درمیان سے گزری جو ایک غار کی طرح بنی ہوئی تھی تو پارسا اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"سبحان اللہ۔۔۔"

"اسکا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔؟"

ڈیمن نے حیرت سے پوچھا۔

"اسکا مطلب ہے کہ اللہ پاک ہے۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر عقیدت سے کہا۔

"اور کیا صفات ہیں تمہارے خدا کی؟"

ڈیمن نے دلچسپی سے پوچھا حالانکہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے یہ سوال کیوں کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

""""وہ واحد ہے، یکتا ہے اسکا کوئی ثانی نہیں اور وہ مہربان ہے۔۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر کہا لیکن ڈیمن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ وہ مہربان ہے؟"

پارسا اسکے اس سوال پر حیران ہوئی۔

"کیونکہ وہ ہمیں سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ستر ماؤں سے زیادہ چاہتے ہیں۔۔۔۔"

ڈیمن نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اپنا ماضی یاد کر کے اسکے چہرے کے آثار سخت ہو گئے۔

"اگر وہ مہربان ہے تو تمہاری زندگی میں اتنی مشکلات کیوں ہیں؟اگر تمہارا خدا اتنا ہی چاہتا ہے تمہیں تو غم کیوں دیتا ہے اپنی مہربانی سے تمہارا ہر غم کیوں نہیں مٹا دیتا؟"

ڈیمن کو لگا کہ اسکے سوالوں پر پارسا کو غصہ آئے گا لیکن اسکی توقع کے عین برعکس پارسا مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کبھی کوئی امتحان دیا ہے؟ایسا امتحان جو آپ کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہو۔۔۔کیا وہ امتحان آسان ہوتا ہے؟"

پارسا کے اپنا ہی سوال پوچھنے پر ڈیمن نے حیرت سے اسے دیکھا اور انکار میں سر ہلانے لگا۔

"اسی طرح یہ زندگی کوئی جنت نہیں ہے سر یہ ہم انسانوں کا امتحان ہے،سب سے بڑا امتحان اور اس امتحان میں بھی ہمارا خدا ہمیں تنہا نہیں چھوڑتا،ہماری مدد کرتا ہے،ہمیں اس امتحان کے دوران خوشیاں دیتا ہے،ہمیں مایوس نہیں ہونے دیتا اور شاہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب رہ کر ہماری حفاظت کرتا ہے،خواہشات پوری کرتا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے مسکرا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا اور پھر آنکھیں کھول کر ڈیمن کو دیکھا جو بس خاموشی سے کھڑا اسے دیکھتا جا رہا تھا۔

"اب بتائیں سر کیا کوئی اس قدر مہربان ہو سکتا ہے؟بے شک میرے اللہ کے سوا کوئی مہربان نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے بہت محبت سے کہا اور ڈیمن اس سے دھیان ہٹا کر سامنے موجود سمندر کو دیکھنے لگا۔ مٹھیاں ریلنگ کے گرد سختی سے جکڑی ہوئی تھیں۔

"میری ماں بھی تمہارے جیسی تھیں خدا کو ماننے والی، اس سے محبت کرنے والی، عبادت کرنے والی۔۔۔۔ ہر اتوار کو خود بھی چرچ جاتیں اور مجھے اور صوفیا کو بھی لے کر جاتیں۔۔۔۔"

ڈیمن ایک پل کو خاموش ہوا اور اسکی پکڑ ریلنگ کے گرد مظبوط ہو گئی۔

"جب وہ مر رہی تھیں میں بہت رویا، بہت تڑپا، بہت دعائیں مانگی لیکن خدا نے نہیں دیا انہیں مجھے نہیں لوٹایا۔۔۔۔"

پارسا ڈیمن کے چہرے پر کرب دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا تھا سر؟"

پارسا نے افسردگی سے پوچھا۔ ڈیمن کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا ماضی مت ٹٹولو بیلا بہت پچھتاؤ گی۔۔۔"

"آزمائش شرط ہے سر۔۔۔۔"

پارسا نے اعتماد سے کہا لیکن ڈیمن بس خاموش کھڑا مردہ آنکھوں سے سامنے سمندر کو دیکھتا جا رہا تھا۔ پارسا کو لگا کہ وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا اس لیے وہاں سے جانے لگی جب اسکے کانوں میں ڈیمن کی آواز پڑی۔

"میں قاتل ہوں۔۔۔۔بہت سے لوگوں کو مارا ہے میں نے۔۔۔۔"

یہ سن کر پارسا کے قدم خوف سے کم گئے اس نے حیرت سے مڑ کر ڈیمن کو دیکھا جو ایسا لگ رہا تھا کہ کسی اور ہی دنیا میں ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گیارہ سال کی عمر میں پہلا قتل کیا تھا میں نے۔۔۔۔"

پارسا حیرت سے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔ ڈیمن اسکی جانب مڑا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ کرب دیکھ کر پارسا کانپ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور اگر یہ سب مجھے برا بناتا ہے تو ابھی تم نے مجھے جانا ہی کہاں ہے؟"

ڈیمن نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور خوف سے کانپتی پارسا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"میں اپنے سگے باپ کا قاتل ہوں۔۔۔"

بہت سے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔اس منکر شخص کی زندگی کا کونسا پہلو اسکے سامنے آنے والا تھا؟

)انیس سال پہلے(

"مار کو وہ گر جائے گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بیانکا نے اپنے شوہر کو دیکھ کر روتے ہوئے کہا جو اسکے گیارہ سالہ بیٹے ڈیمن کو کندھوں سے پکڑے اونچی بلڈنگ سے نیچے لٹکا رہا تھا اور گیارہ سالہ ڈیمن روتے ہوئے اپنے باپ کے ہاتھوں کو مظبوطی سے پکڑ رہا تھا۔

"یہ اسکی سزا ہے بیانکا۔۔۔اس آدمی پر گولی چلاتے ہوئے ہاتھ کانپے تھے اس کے اور اس نے اسے نہیں مارا یہ اسی کی سزا ہے تاکہ آئندہ اس کے ہاتھ نہیں کانپیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

مارکو نے اسے زرا اور نیچے کھسکایا تو ڈیمن کے حلق سے خوف کے مارے چیخ نکل گئی۔

"وہ بچہ ہے ابھی مارکو۔۔۔"

بیانکا نے روتے ہوئے کہا جبکہ نو سالہ صوفیا بھی اپنے باپ سے ڈر کر ماں کی ٹانگوں سے چپک رہی تھی۔

"یہ کوئی عام بچہ نہیں ہے یہ وہ بچہ ہے جسے مافیا کی دنیا کا سب سے خطرناک اور بے رحم بادشاہ بننا ہے ایسا بادشاہ جس کے نام سے ہی لوگ خوف سے کانپ اٹھیں۔۔۔"

مارکو نے وحشت سے کہا اور اپنا دھیان ڈیمن کی طرف کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں ڈیمن موریٹی اب کانپیں گے تمہارے ہاتھ جان لیتے ہوئے۔۔۔؟"

اپنے باپ کے پوچھنے پر ڈیمن نے روتے ہوئے انکار میں سر ہلایا تو مارکو نے مسکرا کر ڈیمن کو واپس کمرے میں کھینچا اور اپنے آدمی کی جانب مڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"لاؤاس غدار کو یہاں جس نے ہمارے پیسے کھائے ہیں۔۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد ہی وہ آدمی ایک روتے جھٹپٹاتے شخص کو وہاں کے کر آیا اور مارکو کے قدموں میں پھینک دیا۔مارکو نے اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے اپنی بندوق ڈیمن کے ہاتھ میں پکڑائی۔

"دماغ میں گولی مارنا ڈیمن وہاں گولی لگنے سے کوئی نہیں بچتا۔۔۔"

مارکو نے سمجھایا تو ڈیمن نے اپنے ننھے ہاتھوں میں پکڑی وہ بندوق آدمی کے ماتھے پر رکھ دی۔اس آدمی کی آنکھوں میں آنسو اور خوف دیکھ کر وہ چھوٹا سا بچہ خوف سے کانپ گیا۔

"مارو گولی ڈیمن۔۔۔"

اپنے باپ کے چلانے پر ڈیمن پھر سے خوف سے کانپنے لگا بندوق ننھے ہاتھوں میں بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

"مار رہے ہو یا میں تمہاری ماں کو مار دوں۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مارکو نے ایک ریوالور کا رخ بیانکا کی جانب کیا تو ڈیمن نے سہم کر اپنی ماں کو دیکھا جس نے اسے ہمیشہ رحم کا سبق سیکھایا تھا تو وہ کیسے کسی کی جان لے لیتا۔

"تو ٹھیک ہے پھر الوداع بول دو اپنی ماں کو۔۔۔۔۔"

یہ سن کر ڈیمن نے اپنی آنکھیں زور سے میچ کر گولی چلا دی اور ساتھ ہی اسکے سامنے موجود شخص زمین بوس ہو گیا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔۔۔شیر ہو تم میرے شیر کسی کو نہیں چھوڑنا۔۔۔۔"

مارکو نے ڈیمن کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔اسکے جاتے ہی بیانکا نے روتے ہوئے ڈیمن کو اپنے گلے سے لگا لیا۔

"آپ نے کہا تھا خداوند قاتل کو معاف نہیں کرتا اور پھر اس میں اور شیطان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔۔کیا خداوند مجھے معاف نہیں کریں گے؟"

ڈیمن کے روتے ہوئے پوچھنے پر بیانکا نے اسے مزید خود میں بھینچ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ڈیمن مم۔۔میں کل ہی تمہیں چرچ لے کر جاؤں گی تم پادری کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کر لینا تمہاری بخشش ہو جائے گی۔۔۔"

بیانکا نے اسے تسلی دی لیکن ڈیمن نے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔

"نہیں میری بخشش نہیں ہو گی کبھی نہیں ہو گی۔۔"

مارکو موریٹی لاس ویگاس کا کاپو تھا جس کی بس ایک ہی خواہش تھی اپنے اکلوتے بیٹے ڈیمن کو سب سے خطرناک اور ظالم مافیا باس بنانا جس کے سامنے باقی سارے مافیا باس چھوٹے لگیں۔

جبکہ دوسری طرف بیانکا موریٹی تھی جو بہت ہی نرم دل کی مالک تھی لیکن مافیا خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے اس کو اپنی زندگی پر کوئی بھی اختیار حاصل نہیں تھا۔اسی لئے اس کی شادی مارکو جیسے شخص سے کی گئی تھی اور کچھ بھی ہو جاتا اسے اپنی آخری سانس تک یہ رشتہ نبھانا تھا کیونکہ یہی مافیا خاندان کے اصول ہوتے تھے۔

اکثر ہی مافیا باس اپنے بچے کو سخت بنانے کے لئے اس سے چھوٹی عمر میں ہی برے کام کروانے لگ جاتے اور کچھ تو بچوں کو جسمانی طور پر ٹارچر بھی کرتے لیکن مارکو اس سب میں بہت زیادہ آگے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے ذرا سا بھی رحم دکھانے پر یا تو اسے وہ بہت مارتا یا گھنٹوں سردی میں کھڑا کر دیتا۔ پھر ایک دن مارکو نے ڈیمن کو اپنے پاس بلایا۔

"اس سے ملو ڈیمن یہ لوکا ہے میرے کافی بہادر سپاہی کا بیٹا۔ میرا وہ سپاہی تو اس دنیا میں نہیں رہا لیکن لوکا اب تمہارا سب سے اچھا ساتھی بن کر رہے گا تاکہ کل کو یہ تمہاری طاقت بن سکے۔"

ڈیمن نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اپنے ہی جتنے اس بچے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلا دیا۔ مارکو نے انہیں وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تو لوکا بھی ڈیمن کے پیچھے آ گیا۔

"تم میرے پیچھے کیوں آ رہے ہو؟"

گیارہ سالہ ڈیمن نے غصے سے پوچھا۔

"کیونکہ باس نے کہا کہ اب ہم دونوں دوست ہیں۔۔۔"

"ڈیمن کسی کا دوست نہیں، دور رہنا مجھ سے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور لوکا نے اپنا سر پریشانی سے جھکا لیا۔ تبھی کسی نے اسکا ہاتھ اپنے ننھے سے ہاتھ میں تھاما۔ لوکا نے نگاہیں اٹھا کر اس نیلی آنکھوں والی شہزادی کو دیکھا۔

"فکر مت کرو لوکا میں بنوں گی تمہاری دوست اور اگر میں بنوں گی تو ڈیمن بھی بنے گا دیکھنا تم۔۔۔۔"

صوفیا کے مسکرا کر کہنے پر لوکا بھی مسکرا دیا اور پھر صوفیا نے جو کہا وہ کر دیکھایا بہت جلد ہی وہ لوکا کو ڈیمن کا سب سے اچھا دوست بنانے میں کامیاب ہوئی تھی۔

🔥🔥🔥🔥

وقت پر لگا کر اڑ گیا اب سترہ سالہ ڈیمن وہ ڈیمن نہیں رہا تھا جو اپنے باپ سے ہر وقت ڈرتا رہتا تھا۔ گزرتے وقت میں مارکو نے اسے اپنی طرح ہی ظالم بنا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن اپنے باپ کے ساتھ مل کر اپنے جیسے لوگوں کی جان لیتا اور ہر اتوار اپنی ماں کے ساتھ چرچ جا کر ان گناہوں کی معافی مانگ لیتا لیکن معافی مانگ کر بھی کبھی اس کا ضمیر مطمئن نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے یہ گناہ پھر سے کرنے ہیں اور اس معافی کا کیا فائدہ جس کے بعد بھی وہ نہ بدلے۔۔۔

"ڈیمن تمہیں باس اپنے پاس بلا رہے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کے بتانے پر ڈیمن ہاں میں سر ہلاتے ہوئے مارکو کے آفس میں آیا جہاں مارکو اپنی باس والی کرسی پر شان سے بیٹھا تھا۔

"ڈیمن میں نے کل تمہیں اس پولیس والے کی بیٹی کو اگوا کر کے مارنے کا کہا تھا جس نے ہمارے خلاف آواز اٹھانے کی جرات کی تو وہ تمہارے پاس کیوں نہیں ہے۔۔۔؟"

مارکو نے اپنی نیلی آنکھیں چھوٹی کر کے ڈیمن کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ میں نے خود سے وعدہ کیا ہے کہ معصوم لوگوں کی جان نہیں لوں گا لیکن اگر کوئی ہمارے جیسا ہے تو مجھے بتا دیں آج ہی اسے اس کے انجام تک پہنچا دوں گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے بیٹے کی بات سن کر مارکو کے ماتھے پر بل آ گئے۔

"ہمارا کام اچھے برے لوگوں کو نہیں دیکھتا ڈیمن بس ان کو دیکھتا ہے جو ہمارے خلاف آواز اٹھانے کی جرات کرتے ہیں۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر آپ یہ کام کسی اور سے کروا لیں لیکن میں یہ کبھی بھی نہیں کروں گا۔"

"کیوں؟"

مارکو غصے سے چلایا لیکن ڈیمن اب مزید وہ بچہ نہیں رہا تھا جو اس کے چلانے سے ڈر جاتا۔

"کیونکہ میری ماں نے مجھے کہا ہے کہ معصوم کی جان کبھی نہیں لوں۔۔۔"

مارکو نے اپنے دانت کچکچائے پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔

"سوچ لو ڈیمن وہ لڑکی کافی خوبصورت ہے تمہارے اور بہت سے کام آسکتی ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے باپ کی اس گھٹیا بات پر ڈیمن ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

"میری اپنی بھی ایک بہن ہے باس اور کسی کے بارے میں ایسا سوچنے سے پہلے میری آنکھوں کے سامنے اسکا چہرہ آتا ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن وہاں سے اٹھا اور لوکا کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

"آپ اپنے یہ گھٹیا کام کسی اور آدمی سے کر و لیں۔۔۔"

ڈیمن اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا لیکن مار کو نے غصے سے شراب کا گلاس اٹھا کر دیوار میں دے مارا۔

"ڈیمن تمہارا باپ کافی غصے میں تھا۔"

"ہونے دو غصہ یہ غصہ میں پیدا ہونے کے بعد سے دیکھتا آیا ہوں۔۔۔۔"

ڈیمن نے کندھے اچکا کر کہا تبھی کسی نے دو نرم ہاتھ ڈیمن کی آنکھوں پر رکھے اور شرارتی سی نیلی نگاہوں نے لوکا کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا جوان بہن بھائیوں کو اپنے باپ سے وراثت میں ملی تھیں۔

"گیس کرو کون ہے؟"

صوفیا کی آواز سن کر ڈیمن کے ہونٹ مسکرا دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"میری پیاری سی پری، صوفیا۔۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر کہا تو صوفیا حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"تمہیں کیسے پتہ لگ جاتا ہے ڈیمن؟"

اسکی اس معصوم بات پر لوکا ہلکا سا ہنس دیا۔

"کیونکہ تم مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو صوفیا موریٹی۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی پندرہ سالہ بہن کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ بول رہا ہے صوفی اسے تمہاری آواز سے پتہ لگ جاتا ہے۔۔۔۔"

لوکا نے ایک آنکھ دبا کر کہا تو ڈیمن اسے گھورنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کتنی پاگل ہوں میں بھی اگلی بار دیکھنا ڈیمن تم آواز بھی دو گے تو جواب نہیں دوں گی میں۔۔۔"

صوفیا نے شان سے کہا اور گھر کی جانب دیکھنے لگی۔

"اچھا میں مما کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔بائے۔۔۔"

صوفیا نے ڈیمن کا گال چوم کر کہا اور وہاں سے بھاگ گئی جبکہ اسکے بہت دور جانے تک لوکا اسے دیکھتا رہا تھا۔

"تم صوفیا کو پسند کرتے ہو ناں؟"

ڈیمن کے سوال پر لوکا نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"نن۔۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔میں کہاں وہ کہاں۔۔۔وہ ایک شہزادی ہے جسے میں کبھی نہیں پا سکتا۔"

ڈیمن نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"صوفیاء کی شادی تم سے ہی ہو گی لوکا میں نہیں چاہتا کہ میرا باپ اسے کسی برے انسان کو دے۔۔۔ تم اس کا بہت زیادہ خیال رکھو گے یہ بات میں جانتا ہوں۔۔۔"

ڈیمن نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن تمہارا باپ تو اسکی منگنی شکاگو کے کاپو آرتھر ڈارسن کے بڑے بیٹے لوتھر سے طے کر چکا ہے اور تمہارا رشتہ ان کی ہی بیٹی روزلی ڈارسن سے تاکہ دونوں خاندانوں کا تعلق مظبوط ہو جائے۔۔۔۔"

ڈیمن بھی اس بات سے واقف تھا۔

"مجھے ان کے فیصلے سے فرق نہیں پڑتا اور لوتھر جیسا گھٹیا انسان صوفیا کے قابل نہیں میں کبھی بھی یہ شادی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

ڈیمن نے حتمی فیصلہ سنایا اور لوکا جو صوفیا کا اپنا ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا آج بہت سے خواب سجا بیٹھا۔

مام آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے بیانکااور صوفیا کو تیار دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔

"سنڈے ہے ڈیمن ہم چرچ جارہے ہیں تم نے نہیں جانا کیا؟"

ڈیمن نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"ڈیڈ نے مجھے یہ پیپرز ایک آدمی کو دینے کا کہا تو میں زرا بزی ہوں۔۔۔"

بیانکا نے ہاں میں سر ہلایا۔

"کوئی بات نہیں تم نیکسٹ سنڈے کو چلے جانا۔۔۔"

بیانکا نے قدم اونچے کر کے ڈیمن کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔ سترہ سال کی عمر میں بھی ڈیمن کا قد کافی زیادہ لمبا ہو چکا تھا۔

"بائے ڈیمن۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صوفیا نے اپنے ہونٹ ڈیمن کے گال پر رکھے اور مسکرا کر ساتھ کھڑے لوکا کو دیکھا جبکہ لوکا تو تب سے اسی کو دیکھ رہا تھا جو سفید گھٹنوں تک آتا فراک پہنے اور سر پر لال ہیٹ پہنے بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔

"بائے لوکا۔۔۔"

صوفیا نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور بیانکا کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

"چلو ہم بھی کام پر چلتے ہیں۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر لوکا نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈیمن کے ساتھ اس آدمی کے گھر چلا گیا جسے ان لوگوں نے وہ پیپرز دینے تھے ابھی وہ لوگ وہاں سے باہر نکلے ہی تھے جب ڈیمن کا موبائل بجنے لگا۔

"ہاں بولو ہیری۔۔۔"

ہیری بیانکا اور صوفیا کا پرسنل گارڈ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہہ۔۔ہماری گاڑی پر اٹیک ہوا ڈیمن سر۔۔۔آپ جلدی سے ڈاؤن ٹاؤن آجائیں۔۔۔"

یہ سن کر ڈیمن کے ہاتھ پیر بری طرح سے پھول گئے اور پوری رفتار میں اپنی گاڑی بھگاتا ڈاؤن ٹاؤن پہنچا جہاں کا منظر دیکھ کر ایک پل کو اس کی دھڑکنیں تک گئیں کیونکہ وہاں موجود سب گارڈز مرے ہوئے تھے اور ہیری خود بھی چند آخری سانسیں ہی بھر رہا تھا۔

ڈیمن اور لوکا جلدی سے بھاگ کر گاڑی کے پاس آئے اور گاڑی کا دروازہ کھولنے پر ڈیمن کی نظر بیانکا پر پڑی جو اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سیٹ پر گری ہوئی تھی جبکہ بہت سا خون اسکی انگلیوں کے درمیان سے رس رہا تھا۔

"مما۔۔۔۔۔"!!!

ڈیمن چلایا اور آگے ہو کر انہیں اپنے گلے سے لگا لیا۔

"ڈڈ۔۔۔ڈیمن وہ لوگ۔۔۔۔وہ لوگ صوفیا کو لے گئے۔۔۔"

یہ سن کر ڈیمن کے ساتھ ساتھ لوکا کی دھڑکنیں بھی اسکے سینے میں تھم گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"آآپ فکر مت کریں میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ کو بھی کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔لوکا گاڑی سٹارٹ کرو ہاسپٹل چلو جلدی سے۔۔۔"

لوکا نے ہاں میں سر ہلایا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی چلانے لگا جبکہ ڈیمن بہتی آنکھوں سے اپنی ماں کو خود میں بھینچ رہا تھا۔

"کون تھے وہ لوگ کس نے کیا یہ؟"

ڈیمن نے بیانکا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بہتے خون کو روکنا چاہا لیکن چونکہ وہ گولی کا زخم تھا تو خون رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"ننن۔۔۔نہیں جانتی ڈیمن انہوں نے چہرہ چھپایا تھا۔۔۔۔"

بیانکا نے تکلیف سے سسکتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔میری صوفی کو بچالو ڈیمن وو۔۔۔وہ بہت معصوم ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے روتے ہوئے اپنے ہونٹ بیانکا کے ماتھے پر رکھے۔

"آپ فکر مت کریں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ کو بھی اور اسے بھی میں بچالوں گا دونوں کو بچالوں گا۔۔۔ تیز گاڑی چلاؤ لوکا۔۔۔"

ڈیمن روتے ہوئے چلایا جبکہ لوکا پہلے ہی گاڑی کو پوری رفتار سے بھگا رہا تھا۔

"ڈیمن۔۔۔"

بیانکا نے خون سے سنے کانپتے ہاتھوں میں ڈیمن کا ہاتھ پکڑا۔

"وعدہ کرو۔۔۔کچھ بھی ہو جائے۔۔۔تت۔۔۔تم کبھی بھی خود ہی جان نہیں لو گے۔۔۔وعدہ کرو تم یہ گناہ نہیں کرو گے۔۔۔۔"

"مما ایسا نہ کہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

ڈیمن نے روتے ہوئے بیانکا کو مزید سختی سے خود میں بھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعدہ کرو ڈیمن میری قسم کھاؤ۔۔۔۔"

بہت سے آنسو ڈیمن کی نیلی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"وعدہ کرتا ہوں مما وعدہ کرتا ہوں کبھی بھی خودکشی نہیں کروں گا۔۔۔۔"

بیانکا درد کو نظر انداز کرتی ہلکا سا مسکرادی اور ڈیمن پورا راستہ گڑگڑا کر خدا سے اپنی ماں کو مانگتا رہا تھا۔

ہاسپٹل پہنچ کر ڈیمن بیانکا کو اپنی باہوں میں اٹھائے اندر لے کر گیا۔ڈاکٹر نے انہیں دیکھ کر بیانکا کو سٹریچر پر لٹانے کا کہا اور اس کی دھڑکنیں چیک کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوری مسٹر موریٹی لیکن یہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔۔۔۔"

ڈیمن کو لگا تھا کہ سارے آسمان ایک ساتھ ٹوٹ کر اس پر گرے ہوں۔وہ ماں جسے وہ جان سے زیادہ چاہتا تھا، جس کی آغوش میں اس کا سکون تھا۔وہ ہی اسے تنہا چھوڑ کر جا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی کسی نے اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا تو ڈیمن نے آنسوؤں سے تر نیلی آنکھیں اٹھا کر مار کو کو دیکھا۔

"میں آگیا ہوں ڈیمن پریشان مت ہو۔۔۔"

مار کو نے تسلی دی لیکن ڈیمن حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں تھا اور صوفیا۔۔۔

صوفیا کا خیال آتے ہی ڈیمن جلدی سے اٹھا اور ہاسپٹل سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ گیا لو کا بھی اسکے پیچھے آیا تھا۔

"فکر مت کرو ڈیمن ہم ڈھونڈ لیں گے صوفیا کو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی کو مزید تیزی سے بھگانے لگا۔رات ہونے تک وہ پورے لاس ویگاس میں اپنے ایک ایک دشمن کو ڈھونڈ کر بری طرح سے مار چکا تھا لیکن صوفیا ان میں سے کسی کے پاس بھی نہیں تھی۔

جہاں انہیں بیانکا اور صوفیا کی گاڑی ملی تھی وہ جگہ بالکل سنسان تھی اور وہاں کوئی کیمرہ بھی نہیں تھا جس سے ان لوگوں کے بارے میں کچھ پتہ چلتا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی بہن کو کہاں ڈھونڈے۔اگلے دن تک وہ ہر جگہ مارا مارا پھر تا رہا لیکن صوفیا کا کچھ پتہ نہیں چلا۔اب وہ بہت بے بس ہو کر سڑک کے کنارے بینچ پر بیٹھا کر سچن کراس کو ہاتھ میں تھامے اپنی بہن کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگ رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔"

ڈیمن نے مردہ ہاتھوں سے فون کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہو ڈیمن گھر آجاؤ تمہاری ماں کا فیونرل ہے کیا تم اسے آخری بار دیکھنا نہیں چاہو گے۔۔۔"

اپنے باپ کی آواز پر بہت سے آنسو ڈیمن کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"آرہا ہوں۔۔۔"

ڈیمن اتنا کہہ کر گھر آیا جہاں ملازم نے اسے کالا لباس زیب تن کرنے کے لیے دیا۔اس کالے پینٹ کوٹ کو پہن کر ڈیمن چرچ میں آیا جہاں اسکی ماں کو سفید جوڑا پہنا کر تابوت میں لیٹایا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں کو یوں خود سے دور جاتا دیکھ بہت سے آنسو ڈیمن کی آنکھوں سے بہے۔

"میں صوفیا کو ڈھونڈ لوں گا وعدہ کرتا ہوں آپ سے۔۔۔"

ڈیمن نے انکے ماتھے پر ہونٹ کر رکھ کر کہا اور اپنے آنسوؤں کو پیتا وہاں سے چلا گیا۔اسے کچھ بھی کر کے اپنی بہن کو ڈھونڈنا تھا۔

آدھی رات کا وقت تھا اور چودہ سالہ روزلی کی آنکھ کسی کی چیخوں کی آواز سے کھلی۔وہ کل سے اپنے گھر کے تہہ خانے سے ایک لڑکی کی چیخیں سن رہی تھی لیکن اس میں اٹھ کر دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

ویسے بھی لڑکی ہونے کی وجہ سے اسے وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ اسکا باپ اور دونوں بڑے بھائی وہاں قیدیوں کو رکھ کر ٹارچر کرتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر آج ان دردناک چیخوں نے روزلی کو وہاں پر جانے کے لیے مجبور کر دیا۔روزلی نے اٹھ کر ایک نائٹ گاؤن پہنا اور ہلکے ہلکے قدموں سے اس تہہ خانے کی جانب چل دی۔

Posted On Kitab Nagri

باہر کھڑے گارڈ کو دیکھ کر روزلی کا منہ بن گیا لیکن پھر اس نے ایک گلدان اٹھا کر دیوار میں مارا تو گارڈ اس گلدان سے آنے والی آواز کی جانب چل دیا اور روزلی وہ دروازہ کھول کر جلدی سے اندر داخل ہو گئی۔

تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے کے بعد اس نے اس آواز کا پیچھا کیا جو مزید اونچی اور دردناک ہوتی جا رہی تھی۔ پھر اسکی نظر ایک کمرے پر پڑی جہاں سے وہ آواز آ رہی تھی۔

روزلی نے چھپ کر دیکھا تو پہلی نظر اپنے باپ اور دونوں بھائیوں پر پڑی جن کے چہرے پر بہت زیادہ خباثت تھی اور پھر اسکی نظر ایک لڑکی پر پڑی جو روتے ہوئے اپنا پھٹا ہوا سفید لباس خود سے لگا کر خود کو چھپا رہی تھی۔

ایک پل لگا تھا روزلی کو اس لڑکی کو پہچاننے میں۔ وہ صوفیا موریٹی تھی، روزلی کے منگیتر ڈیمن موریٹی کی بہن لیکن وہ یہاں کیوں تھی اور وہ لوتھر کی بھی منگیتر تھی تو لوتھر یہ کیسے برداشت کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بہت سے سوال روزلی کے ذہن میں آئے۔ تبھی روزلی کا دوسرا بھائی آگے بڑھا اور سسکتی ہوئی صوفیا کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا یہ دیکھ کر ایک ہلکی سی چیخ روزلی کے ہونٹوں سے نکل گئی۔

جسے سن کر لوتھر کمرے سے باہر آیا اور آنکھیں چھوٹی کر کے روزلی کو گھورنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم یہاں کیا کر رہی ہو روز تمہیں اس وقت سونا چاہیے۔۔۔"

لوتھر نے سختی سے کہا تو روزلی نے سہم کر اس کمرے کی جانب دیکھا۔

"لل۔۔۔لوتھر وہ صوفیا تم یہ۔۔۔"

"اپنے کام سے کام رکھو روز اور جاؤ جا کر سو جاؤ۔۔۔جاؤ۔۔۔"!!!

روزلی وہیں کھڑا دیکھ کر لوتھر غصے سے چلایا تو روزلی جلدی سے اپنے کمرے میں واپس آ گئی لیکن وہ منظر یاد کر کے بہت دیر تک اسکا دل بری طرح سے دھڑکتا رہا۔

وہ بچی ضرور تھی لیکن جس معاشرے میں وہ رہتی تھی وہ اتنا تو سمجھتی تھی کہ اسکا باپ اور بھائی صوفیا کے ساتھ کیا کر رہے تھے اور روزلی انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہتی تھی لیکن وہ کیا کرتی وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

بہت زیادہ سوچنے کے بعد روزلی چپکے سے گھر کے ہال میں آئی اور وہاں پڑا فون اٹھا کر کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو۔۔۔۔۔"

فون کے اٹھائے جانے پر روزلی نے کانپتی آواز میں کہا اور گھبرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی کہ کہیں کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا تھا۔

"بولو کون ہو تم؟"

اس کے کانوں میں ڈیمن موریٹی کی اکتائی سی آواز پڑی تو روزلی مزید گھبرا گئی۔ وہ اپنے باپ اور بھائیوں سے غداری کرنے والی تھی لیکن اسے وہ کرنا تھا جو صحیح تھا۔

"میں روزلی ڈارسن بات کر رہی ہوں۔۔۔ میں جانتی ہوں صوفیا کہاں ہے ڈیمن۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

روزلی کے ایسا کہنے پر دوسری طرف ایک پل کے لیے خاموشی چھائی رہی۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔؟"

ڈیمن تقریباً غرایا ہی تھا اور روزلی مزید ڈر گئی لیکن پھر اس نے ہمت کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمارے گھر کے تہہ خانے میں۔۔۔"

"ببب۔۔۔ باس ڈیمن موریٹی اپنے آدمیوں کے ساتھ یہاں آیا ہے اور ہمارے ہر آدمی کو مارتا جارہا ہے۔"

آرتھر ڈارسن جو اپنے بیٹوں کے ساتھ کچھ پل پہلے ہی اس معصوم پر ظلم ڈھانے کے بعد اپنے کمرے میں آکر سویا تھا اپنے آدمی کے دروازہ کھٹکھٹا کر یہ بات کہنے پر بہت زیادہ حیران ہوا۔

"لیکن ڈیمن کو پتہ کیسے چلا کہ وہ یہاں ہے؟"

آرتھر نے خود سے ہی سوال کیا۔

"تم لوگ اسے روک کر کیا رہے ہو۔۔۔؟"

آرتھر دروازہ کھول کر غصے سے چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"باس جو بھی اس کے سامنے جاتا ہے وہ اسے مار دیتا ہے ہم کیا کریں۔۔۔۔وہ بہت جلد گھر میں داخل ہو جائے گا بہتر یہی ہے کہ آپ یہاں سے بھاگ جائیں۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ آدمی وہاں سے بھاگ گیا۔آرتھر نے گھبرا کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ تبھی اس کے دونوں بیٹے بھی اس کے پاس آئے۔

"ڈیمن یہاں پر کیسے آگیا اسے کیسے پتہ چلا اس کی بہن کے بارے میں ؟"

آرتھر کا چھوٹا بیٹا غصے سے چلایا۔

"میں نے بلایا اسے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے پیچھے سے روزلی کی آواز سن کر وہ تینوں حیرت سے اس کی جانب پلٹے۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا روز تم ؟"

آرتھر غصے سے چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی بالکل اسی طرح جس طرح آپ لوگ بے ضمیر ہو گئے ہیں۔۔۔یہ سب کرتے ہوئے تو آپ کو یہ بھی خیال نہیں آیا کہ آپ کی اپنی بھی ایک بیٹی ہے۔۔۔اب شرافت سے اس معصوم کو ڈیمن کو واپس کر دیں۔۔۔"

روزلی نے ہمت کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے بھائی نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔

"بالکل اپنی ماں پر گئی ہو اسی کی طرح نا سمجھ۔۔۔وہ تو پہلے ہی مر گئی تھی اور تمہیں آج مار دیں گے۔۔۔۔"

آرتھر نے غصے سے کہا اور اس کا بڑا بیٹا روزلی کی گردن اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔

"اسے چھوڑو لوتھر اور چلو میرے ساتھ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے باپ کی بات پر عمل کرتے ہوئے لوتھر نے روزلی کو جھٹکے سے چھوڑا اور اپنے باپ اور بھائی کے پیچھے اسی تہہ خانے میں چلا گیا جہاں پر صوفیا تھی۔

ان کو پھر سے وہاں آتا دیکھ صوفیا خوف سے سہم کر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب اس کا کیا کریں ڈیمن کسی بھی وقت یہاں پر پہنچتا ہی ہو گا۔"

لوتھر نے صوفیا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کی زبان سے ڈیمن کا نام سن کر صوفیا بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں ہے ڈیمن۔۔۔مجھے ڈیمن کے پاس جانا ہے۔۔۔ڈیمن۔۔۔ڈیمن۔۔۔"

صوفیا کے اونچی اونچی چلانے پر آرتھر اسکے پاس آیا اور اپنا ہاتھ اسکے منہ پر رکھ دیا۔

"اپنا منہ بند رکھو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے۔۔۔"

آرتھر نے اسے دھمکی دی لیکن صوفیا ابھی بھی اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا رہی تھی ڈیمن کے یہاں ہونے کا خیال ہی اسے بہت زیادہ ہمت دے رہا تھا۔

"چپ کرو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آرتھر نے غصے سے کہا لیکن وہ صوفیا کی چیخوں کو نہیں روک پایا اور تبھی اسکی انتہا ہوئی۔اس نے غصے سے اپنی کمر کے پاس سے چاقو نکالا اور اسے پوری طاقت سے صوفیا کی گردن میں گاڑھ دیا۔

صوفیا کی چیخیں فوراً بند ہو گئیں اور اسکا نازک وجود زمین پر گر گیا۔آرتھر نے جھک کر وہ چاقو واپس کھینچا۔

"چلو یہاں سے۔۔۔پچھلے دروازے سے نکل جاتے ہیں اس سے پہلے کہ ڈیمن یہاں پر آئے۔"

آرتھر نے اپنے بیٹوں سے کہا اور تہہ خانے میں بنے خفیہ راستے سے انہیں لے کر وہاں سے چلا گیا۔ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ڈیمن اور لوکا روزلی کے ساتھ بھاگتے ہوئے اس تہہ خانے میں آئے تھے۔

ڈیمن نے جب صوفیا کا خون سے لت پت نیم برہنہ وجود زمین پر دیکھا تو وہ ایک ہی پل میں ہزاروں موت مرا۔جب کہ لوکا وہیں کھڑا مردہ آنکھوں سے صوفیا کو دیکھ رہا تھا۔

ڈیمن نے جلدی سے اپنا کوٹ اتار کر صوفیا کے گرد لپیٹتے ہوئے اسے خود میں بھینچا صوفیہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"ڈ۔۔۔ڈیمن۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اپنی بہن کے پکارنے پر ڈیمن پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"مممم۔۔۔۔۔مجھے بچا لو ڈیمن میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ابھی مجھے جینا ہے مم۔۔۔۔میں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہتی۔"

اس کی بات سن کر ڈیمن نے روتے ہوئے اس کا نازک وجود اپنی بانہوں میں اٹھایا۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا صوفیا وعدہ کرتا ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔"

ڈیمن نے روتے ہوئے کہا اور اسے لے کر باہر کھڑی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔ڈرائیور پوری رفتار سے گاڑی بھگا رہا تھا اور ڈیمن اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر بہتے خون کو روکتے ہوئے مسلسل دعائیں کر رہا تھا۔

میری بہن کو بچا لیں خداوندا سے کھو دیا تو میں مر جاؤں گا۔۔۔میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں میری بہن کو بچا لیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے روتے ہوئے کتنی ہی دعائیں، کتنی ہی التجائیں کی تھیں لیکن ہسپتال پہنچتے تک صوفیا اس کی باہوں میں دم توڑ چکی تھی۔

صوفیا کے فیونرل کے بعد ڈیمن اپنے کمرے میں زمین پر سر جھکائے بیٹھا تھا جبکہ ہاتھ میں پکڑا ریوالور اس نے اپنے ماتھے پر رکھا ہوا تھا۔

اس کا دل تو کر رہا تھا کہ بس ایک گولی چلائے اور خود کو اس کرب سے آزاد کر دے جسے زندگی کہتے ہیں لیکن پھر اسے اپنی ماں سے کیا وعدہ آیا تو اپنے بال نوچتا اونچی اونچی چیخ کر رونے لگا۔

تبھی اسکی نگاہ اپنے گلے میں موجود کراس کے نشان پر پڑی تو اس نے ہاتھ میں پکڑ کر اسے دیکھا اور جھٹکے سے کھینچ کر اپنے گلے سے اتار دیا۔

"جھوٹ ہو تم۔۔۔سب جھوٹ ہے۔۔۔ نہیں سنتے تم دعاؤں کو۔۔۔ نہیں ہو تم مہربان سب جھوٹ ہے۔۔۔۔سب۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے غصے سے ہاتھ میں پکڑے اس کراس کو دور پھینک دیا اور چیخ چیخ کر رونے لگا جبکہ دروازے میں کھڑی روزلی اس کی یہ کرب ناک حالت دیکھ کر خود بھی رو دی۔ ہمت کرتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا۔

"آئی ایم سوری ڈیمن میرے گھر والوں کی وجہ سے تم نے سب کھو دیا۔۔۔ آئی ایم سو سوری۔۔۔"

روزلی نے روتے ہوئے کہا لیکن ڈیمن نے اسکا ہاتھ کندھے سے ہٹایا اور ضبط سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

"میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

روزلی نے اثبات میں سر ہلایا جو اس کے باپ اور بھائیوں نے کیا تھا اس کے بعد روزلی کے دل میں بھی ان کے لیے نہ تو محبت رہی تھی اور نہ ہی رحم باقی رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں وہ لوگ کہاں پر چھپے ہوں گے۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے دروازے میں کھڑے لوکا کی جانب دیکھتے ہوئے پتہ بتایا تو ڈیمن اٹھا اور لوکا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ روزلی اور لوکا اس کے پیچھے چل دیے۔

انہوں نے اپنے چند آدمیوں کو ساتھ لیا اور تھوڑی دیر کے سفر کے بعد ہی وہ اس جگہ پر پہنچ گئے جہاں آرتھر اپنے بیٹوں کے ساتھ موجود تھا۔

انکے گارڈز کو مارنے کے بعد ڈیمن اور لوکا اس چھوٹے سے گھر میں داخل ہوئے تو ڈیمن کو وہاں دیکھ کر لوتھر اور اسکا چھوٹا بھائی گھبرا گئے۔ روزلی بس خاموشی سے ایک کونے میں کھڑی ہو گئی۔

"ڈیمن تم یہاں۔۔۔؟"

ڈیمن غصے سے مٹھیاں بھینچتے آگے بڑھا اور لوتھر کو پکڑ کر بری طرح سے مارنا شروع کر دیا۔ اسکے بھائی نے آگے ہونا چاہا تو لوکا نے اسے پکڑ لیا اور کئی زوردار مکے اسکے پیٹ میں مارے۔

اپنے بیٹوں کی چیخیں سن کر آرتھر بھی کمرے سے باہر آ گیا۔ سامنے ہی ڈیمن کو دیکھ کر اس نے اپنی پسٹل ڈیمن کی جانب کرنا چاہی لیکن اس سے پہلے ہی ڈیمن نے ایک گولی اسکے بیٹے کے دل پر ماری ٹھیک وہاں جہاں انہوں نے اسکی ماں کو مارا تھا اور اسکے بے جان وجود کو زمین پر پٹخ کر ڈیمن نے آرتھر کو گلے سے پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

آرتھر نے اپنے دوسرے بیٹے کو دیکھا جسے لوکا بری طرح سے مار رہا تھا پھر لوکا نے ایک چاقو نکالا اور اسے بھی نفرت سے اس لڑکے کی گردن میں گاڑھ دیا۔اپنے بھائیوں کی یہ حالت دیکھ کر روزلی اپنی نم آنکھیں میچ گئی لیکن وہ اسی کے تو قابل تھے۔

اپنے بیٹوں کی لاشیں دیکھ کر آرتھر نے ہاتھ میں پکڑی بندوق ڈیمن کی طرف کی جسکا سرا تھام کر ڈیمن نے اپنے ماتھے پر رکھا اور لال ہوتی انگارہ آنکھوں سے آرتھر کو گھورنے لگا۔

"مار گولی۔۔۔میں نے کہا چلا گولی۔۔۔"

ڈیمن کی ان کرب ناک نیلی آنکھوں میں دیکھ کر آرتھر خوف سے کانپ اٹھا اور بندوق خود بخود اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی۔

ڈیمن نے دانت پیستے ہوئے اسے گردن سے پکڑا اور زمین پر پٹخ کر بری طرح سے اپنے پیروں سے مارنے لگا۔

"مم۔۔۔معاف کر دو ڈیمن۔۔۔مم۔میری غلطی نہیں تھی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آرتھر نے کچھ کہنا چاہا لیکن ڈیمن سن ہی کہاں رہا تھا وہ تو بس اسے بری طرح سے مارنے میں مصروف تھا۔

"میں نے تمہارے باپ کے کہنے پر مارا انہیں۔۔۔"

یہ سن کر آرتھر کو مارتا ڈیمن کا پیر رک گیا اور اس نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا۔روزلی اور لوکا بھی اس بات پر حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"تمہارے باپ کو لگتا تھا کہ تمہاری ماں اور بہن تمہاری کمزوری ہیں وہ راستے سے ہٹانا چاہتا تھا انہیں تاکہ تم ظالم ہو جاؤ۔۔۔میں نے تو اس کی بات مان کر دونوں کو مارا۔۔۔۔"

ڈیمن اب بت بنا اس کی بات سن رہا تھا اور آرتھر روتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہم نے سوچا تھا کہ ان دونوں کو وہیں مار دیں گے لیکن صوفیا کی خوبصورتی دیکھ کر ہماری نیت خراب ہو گئی۔۔۔"

لوکا جو تب سے سائیڈ پر کھڑا تھا غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔

"مم۔۔۔مجھے معاف کر دو ڈیمن میں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے زمین سے چاقو پکڑا اور اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی پوری طاقت سے وہ چاقو اس کی گردن میں گاڑ دیا پھر اس چاقو کو باہر کھینچا اور پھر سے واپس مار دیا۔

تیسری مرتبہ ڈیمن کے ایسا کرنے سے ہی آرتھر مر چکا تھا لیکن ڈیمن اسکے مرنے کے بعد بھی چاقو اسکی گردن میں مارتا رہا تھا اور روزلی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

"بس کرو ڈیمن وہ مر چکا ہے۔۔۔"

لوکا نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا تو ڈیمن نے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور چیختے ہوئے ایک ٹانگ آرتھر کے پیٹ میں ماری اور وہاں سے چلا گیا۔ وہ اس وقت بس اکیلا رہنا چاہتا تھا۔

مارکو اپنے آفس میں بیٹھا شراب کا گلاس ہاتھ میں پکڑے گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا جب اچانک اسکا دروازہ کھلا اور ڈیمن کمرے میں داخل ہوا جس کے ہاتھ اس وقت خون میں سنے ہوئے تھے۔ ڈیمن کو دیکھ کر مارکو مسکرا دیا۔

"یہاں آؤ ڈیمن۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن خاموشی سے آگے بڑھا اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کسے مار کر آئے ہو تم؟"

مارکو نے اسکے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا لیکن ڈیمن بس خاموش کھڑا مارکو کو دیکھتا جا رہا تھا۔

"لگتا ہے ابھی تک تم غم سے باہر نہیں نکلے لیکن کوئی بات نہیں نکل آؤ گے۔۔۔"

مارکو نے ایک گلاس میں شراب ڈالی اور ڈیمن کے سامنے کی۔

"لو اسے پی لو یہ تمہارا غم کم کرنے میں تمہاری مدد کرے گی۔"

ڈیمن نے وہ گلاس پکڑا اور ایک ہی گھونٹ میں وہ ساری شراب اپنے اندر انڈیل گیا۔ یہ دیکھ کر مارکو مسکرا دیا۔

"ڈارسن کو آپ نے کہا تھا مما اور صوفیا کو مارنے کے لیے؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات سن کر مارکو حیران ہوا اسکا مطلب جو خون ڈیمن کے ہاتھوں پر لگا تھا وہ کسی اور کا نہیں آرتھر کا تھا اور ڈیمن سب سچ جان چکا تھا۔

"ہاں میں نے ہی کہا تھا۔۔۔"

مارکو کو اب جھوٹ بولنا بلاجواز لگا اس لیے اس نے سچ بول دیا۔

"وہ دونوں تمہاری کمزوری تھیں ڈیمن اور وہ تمہیں وہ کبھی نہیں بننے دیتیں جو میں تمہیں بتانا چاہتا تھا۔۔"

مارکو اپنی جگہ سے اٹھا اور ڈیمن کے پاس آکر اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا۔

"ہم گینگسٹر زہیں ڈیمن ہمیں کسی سے محبت نہیں ہوتی کیونکہ محبت ہماری کمزوری بن جاتی ہے جسے ہمارے دشمن ہمارے ہی خلاف استعمال کرتے ہیں پھر وہ جیت جاتے ہیں اور ہم کمزوروں کی طرح ہار جاتے ہیں۔۔۔"

مارکو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ ڈیمن بس بت بنا وہاں کھڑا تھا۔

"انہوں نے صوفیا کا ریپ کیا۔۔۔ کیا وہ بھی آپ نے انہیں کرنے کو کہا تھا؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے سوال پر مار کو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"بالکل نہیں ڈیمن یہ ان کا اپنا پلین تھا اور یقین کروا گر تم انہیں نہیں مارتے تو میں انہیں اس سب کی سزا ضرور دیتا۔۔۔"

ڈیمن پھر سے خاموش ہو گیا تو مار کو مسکرا دیا۔

"یہ ہوئی ناں بات اب ان دونوں کو ماضی کا حصہ سمجھ کر بھول جاؤ اور آگے بڑھو مجھے وہ ظالم بادشاہ بن کر دیکھاؤ جو میں تمہیں بنانا چاہتا تھا۔ جس کے لیے میں نے اپنی بیوی اور بیٹی کی قربانی دی۔۔۔۔"

ڈیمن نے مردہ آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھا۔

"ایسا ہی ہو گا ڈیڈ ایسا ہی ہو گا۔۔۔"

اتنا کہہ کر ڈیمن نے ایک جھٹکے سے مار کو کو گردن سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی بوتل اپنی جیب سے نکال کر اس میں موجود سارا زہر مار کو کے منہ میں ڈال دیا۔

Posted On Kitab Nagri

مارکو نے وہ زہر اگلنا چاہا تو ڈیمن نے اسکی گردن پر دباؤ ڈال کر اسے زہر نگلنے پر مجبور کیا اور جھٹکے سے اسے زمین پر پھینک دیا۔

مارکو نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا جو اب اس سے دور ہو کر اسی کرسی پر بیٹھا تھا اور شان سے بادشاہ کی مانند ایک ٹانگ اپنی دوسری ٹانگ پر رکھ کر مارکو کا چھوڑا شراب کا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔

"مافیا کی دنیا کا ظالم بادشاہ بنانا چاہتے تھے ناں تم مجھے لو بن گیا میں بادشاہ۔۔۔۔"

مارکو نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا پھر دل میں اٹھتے زوردار درد پر اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر کراہنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ بادشاہ ظالم ہی کیا جو کرسی پانے کے لیے پچھلے بادشاہ کی جان نہ لے۔۔۔۔"

ایک مسکراہٹ ڈیمن کے ہونٹوں پر آئی۔

اسلام علیکم!
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"فکر مت کرو آج کے بعد پوری دنیا ڈیمن کو سب سے بے رحم کاپو کے طور پر جانے گی۔۔۔۔وہ کاپو جس نے کرسی کے لیے اپنے باپ کو زہر دے دیا اور پھر اسکی کرسی پر بیٹھ کر ہنستے ہوئے اسے تڑپ تڑپ کر مرتا دیکھا۔۔۔"

مارکو نے بے بسی سے ڈیمن کو دیکھا۔اسکے ناک اور آنکھوں سے خون نکلنے لگا تھا۔

"تمہارا دور ختم مارکو موریٹی اب یہ ڈیمن موریٹی کا دور ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے شان سے وہ شراب کا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا اور مار کو کو زمین پر تڑپتا دیکھ قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔

وہ اب وہ ڈیمن نہیں رہا تھا جسے اس کی ماں نے رحم کرنا سیکھایا تھا وہ اب وہ ڈیمن تھا جس کے باپ نے رحم اور محبت کو نوچ کر اس سے دور کر دیا تھا۔

🔥🔥🔥🔥

اپنی آپ بیتی سنا کر ڈیمن نے پارسا کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسو اسکے گال پر بہہ رہے تھے۔

"اب بولو ہو رہی ہے ناں مجھ سے نفرت۔۔۔"

پارسا نے انکار میں سر ہلایا اور آنسو پونچھ کر ڈیمن کی طرف دیکھا۔

"نہیں بلکہ رحم آ رہا ہے آپ پر بہت زیادہ رحم۔۔۔"

ڈیمن اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچ کر پھر سے سامنے موجود سمندر کو دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بتاؤ بیلا کیوں رحم نہیں آیا تمہارے خدا کو میرے حال پر؟ کیوں اس نے اپنی رحمت سے میری بہن کو نہیں بچایا کیوں؟"

پارسا خاموش ہو کر سامنے موجود سمندر کو دیکھنے لگی جسے ان کی کشتی چیر کر آگے بڑھ رہی تھی۔ جبکہ بادل اب ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار ان پر برسا رہے تھے۔

"حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔ان کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی ایک انسان کو خواہش ہو سکتی ہے۔بے تحاشہ دولت، شہرت، عزت، بچے اور جان چھڑکنے والی بیوی۔۔۔"

ڈیمن حیرت سے پارسا کو دیکھنے لگا۔

"پھر ایک دن اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانے کا فیصلہ کیا اور ان سے سب کچھ لے لیا۔ان کے تمام بچے وفات پا گئے، تمام دولت ان سے چھن گئی،ان کی جو بیوی ملکہ کی طرح رہتی تھیں انہیں اپنے بال بیچ کر گزارہ کرنا پڑا۔۔۔"

پارسا نے نگاہیں اٹھا کر ڈیمن کو دیکھا جو مکمل طور پر اسکی بات میں ڈوبا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے رحم کی بھیک مانگی تو جانتے ہیں کیا ہوا؟"

ڈیمن نے سوالیہ نظروں سے پارسا کو دیکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے انہیں سب کچھ لوٹا دیا اور جو لیا تھا اس سے بھی زیادہ لوٹایا۔۔۔"

پارسا نے اپنی نم پلکوں کو صاف کر کے ڈیمن کو دیکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی امتحان میں ڈالا تاکہ اپنی آزمائش میں سکون کے لیے آپ اسے جانیں، اسے تلاش کر کے اسکی طرف لوٹ آئیں اور وہ اپنی رحمت کے سائے میں آپ کو چھپا کر پہلے سے بھی کئی زیادہ خوشیاں عطا کرے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے مسکرا کر ڈیمن کو دیکھا جو مکمل طور پر اسکی باتوں میں کھویا ہوا تھا۔

"قرآن پاک میں ارشاد ہے:
اور عنقریب تمھارا رب تمھیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

Posted On Kitab Nagri

:اور تمھارا مستقبل تمھارے ماضی سے بہتر ھو گا

:بے شک مشکل کے "ساتھ،"آسانی ہے۔"

پارسا مسکرا دی۔

"اس لیے کبھی مایوس نہیں ہوں اور راہ راست کو تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کی جانب لوٹ آئیں وہ آپ کا ہر غم ایسے مٹا دیں گے گی گو یا وہ کبھی تھا ہی نہیں کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔۔۔"

پارسا کے خاموش ہونے پر ڈیمن اسکی باتوں کے سحر سے باہر نکلا اور اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

"یہ سب سننے کے بعد بھی تمہیں اپنے خدا پر اتنا یقین ہے؟"

"اگر میرے نصیب میں تا قیامت بھی صرف آنسو لکھ دیے جائیں تو بھی میرا یقین اللہ تعالیٰ سے نہیں ختم ہو سکتا۔۔۔"

پارسا نے بھرپور اعتماد سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور دیکھیے گا سر جس دن وہ آپ کو اپنی نشانی دیکھائیں گے ناں آپ کی عقل، سوچ دنگ رہ جائے گی اور تب آپ کو احساس ہو گا کہ جو میں نے کہا تھا وہ سب سچ تھا۔ پھر اس رب کی تلاش میں نکل جائے گا سر وہ آپ کی دنیا اور آخرت دونوں سنوار دے گا۔۔۔"

اتنا کہہ کر پارسا نے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا۔

"میری نماز کا وقت ہو چکا ہے۔۔۔ اللہ سے آپ کے لیے سکون کے ساتھ ساتھ آپ کی ہدایت کی بھی دعا کروں گی کہ وہ آپ کو اپنی ایسی نشانی دیکھائے کہ آپ کے پاس اسکو دل و جان سے ماننے کے سوا کوئی راستہ نہیں بچے۔۔۔"

پارسا اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور ڈیمن کتنی ہی دیر وہیں کھڑا اسکی باتوں کے سحر میں جکڑا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سمندری سفر کے بعد ایک آئی لینڈ پر آئے تھے جہاں صرف ایک ہی بڑا سا گھر تھا اور ان سب کے علاوہ اس آئی لینڈ پر کوئی بھی نہیں تھا۔ پارسا یہ جان کر حد سے زیادہ حیران ہوئی کہ وہ پورا آئی لینڈ ڈیمن کی ملکیت تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آئی لینڈ کا ساحل سمندر سب سے خوبصورت تھا۔پارسا نے دو دن روزلی کے ساتھ گزارے اور ہر طرح سے ڈیمن کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔

اور وہ آج بہت خوش تھی کیونکہ آج اسے اٹلی آئے دسواں دن تھا اور وہ کل آزاد ہونے والی تھی لیکن وہ پریشان تھی کہ ڈیمن کو انکار کیسے کرے گی۔

وہ ابھی عشاء کی نماز ادا کر کے فارغ ہوئی تھی جب روزلی ایک ملازمہ کے ساتھ اسکے کمرے میں آئی اور ایک انتہائی خوبصورت سا سوٹ پارسا کے سامنے کیا۔

"تیار ہو جاؤ پارسا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی کی بات پر پارسا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کس لیے؟"

"ڈیمن نے تمہارے لیے ایک پارٹی رکھی ہے اس کے لیے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے اس سفید خوبصورت لباس کو دیکھتے ہوئے انکا میں سر ہلایا۔

"میں پارٹی میں نہیں جاتی آپ انہیں منع کر دیں۔۔۔۔"

روزلی نے گہرا سانس لیا اور آگے ہو کر پارسا کو کندھوں سے پکڑا۔

"پارسا تم نے اسے ان دنوں کا موقع دیا تھا اور یہ چند پل اس کے پاس وہ آخری موقع ہیں پلیز انہیں مت چھینو اس سے۔۔۔۔"

پارسا بے بسی سے اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"لیکن میں یہ ڈریس نہیں پہنوں گی۔۔۔۔"

"کیوں تمہیں پسند نہیں آئی کیا اگر انہیں آئی تو اور بھی بہت سی ہیں۔۔۔"

روزلی نے ریک کی جانب اشارہ کیا تو پارسا نے اس میں سے ایک سادہ سا سوٹ لیا اور کپڑے بدل کر اچھی طرح سے حجاب کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ دودنوں سے ڈیمن کو مکمل نظرانداز کررہی تھی اور ابھی بھی وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس میں ڈیمن کا دل توڑنے کی ہمت نہیں تھی لیکن وہ کیا کرتی اس نے غلط انسان کو اپنے لیے چنا تھا۔ پارسا واش روم سے باہر آئی اور نم آنکھوں کو موند لیا۔

"یااللہ مجھے ہمت دینا۔۔۔۔"

پارسا گہرا سانس لے کر روزلی کے پاس آئی جس نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"اینجل۔۔۔"

روزلی کے پکارنے پر پارسا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا لیکن روزلی کے چہرے پر بے تحاشا غم دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

"وہ تمہیں بہت زیادہ چاہتا ہے شائید پوری دنیا میں بس اب تم ہی ہو جسے وہ چاہتا ہے جو اسے اندھیروں کی دنیا سے نکال سکتی ہے پلیز اسے تنہا نہ چھوڑنا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا روزلی کی بات پر سر جھکا کر خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔ وہ اس وقت بے بس تھی بہت زیادہ بے بس۔

پارسا خاموشی سے گھر سے باہر آئی تو باہر کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ پورا آئی لینڈ ہی رنگ برنگی لائٹوں سے سجا ہوا تھا جو ماحول کو بہت زیادہ خوبصورت بنا رہے تھے اور گھر سے ساحل سمندر تک سفید پردوں اور لائٹوں سے سجایا ایک راستہ بنایا گیا تھا۔ پارسا وہاں سے گزر کر ایک جگہ پر پہنچی جہاں ان سفید پردوں اور لائٹوں سے پورا کمرہ بنایا گیا تھا اور اس سب پر سمندی لہروں کا شور ہر چیز کو چار چاند لگا رہا تھا۔

پارسا کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو گھبرا کر پلٹی اور ڈیمن کو دیکھا جو کالے پینٹ کوٹ میں ملبوس بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا۔ پارسا نے فوراً ہی اپنی نظریں جھکا لیں۔

"تمہیں سب کیسا لگا بیلا؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کے مسکرا کر پوچھنے پر پارسا اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"بہت اچھا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے مسکرا کر اسے میز کی جانب اشارہ کیا جہاں بے ہر طرح کا کھانا پڑا تھا۔ پارسا خاموشی سے چل کر اس میز پر بیٹھ گئی اور کھانا کھانے لگی۔ جبکہ ڈیمن بس خاموشی سے بیٹھا اسے دیکھتا جا رہا تھا۔

"کک۔۔۔ کیا اب میں جاؤں؟"

کھانا کھانے کے بعد پارسا نے گھبرا کر پوچھا تو ڈیمن مسکرا دیا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟"

ڈیمن نے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تو پارسا خاموشی سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساحل سمندر پر چلنے کے بعد وہ دونوں ایک جگہ پر آئے جہاں کافی زیادہ اندھیرا تھا۔ اچانک ہی بہت ساری قندیلیں جزیرے کے وسط سے آسمان کی جانب اڑنے لگیں اور اس خوبصورت منظر کو دیکھ کر پارسا اپنا آپ بھول گئی۔

اپنے پیچھے سے آنے والی آہٹ پر پارسا پلٹی اور حیرت سے ڈیمن کو دیکھا جو ہاتھ میں انگوٹھی پکڑے ایک گھٹنے پر بیٹھا تھا۔ پارسا کا دل بہت زور سے دھڑکا۔

Posted On Kitab Nagri

"جانتی ہو تم سے ملنے سے پہلے میری زندگی کیسی تھی بیلا؟ایسا لگتا تھا کہ ہر دن ایک عذاب ہو جو مجھے اپنی جان پر جھیلنا ہے۔۔۔"

پارسا حسب عادت سر جھکا کر اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"پھر میں نے پہلی دفعہ تمہیں دیکھا تو مجھے یہ لگا کہ دنیا اتنی بھی بری نہیں ہے،پہلی نظر میں ہی تم وہ بن گئی جو کوئی نہیں بن سکا میرا سکون۔۔۔"

پارسا کی پلکیں اسکی بات پر نم ہو چکی تھیں۔

"مجھے لگا کہ میں تمہاری پاکیزگی اور معصومیت کے قابل نہیں اس لیے تم سے دور رہا لیکن پھر تمہارا کسی اور کا ہونے کا احساس مجھے خود غرض بنا گیا بیلا بہت زیادہ خود غرض۔۔۔۔"

ڈیمن نے گہرا سانس لیا اور مسکرا کر پارسا کو دیکھا جو سر جھکائے خاموشی سے کھڑی تھی۔

"اب وہ سکون مجھے اپنی آخری سانس تک چاہیے جو صرف تمہیں دیکھ کر ملتا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے وہ ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی پارسا کے سامنے کی۔

"میری ہو جاؤ بیلا ہمیشہ کے لیے میر اقرار بن جاؤ اور میں ان دس دنوں کی طرح تمہاری ساری زندگی ہر خواہش پوری کرتے گزار دوں گا۔۔۔"

پارسا نے اب کی بار نم آنکھیں اٹھا کر ڈیمن کو دیکھا۔

"بولو بیلا کرو گی مجھ سے شادی۔۔۔؟"

پارسا کافی دیر خاموش کھڑی اپنے ہاتھ مسلتی رہی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے ڈیمن کو جواب دے پھر ہمت کر کے گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے ایک لفظ بولا۔

"نہیں۔۔۔"

ڈیمن نے بے یقینی سے بھری نیلی آنکھیں اٹھا کر پارسا کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیلا۔۔۔"

"میں نہیں کر سکتی آپ سے شادی سر پلیز اس راہ پر مت چلیں جہاں آپ کو مزید تکلیف ہو میری اور آپکی راہیں جدا ہیں۔۔۔ہم ایک ہونے کے لیے نہیں بنے۔"

ڈیمن ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی کو مٹھی میں بھینچتا اٹھ کھڑا ہوا اور کافی دیر سر جھکا کر کھڑی پارسا کو دیکھتا رہا۔

"تم مجھ سے شادی کرو گی۔"

ڈیمن نے گویا اس لڑکی کو حکم دیا۔

"نہیں۔"

"کیوں نہیں؟"

ڈیمن نے اس چھوٹی سی لڑکی کو گھورتے ہوئے سوال کیا حالانکہ اس سوال کے جواب سے وہ واقف تھا یہ جواب وہ کئی مرتبہ سن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ آپ اللہ کو نہیں مانتے اور میں اسی سے شادی کروں گی جو اللہ کو ماننے والا ہو۔۔۔ایک مسلمان ہو۔"

پوری دنیا اس لڑکی کے قدموں میں رکھنے کے باوجود ہمیشہ والا جواب سن کر ڈیمن اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچ چکا تھا۔

"نہیں مانتا میں تمہارے خدا کو بیلا لیکن دیکھنا ایک دن اسکے باوجود تم مجھے قبول کرو گی وعدہ ہے یہ میرا۔۔۔"

ڈیمن کی نیلی آنکھوں میں جنون کی آگ دیکھ کر وہ نازک لڑکی بہت ڈر گئی مگر پھر ہمت کرتے ہوئے بول اٹھی۔

"آپ کچھ بھی کر لیں ایک مسلمان عورت صرف مسلمان مرد کی ہی ہو سکتی ہے اور میں آپ کو تب تک قبول نہیں کروں گی جب تک آپ اللہ کو دل سے نہیں مانتے یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔"

وہ معصوم سی لڑکی جو ہر دوسری چیز سے ڈرتی تھی یہ بات کہتے ہوئے اسکے لہجے میں چٹانوں سی مظبوطی تھی اور وہ مظبوطی ڈیمن کا جنون مزید بڑھا گئی تھی۔پارسا نے ہمت کرتے ہوئے نظر اٹھا کر ڈیمن کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کی اگر ان دس دنوں کے بعد میرا جواب نہ ہو تو آپ مجھے آزاد کر دیں گے۔۔۔۔میں چیلنج جیت گئی ڈیمن سر اب آپ مجھے میرے ماموں کے پاس جانے دیں۔۔۔۔"

ڈیمن اسکے خود سے دور جانے کا سن کر ہی غصے سے پاگل ہو چکا تھا۔ہاں اس نے وعدہ کیا تھا کی اگر اس کا جواب انکار ہی رہے گا تو اسے جانے دے گا لیکن اس کے اندر چھپا خود غرض ڈیمن اسے نہیں کھو سکتا تھا پھر سے اپنی زندگی کو جہنم نہیں بنا سکتا تھا۔

"میں نے جھوٹ کہا تھا۔۔۔تم میری ہو اور میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا کبھی نہیں۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے نم نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا پھر بنا سوچے سمجھے اپنا ہاتھ اٹھایا اور پوری طاقت سے ایک تھپڑ ڈیمن کے منہ پر مار کر روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ اسکی آنکھوں میں وہ نفرت دیکھ کر ڈیمن کا دل ہزار ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا لیکن اسکی نفرت اسکی جدائی سے تو بہتر تھی ناں۔زبردستی ہی سہی لیکن وہ اسکے پاس رہتی اسکی آنکھوں کے سامنے اسکا سکون بن کر۔۔۔

🔥🔥🔥🔥

اگلے دن ہی وہ لوگ لاس ویگاس واپس آ چکے تھے لیکن پارسا نے کل سے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا یہاں تک کہ وہ روزلی سے بھی بات کرنا چھوڑ چکی تھی بس خاموش بت بن کر بیٹھی رہتی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کو اسکی یہ حالت بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتا۔

"بیلا ہم گھر پہنچ گئے ہیں۔۔۔۔۔"

انکی گاڑی موریٹی مینشن کے باہر رکی تو ڈیمن نے اسے پکارا لیکن پارسا اسے مکمل طور پر نظرانداز کرتی اندر جا کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور ڈیمن بس بے بسی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ اپنے آفس میں آکر وہ بے بسی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈیمن۔۔۔"

لوکا نے اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا تو ڈیمن نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم اس کے ساتھ اچھا نہیں کر رہے اس طرح اپنا وعدہ توڑ کر تم اسے خود سے بدظن کر دو گے۔۔۔"

ڈیمن نے گہرا سانس لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا کروں میں لوکا اسے کھو بھی نہیں سکتا۔۔۔"

لوکا ڈیمن کو اتنا بے بس دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"وہ مسلمان سے شادی کرنا چاہتی ہے نا تو تم اس کے لیے مسلمان ہو جاؤ۔۔۔"

"وہ کہتی ہے کہ مسلمان صرف خدا کے لئے ہوا جاتا ہے کسی انسان کے لئے نہیں اور جسے میں نہیں مانتا لوکا اس پر ایمان کہاں سے لاؤں اور اس معاملے میں اپنی بیلا سے جھوٹ نہیں بولنے والا۔۔۔"

لوکا نے گہرا سانس لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو کیا کرو گے ڈیمن تم اسے یوں زبردستی کب تک باندھ کر رکھو گے اگر پھر سے بھاگنے کی کوشش میں اس نے خود کو نقصان پہنچا لیا تو؟"

ڈیمن نے پریشانی سے اپنی کنپٹی کو سہلایا پھر اچانک ایک شخص کا خیال آنے پر ڈیمن کے چہرے پر پہلے سنجیدگی اور پھر ایک مسکراہٹ آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

"روزلی کو بلاؤ لوکا۔۔۔"

لوکا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا۔

"روز کو لیکن کیوں؟"

"سوال کرنے کو نہیں کہا میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔"

لوکا گہرا سانس لے کر روزلی کو بلانے چلا گیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ روزلی کے ساتھ ڈیمن کے آفس میں داخل ہوا۔

"میرا ایک کام کرو گی روزلی؟"

"تم حکم کرو ڈیمن۔۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر کہا اپنے سامنے موجود شخص کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جا کر پارسا سے کہو کہ اسکا سابقہ شوہر میری قید میں ہے اور ہر دن ظلم برداشت کرتا ہے اور میں اسے اپنی قید سے بالکل بھی آزاد نہیں کرنے والا۔۔۔۔۔"

لوکا اور روزلی دونوں نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا جس کے چہرے پر کافی خطرناک مسکراہٹ تھی۔

"لیکن کیوں ڈیمن؟"

"سمجھ جاؤ گی ابھی جیسا کہا ہے ویسا کرو۔۔۔۔"

روزلی نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ ڈیمن کے ارادے کو سمجھ کر لوکا نے افسوس سے اپنے دوست کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ اسکے ساتھ زیادتی ہے ڈیمن۔۔۔۔"

ڈیمن کی مسکراہٹ اس بات پر گہری ہو گئی۔

"یہ اسے میرے سیاہ دل پر حکومت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ وہ کس کا جنون بن رہی ہے اب مجھ سے رہائی اسے کوئی بھی نہیں دلا سکتا کوئی بھی نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن شدت سے کہتا کوئی دیوانا ہی لگ رہا تھا جس کی دیوانگی اسکی محبت پر بھاری پڑھ رہی تھی۔

روزلی پارسا کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے پارسا خاموشی سے بیڈ کے کونے پر بیٹھی نظر آئی۔ کل رات ڈیمن کے پاس سے واپس آنے کے بعد پارسا نے پوری رات رو کر گزاری تھی۔ کتنی ہی بار روزلی نے اسے رونے کی وجہ پوچھنا چاہی لیکن پارسا نے اسے کوئی بھی جواب نہیں دیا۔

"اینجل۔۔۔۔"

روزلی نے پارسا کے کندھے پر ہاتھ رکھا لیکن پارسا بس ایک بت بن کر بیٹھی رہی۔

"پلیز پریٹی اینجل کچھ تو کہو۔۔۔۔"

روزلی کو اسکی یہ حالت بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی اور اس سب پر ڈیمن نے اسے مزید پریشانی میں ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ روزلی نے گہرا سانس لے کر ہمت جمع کی۔

Posted On Kitab Nagri

"اینجل مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری بتانا ہے۔۔۔۔تمہارا۔۔۔۔تمہارا پرانا شوہر وہ ڈیمن کے پاس قید ہے۔۔۔۔۔"

پارسا نے فوراً حیرت سے بھری آنکھیں اٹھا کر روزلی کو دیکھا۔

"سمیر؟"

"ہاں وہ ہی جس سے تمہاری پہلے شادی ہوئی تھی ڈیمن نے اسے تب سے اپنے پاس قید رکھا ہے جب وہ تمہیں یہاں لایا تھا اور تب سے ہر روز اسے ٹارچر کر رہا ہے۔۔۔۔"

پارسا کی حیرت سے پھیلی ہوئی پلکیں بھیگ چکی تھیں۔اسے سمیر کے نام سے بھی نفرت ہو چکی تھی لیکن وہ اسکے ماموں کا اکلوتا بیٹا تھا اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اسکے ماموں تو جیتے جی مر جاتے۔

"لل۔۔۔۔لیکن سر ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"

پارسا نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں نظر نہیں آتا اینجل تم جنون بن چکی ہو اسکا اور وہ شخص تمہارا شوہر رہ چکا ہے تو ڈیمن کے جنون کو یہ کہاں گوارا ہوتا۔۔۔"

پارسا نے اپنے چھوٹے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا لیں اور آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بے دردی سے پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے ڈیمن سر سے ملنا ہے۔۔۔"

"اپنے آفس میں ہے وہ۔۔۔"

پارسا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے آفس کی طرف چل دی۔ وہاں پہنچ کر اجازت لیئے بغیر ھی دروازہ کھول کر آفس میں داخل ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سمیر آپ کے پاس قید ہیں؟"

پارسا کے غصے سے پوچھنے پر ایک مسکراہٹ ڈیمن کے ہونٹوں پر آئی جسے اپنے چہرے سے ہٹاتا وہ پارسا کی جانب پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میرے پاس ہے۔۔۔"

"کیوں؟آپ نے کہا تھا کہ اگر وہ مجھے آپ کو دے دیں تو آپ انہیں قرض معاف کر دیں گے پھر کیوں قید کیا آپ نے انہیں؟"

ڈیمن نے پہلی مرتبہ پارسا کو اتنے غصے میں دیکھا تھا۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اس کی فکر کیوں ہے بیلا۔۔۔کیا وہ سب بھول چکی ہو جو اس نے تمہارے ساتھ کیا تھا۔"

ڈیمن کی بات پر پارسا کی پلکیں غصے کی شدت سے بھیگ گئیں۔

"وہ میرے ماموں کے اکلوتے بیٹے ہیں اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میرے ماموں جی نہیں پائیں گے۔۔۔"

ڈیمن نے ابرو آچکا کر اسے دیکھا۔وہ اپنی بیلا کو اس سے بھی زیادہ جان چکا تھا وہ وہی سب کر رہی تھی جو اس نے سوچا تھا۔

"وہ میرا مجرم ہے بیلا میں اسے آزاد نہیں کرنے والا کچھ بھی کر لو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دو آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"پلیز سر ایسا مت کریں۔چھوڑ دیں انہیں میرے ماموں کا اکلوتا سہارا ہیں وہ۔۔۔"

پارسا کی التجا پر ڈیمن اسکے قریب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو ٹھیک ہے میں اسے آزاد کر دوں گا لیکن ایک شرط پر۔۔۔۔"

پارسا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اس کی آزادی کے بدلے میں تم میرے پاس ہمیشہ رہو گی اور کبھی بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش نہیں کرو گی نہ ہی ایسا مطالبہ کرو گی اور اگر تم ایسا نہیں چاہتی تو تم آج سے آزاد ہو لیکن کچھ بھی کر لو تم اسے مجھ سے آزاد نہیں کروا پاؤ گی۔۔۔"

پارسا بے یقینی سے اس خود غرض شخص کو دیکھنے لگی جسے کبھی اس نے اپنا محسن سمجھا تھا۔

"شرم آ رہی آج مجھے خود پر کہ میں نے کبھی آپ کو ایک اچھا انسان سمجھا لیکن آج سمجھ آ رہا ہے کہ آپ تو انسان ہی نہیں ہیں۔اپنے رحم اور محبت کے ساتھ ساتھ اپنی انسانیت کو بھی دفنا چکے ہیں آپ۔۔۔"

پارسا نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے انتہائی زیادہ نفرت اور کرب سے کہا۔

"ٹھیک ہے وہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں سمیر کی آزادی کے بدلے میں اپنی آزادی کا سودا کرتی ہوں لیکن یاد رکھیے گا سر کہ آپ کی پاس میں نہیں بس ایک زندہ لاش ہو گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور ڈیمن اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر شیشے کی کھڑی میں مار کر اسے توڑ چکا تھا۔اسکی بیلا اب اس سے نفرت کرنے لگی تھی لیکن جو بھی ہو تا وہ تھی تو اسکے پاس ہی ناں اور ڈیمن کے لیے یہی کافی تھا۔

سمیر کی آنکھ اپنے گرد ہونے والے شور و غل سے کھلی۔اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر حیرت سے لوکا کو دیکھا جو اس کی بیڑیاں کھول رہا تھا۔

"کسی اور طریقے سے مارنے کا ارادہ ہے مجھے کیا؟"

سمیر نے جسم میں اٹھتی تکلیفوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں تمہیں آزاد کیا جا رہا ہے۔۔۔"

لوکا کے سنجیدگی سے کہنے پر سمیر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"آزاد؟تت۔۔۔۔تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔"

سمیر نے آنکھیں موند کر خدا کا شکر ادا کیا کہ اسے روز کی اذیت سے رہائی مل رہی تھی۔

"جاننا نہیں چاہو گے تمہیں کیوں آزاد کیا جارہا ہے؟"

سمیر نے سوالیہ نظروں سے لوکا کو دیکھا جس کے چہرے پر بہت زیادہ سنجیدگی تھی۔

"پارسا کی وجہ سے۔۔۔۔"

سمیر کا سانس اسکے حلق میں ہی اٹک گیا۔

"ڈیمن نے اسے اپنا بنانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ لڑکی اسی بات پر ڈٹی رہی کہ وہ صرف ایک مسلمان سے شادی کرے گی۔ڈیمن نے اسے چیلنج کیا کہ اگر اس کی تمام شان وشوکت دیکھنے کے بعد بھی پارسا کا جواب انکار ہی رہا تو وہ اسے آزاد کر دے گا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سمیر بس حیرت سے آنکھیں کھولے لوکا کو دیکھتے ہوئے اسکی بات سن رہا تھا۔

"اور جانتے ہو ایک ملکہ کی زندگی دیکھنے کے بعد بھی اس لڑکی نے انکار کر دیا اور آزاد ہو گئی لیکن پھر اسے تمہاری قید کا علم ہوا تو اس نے ڈیمن سے تمہاری آزادی کی درخواست کی۔۔۔"

سمیر اب اپنا سر شرمندگی سے جھکا چکا تھا۔

"ڈیمن نے اس کے سامنے شرط رکھی کہ وہ یا تو اس سے آزاد کرے گا یا تمہیں۔۔۔اور اس نے خود کو پھر سے قید کروا کر تمہیں آزاد کروا دیا۔"

بہت سے آنسو سمیر کی آنکھوں سے بہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس معصوم کی قربانی کے بدلے تمہیں یہ آزادی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔"

اب سمیر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔لوکا نے اسکے ہاتھ مکمل طور پر کھول دیے تو سمیر نے فوراً اپنے ہاتھ لوکا کے سامنے جوڑ دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز ایسا مت کرو چاہے تو مجھے میری آخری سانس تک قید کر لو لیکن اسے آزاد کر دو۔۔۔وہ بہت معصوم ہے۔۔۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ لوکا کے ہونٹوں پر آئی۔

"اپنی جان بچانے کے لیے اسکا سودا کرتے ہوئے تمہیں یاد نہیں آیا کہ وہ بہت معصوم ہے۔۔۔اب سے تم آزاد ہو لیکن فکر مت کرو تم آزاد ہو کر بھی قید رہو گے۔جو تم نے اسکے ساتھ کیا ہے ناں اسکا خیال ہی تمہیں آزاد نہیں رہنے دے گا۔۔۔"

لوکا نے اتنا کہہ کر ایک پٹی سمیر کی آنکھوں کے گرد باندھ دی اور اسے اپنے آدمیوں کو دیا جو اسے گاڑی میں ڈال کر اسکے اپارٹمنٹ کے باہر پھینک کر چلے گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیر نے آنکھوں سے پٹی ہٹائی اور لوکا کی باتوں کو یاد کرتا مردہ قدموں سے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔

وہاں آتے ہی اسکی سب سے پہلی نظر اس صوفے پر پڑی جہاں پارسا سویا کرتی تھی۔بہتی آنکھوں سے وہ کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گیا تو اسے اس خط کا خیال آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے بے چینی سے پورا کمرہ ڈھونڈ دیا۔ پھر آخر کار اپنے بیڈ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے اسے وہ خط ملا جسکے الفاظ پھر سے پڑھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔اس ہیرے کو وہ کھو چکا تھا۔

"باس ڈیمن واپس آ چکا ہے۔۔۔"

چارلز کی بات پر مہنگا سگار پیتے ریمو کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"یعنی اب میری منزل دور نہیں۔۔۔اف مزہ آجائے گا ڈیمن کو تڑپتا دیکھ میرا دل کرے گا وہ تڑپتا ہو اور میں اسکے سامنے خوشی سے ناچوں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"

ریمو کا پاگل پن دیکھ کر چارلز مسکرا دیا۔

"لیکن باس ہم اس لڑکی تک پہنچیں گے کیسے وہ ڈیمن کے مینشن میں ہے اور وہاں کی سیکیورٹی کو توڑ کر اس لڑکی کو وہاں سے نکالنا تقریباً ناممکن ہے۔۔۔"

ریمو نے آنکھیں چھوٹی کر کے چارلز کو گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا پلان بھول گئے کیا جیسا کہا تھا بس ویسا کردو تو وہ لڑکی خود ہمارے پاس آئے گی۔۔۔"

چارلز نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اور تم یہ کام خود کرو گے چارلز میں اس میں کوئی بھی گڑ بڑ نہیں چاہتا اور یاد رکھنا اگر یہ پلین ناکام رہا تو اذیت لفظ کا مطلب کیا ہوتا ہے یہ میں تمہیں سمجھاؤں گا۔۔۔"

چارلز نے اس پاگل شخص سے ڈر کر جلدی سے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ ریمو اب وہ سگار پیتے ہوئے خود میں ہی مسکرا رہا تھا۔

سمیر کو نہیں پتہ تھا کہ وہ کتنی ہی دیر اس خط کو ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھا رہا تھا۔اچانک ہی اسے اپنے پاس آہٹ محسوس ہوئی تو سمیر نے نگاہیں اٹھا کر اینا کو دیکھا جو حیرت سے اسے دیکھتی رہی اور پھر بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔

"سمیر او مائے گاڈ تم ٹھیک تو ہو ناں۔کتنا پریشان ہو گئی تھی میں تمہارے لیے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں لیکن تمہارا کچھ پتہ ہی نہیں چلا اور تمہارا یہ حال کس نے کیا۔۔۔۔؟"

اینا نے اس کے گال اور سر پر موجود زخم کو چھوتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم یہاں کیوں آئی تھی۔۔۔؟"

سمیر نے الٹا اس سے ہی سوال کیا۔

"میں تو اکثر ہی یہاں آتی تھی اس امید سے کہ شائید تم یہاں مل جاؤ۔۔۔"

اینا نے مسکراتے ہوئے جھوٹ بولا حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ اتفاق سے آج یہاں اپنے کپڑے لینے آئی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں یہ کیا ہوا تمہیں؟"

اینا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا لیکن آج سمیر کو اس کے لمس سے بہت زیادہ وحشت ہو رہی تھی۔

"تمہیں یاد ہے تمہیں برتھڈے گفٹ میں کار دی تھی میں نے۔۔۔"

اینا نے ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کے لیے میں نے پیسے کچھ لوگوں سے ادھار لیے تھے اور وہ ادھار نہ چکانے پر انہوں نے میرا یہ حال کیا ہے۔۔۔"

یہ سن کر اینا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اب انہوں نے اس دھمکی کے ساتھ مجھے چھوڑا ہے کہ اگر میں نے ان کا پیسہ جلد از جلد واپس نہیں کیا تو وہ مجھے مار دیں گے۔۔۔"

اینا نے پریشانی سے سمیر کی طرف دیکھا۔

"تو تم اب کیا کرو گے سمیر؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمیر نے ہاتھ میں پکڑے خط سے نگاہیں اٹھا کر اینا کو دیکھا۔

"تم میری مدد کر دو اینا۔ہم وہ کار بیچ کر اس سے آئے پیسوں سے قرض اتار دیتے ہیں۔۔۔"

اینا نے حیرت سے سمیر کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پاگل ہو گئے ہو سمیر وہ کار تمہارا گفٹ ہے میں اسے کیسے بیچ سکتی ہوں۔۔۔؟"

"اگر میں ہی نہیں رہوں گا تو میرے گفٹ کا کیا کرو گی؟ تمہیں میری مدد کرنی ہو گی ورنہ وہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔"

اینا نے دانت کچکچا کر سمیر کو دیکھا اور اسکے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یو نوو ٹ میرے دوست سہی کہتے تھے تم جیسے ٹیپکل مرد ریلیشنشپ کے قابل ہی نہیں ہوتے۔۔۔آج سے میرا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں بھاڑ میں جاؤ میری بلا سے۔۔۔۔۔"

اینا نے اپنا بیگ پکڑا اور باہر کی جانب چل دی اور پھر مڑ کر سمیر کو دیکھا۔

"اور وہ میری کار ہے اسکی ڈاکیو منٹیشن میرے نام پر ہے تو بھول ہی جاؤ کہ میں اسے بیچوں گی۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر اینا وہاں سے چلی گئی اور سمیر کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھ لیا سمیر کس کے لیے تم نے اس ہیرے جیسی لڑکی کو دھتکارا۔ایک یہ ہے کہ تمہارے لیے ایک شے قربان نہیں کر سکتی اور وہ ناجانے کتنی ہی بار تمہاری خاطر خود کو قربان کر گئی۔۔۔

اپنے ضمیر کی آواز پر سمیر نے اپنے بالوں کو ہاتھ میں پکڑا اور چیخ چیخ کر رونے لگا لیکن اب رونے کا کیا فائدہ تھا وہ پارسا کو ہمیشہ کے لیے کھو چکا تھا۔

"سمیر۔۔۔"

وہاب صاحب کی آواز پر سمیر نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"بابا۔۔۔"

وہاب صاحب جو صبح سے ان کی تلاش میں کبھی پولیس سٹیشن اور کبھی کہیں جا رہے تھے یوں اچانک سمیر کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گئے۔سمیر اپنی جگہ سے اٹھا اور بھاگ کر وہاب صاحب کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"سمیر میرے بچے کیا ہو گیا ہے تمہاری یہ حالت کس نے کی بتاؤ مجھے میری جان کیا ہوا ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے پریشانی سے پوچھا لیکن سمیر بس ان کے سینے سے لگا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

"سس۔۔۔ سمیر یہاں میری طرف دیکھو کیا ہوا ہے بیٹا۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوچھا پھر انہیں پارسا کا خیال آیا۔

"پارس کہاں ہے سمیر۔۔۔۔بتاؤ کیا ہوا ہے بیٹا ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔"

پارسا کے ذکر پر ہی سمیر نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔

"میں نے کھو دیا پارس کو بابا میں نے اسے کھو دیا۔۔۔۔"

وہاب صاحب کو لگا کہ ان کے دل کی دھڑکنیں ہی رک جائیں گی۔ سمیر نے روتے ہوئے ہر بات وہاب صاحب کو سچ سچ بتا دی جسے سن کر وہ سکتے کے عالم میں آ چکے تھے۔

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی بابا میں پارس کی قدر نہیں کر پایا۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

چٹاخ۔۔۔ایک انتہائی زوردار تھپڑ وہاب صاحب نے سمیر کے منہ پر مارا۔اس سے پہلے کے سمیر اس کی شدت سے سنبھلتا وہاب صاحب ویسے ہی تین چار تھپڑ اسکے منہ پر مار چکے تھے۔

"یا اللہ یہ ہے میری اولاد اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرا اکلوتا بیٹا بڑا ہو کر یہ شیطان بنے گا تو پیدا ہوتے ہی مار دیتا اسے۔۔۔"

وہاب صاحب نے روتے ہوئے کہا اور سمیر پریشانی سے انکی طرف بڑھا تو وہاب نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کر دیا۔

"مت ہاتھ لگاؤ مجھے تمہارے اس وجود سے نفرت ہو رہی ہے مجھے سمیر خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ تم میرا گندہ خون ہو۔۔۔"

سمیر اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا جبکہ وہاب صاحب کو تو لگ رہا تھا کہ ان پر کوئی عزاب نازل ہو گیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنے خواب سجا کر وہ بچی تمہارے پاس آئی تھی کہ جو زیادتیاں تمہاری ماں اور بہنوں نے اس کے ساتھ کی ہیں تم ان کا مرحم بنو گے اور تم نے اسے کسی شے کی طرح بیچ دیا۔۔۔"

سمیر پریشانی سے وہاب صاحب کی طرف بڑھا جو اپنا سینہ تھام کر یہ بات کہہ رہے تھے۔

"بابا۔۔۔"

"مت کہو مجھے بابا سمیر آج سے تم میرے بیٹے نہیں رہے سنا تم نے آج سے میرا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے اسے خود سے دور دھکیل کر کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"م۔۔۔میں ڈھونڈ لوں گا اپنی بچی کو اسے یوں کسی انگریز کے ہاتھوں برباد نہیں ہونے دوں گا وہ پارسا ہے سمیر تم نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اسکی پارسائی اسکی زندگی ہے وہ اس سے چھن گئی تو مر جائے گی وہ۔۔۔"

وہاب صاحب پھوٹ کر روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا جواب دوں گا میں روز قیامت اپنی بہن کو جس سے وعدہ کیا تھا کہ اسکی بیٹی کا بہت زیادہ خیال رکھوں گا۔۔۔"

سمیرا اپنے باپ کو یوں تڑپتا دیکھ ہزاروں موت مرا۔

"مجھے معاف کر دیں بابا۔۔۔"

لیکن وہاب صاحب اب بس خاموشی سے وہاں بیٹھے آنسو بہا رہے تھے پھر انہوں نے اپنے آنسو پونچھے اور جیب سے موبائل نکالا۔

"ہیلو فرہاد۔۔"

اپنے دوست کے فون اٹھانے پر وہاب صاحب نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"مجھے آج رات کی ایک ایمر جنسی ٹکٹ چاہیے پاکستان جانے کے لیے۔۔۔"

سمیر نے حیرت سے وہاب صاحب کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے شکریہ میرے دوست۔۔۔"

وہاب صاحب نے فون بند کیا اور سمیر کی طرف دیکھا۔

"میں نے تمہاری ٹکٹ کنفرم کروادی ہے تم آج رات ہی پاکستان واپس جارہے ہو۔۔۔"

سمیر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بابا میں پارسا کو۔۔۔"

"پارسا کا نام بھی مت آئے تمہاری اس غلیظ زبان پر کوئی تعلق نہیں رہا تمہارا اب اس سے اور تم اس کی فکر مت کرو چاہے اپنی جان ہی کیوں ناں دینی پڑے میں اپنی بچی کو اس انگریز سے آزاد کروا کر ہی رہوں گا۔۔۔"

وہاب صاحب زمین سے اٹھے تو سمیر آگے بڑھ کر ان کے پیروں میں بیٹھ گیا۔

"پلیز بابا ایسا مت کریں مجھے یہاں سے مت بھیجیں مجھے ایک موقع دے دیں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے انتہائی زیادہ بے رخی سے اپنے پیر سمیر سے چھڑوائے۔

"شرافت سے چلے جاؤ واپس سمیر اس سے پہلے کہ اپنے جنازے کو کندھا دینے کا حق بھی چھین لوں تم سے۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہاب صاحب نے ضروری سامان پکڑا اور گھر سے باہر نکل گئے۔انہیں کسی بھی طرح اپنی پارسا کو اس ڈیمن موریٹی سے آزاد کروانا تھا۔جبکہ ان کے جانے کے بعد سمیر فرش پر بیٹھ کر چیخ چیخ کر روتے ہوئے اپنے بال نوچ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

پارسا مینشن میں بنے بڑے سے پول کے کنارے اپنے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی جبکہ ڈیمن اسکے پیچھے کھڑا اسے دیکھتا جا رہا تھا۔

پارسا نے جو کہا تھا سچ کہا تھا۔وہ بس ایک زندہ لاش ہی تو بن کر رہ گئی تھی۔نہ ہی کچھ بولتی تھی اور نہ ہی کسی سے بات کرتی تھی بس یوں ہی گھٹنوں خاموشی سے بیٹھ کر نہ جانے کیا کچھ سوچتی رہتی تھی۔

اور اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈیمن کو خود سے نفرت ہونے لگی تھی۔ایک گہرا سانس لے کر ڈیمن اس کے قریب ہوا اور اسکے پاس فرش پر ہی بیٹھ گیا لیکن پارسا تو یوں تھی جیسے کسی چیز کا احساس ہی نہ ہو۔

"بیلا۔۔۔"

ڈیمن کے پکارنے پر بھی پارسا ویسے ہی بیٹھی رہی۔

"بیلا پلیز ایک بار تو مجھ سے بات کر لو۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے بہت زیادہ محبت سے کہا لیکن پارسا پھر بھی اسے نظر انداز کر رہی تھی۔اچانک ہی ڈیمن نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا تو پارسا سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیوں کر رہی ہو تم ایسا بتاؤ مجھے کیوں میرے جنون کو بڑھا رہی ہو تم۔۔۔"

ڈیمن کا یہ غصہ دیکھ کر پارسا مزید ڈر گئی اور اپنے آپ کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

"تمہیں چھوڑ ہی تو نہیں سکتا بیلا کیوں نہیں سمجھتی تم، مجھ سے دور چلی گئی تو مر جاؤں گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کی نیلی آنکھوں میں بے پناہ کرب تھا جسے دیکھ کر پارسا کی پلکیں بھیگ چکی تھیں۔

"میں آپ کی قید میں ہی تو ہوں اور کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟"

ڈیمن نے اپنی آنکھیں موند لیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ پارسا کے ہونٹوں پر آئی۔

"قید میں پرندے چہچہاتے نہیں سر۔۔۔۔وہ بس آپ کی نظروں کے لیے ایک شو پیس بن کر رہ جاتے ہیں اور ہمیں بس انہیں اس پنجرے میں خاموش بیٹھا دیکھ کر ہی سکون حاصل کرنا پڑتا ہے۔۔۔"

پارسا نے اپنے کندھے ڈیمن کی گرفت سے چھڑوائے۔۔۔

"آپ فکر مت کریں سر آپ کی طرح وعدہ توڑنے والوں میں سے نہیں ہوں اسی پنجرے میں ہی قید رہوں گی۔۔۔"

ڈیمن نے بے بسی سے پارسا کی طرف دیکھا۔

"پلیز بیلا مجھے ایک موقع دو تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے اپنی مردہ آنکھوں سے ڈیمن کو دیکھا۔

"تو پھر اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دیں مجھے اپنے سونے کے پنجرے میں اکیلے رہنا ہے۔۔۔"

ڈیمن نے اسکی خواہش پر گہرا سانس لیا اور خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔اس کے جانے کے کتنی دیر بعد تک پارسا وہیں اپنے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی رہی۔

"میم میری بات سنیں۔۔۔"

ایک آواز پر پارسا نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر ایک گارڈ کو دیکھا جو بندوق تھامے اسکی جانب کمر کیے کھڑا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز میری طرف مت دیکھیں اگر کسی کو لگا کہ میں آپ سے بات کر رہا ہوں تو یہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔"

اس کی بات پر پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور اس نے پریشانی سے واپس اپنا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپ کو کچھ بہت ضروری بتانا ہے آپ کے ماموں کے بارے میں۔۔۔۔"

وہاب صاحب کے ذکر پر پارسا کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔

"مم۔۔۔میرے ماموں؟ وہ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔"

پارسا نے گھٹنوں سے سر اٹھائے بغیر پوچھا۔

"جی وہ ٹھیک ہیں آپ پریشان مت ہوں لیکن وہ باہر کے دروازے پر آپ سے ملنے آئے تھے اور بہت زیادہ رو بھی رہے تھے مگر ڈیمن سر نے انہیں ملنے کی اجازت نہیں دی۔۔۔"

یہ سن کر پارسا کا دل مزید بے چین ہو گیا۔اس کے ماموں یہاں اسے ڈھونڈنے آئے تھے۔

"ڈیمن سر نے انہیں دھمکایا کہ وہ اگر یہاں سے نہیں گئے تو آپ کے ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔اس لیے وہ ڈر کر واپس چلے گئے لیکن وہ بہت زیادہ رو رہے تھے۔۔۔"

یہ سن کر ڈیمن کا مقام پارسا کے دل سے مزید گر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن مجھے ان کے لیے بہت برا لگا اور میں ان کے پیچھے گیا اور ان سے پوچھا کہ وہ کہاں پر رہ رہے ہیں۔۔۔۔تو انہوں نے بتایا کہ وہ اسی اپارٹمنٹ میں رہ رہے ہیں جہاں ان کا بیٹا رہا کرتا تھا۔"

پارسا یہ سب سن کر کافی زیادہ بے چین ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ پلٹ کر اس شخص کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"میں آپ سے یہی کہوں گا کہ کسی نہ کسی طرح آپ ان سے ملنے چلی جائے کیونکہ وہ بہت زیادہ پریشان تھے اور مجھے ان کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔"

اب تو پریشانی سے پارسا کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے تھے اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اڑ کر اپنے ماموں کے پاس پہنچ جائے۔

"آپ اس بارے میں ڈیمن سر سے کوئی بات نہ کیجیے گا ورنہ نا جانے وہ آپکے ماموں کے ساتھ کیسا سلوک کریں ان کی بے رحمی سے آپ بخوبی واقف ہے۔

پارسا نے اثبات میں سر ہلایا اور بہتے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کا بہت بہت شکریہ میں کچھ بھی کر کے اپنے ماموں کے پاس ضرور جاؤں گی۔"

اتنا کہہ کر پارسا وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی جبکہ اسے جاتا دیکھ کر گارڈ کے ہونٹ مسکرا دیئے اس نے اپنی جیب سے ایک موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو ریمو سر کام ہو گیا آپ لاس ویگاس پہنچ جائیں مجھے پورا یقین ہے کہ آج رات ہی آپ کا شکار آپ کے ہاتھ میں ہو گا۔"

اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر کے اپنی جیب میں رکھا اور خباثت سے مسکرا دیا۔

"کمال کر دیا تو نے چارلز ریمو خوش ہو کر بہت بڑا انعام دے گا تجھے اور ہو سکتا ہے کہ ڈیمن کی یہ حسین پری ہی انعام میں دے دے۔۔۔"

چارلز نے مسکرا کر کہا اور یہاں وہاں دیکھتا وہاں سے غائب ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس گارڈ کی کہی ہر بات سننے کے بعد پارسا بہت زیادہ پریشان تھی۔لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح سے وہ وہاب صاحب سے رابطہ کرے۔وہ ان سے ملنا چاہتی تھی ان کے سینے پر سر رکھ کر اپنا ہر غم ان کو بتانا چاہتی تھی۔پارسا نے بے بسی سے اپنی بہتی آنکھوں کو موند لیا۔

"یااللہ پاک میری مدد کریں۔۔۔"

تبھی روزلی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔

"اینجل کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہوناں تم نے ڈنر بھی نہیں کیا۔ڈیمن اتنا پریشان ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔"

روزلی کو دیکھ کر پارسا اسکے پاس گئی اور اسکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز میری مدد کرو روز۔۔۔"

"اینجل کیا ہو گیا ہے؟"

روزلی نے گھبرا کر پوچھا۔پارسا اس سے دور ہوئی اور اپنے آنسو پونچھ کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے ماموں یہاں امریکہ آئے ہیں مجھے ڈھونڈنے اور وہ بہت پریشان ہیں اگر میں انہیں نہیں ملی تو وہ بہت زیادہ پریشان ہوں گے روز۔۔۔۔"

پارسا کی بات پر روزلی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ تمہیں کس نے بتایا کہ تمہارے ماموں یہاں پر آئے ہیں؟"

اس سوال پر پارسا اپنا سر جھکا کر اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"گارڈ نے کہا کہ وہ مجھ سے ملنے آئے تھے لیکن ڈیمن نے انہیں مجھ سے ملنے نہیں دیا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی یہ سن کر کافی حیران ہوئی۔

"کونسا گارڈ تھا وہ؟"

"یہ مجھے نہیں پتہ بس مجھے اپنے ماموں سے ملنا ہے روز۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے اپنے ہاتھ پارسا کے کندھے پر رکھے۔

"دیکھو اینجل اگر تمہارے ماموں یہاں آئے ہوتے تو ڈیمن یہ بات مجھ سے اور لوکا سے شئیر ضرور کرتا۔۔۔"

پارسا نے فوراً اپنا سر انکار میں ہلایا۔

"انہیں اپنی خود غرضی کے سامنے کوئی نظر نہیں آرہا۔۔۔۔"

روزلی نے اپنا سر پریشانی سے جھکا لیا کیونکہ پارسا سچ ہی تو کہہ رہی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتی۔

"میں تمھاری مدد نہیں کر سکتی اینجل تم جانتی ہو اگر تم یہاں سے چلی گئی تو ڈیمن نہ جانے کیا کر گزرے گا ویسے بھی امریکہ تو دور کی بات ہے تم لاس ویگاس سے بھی اس کی اجازت کے بغیر نہیں نکل سکتی۔۔۔۔"

پارسا کی آنکھیں مزید روانی سے بہنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ہمیشہ کے لئے جانے کا نہیں کہہ رہی روز میں بس ان سے ملنا چاہتی ہوں انہیں بتا دوں گی کہ میں ٹھیک ہوں تو وہ زیادہ پریشان نہیں ہوں گے پلیز روز مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔"

روزلی اب پریشانی سے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری ہیلپ کروں گی۔۔"

پارسا نے مسکرا کر روزلی کو دیکھا۔

"ہم دونوں آدھی رات کو یہاں سے نکلیں گے اور تمہارے ماموں سے مل کر صبح ہونے سے پہلے واپس آجائیں گے لیکن وعدہ کرو گے تم میرے ساتھ واپس آؤ گی اینجل ورنہ ڈیمن مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

پارسا نے فوراً اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"وعدہ کرتی ہوں روز میں تمہارے ساتھ آؤں گی۔"

روزلی نے اثبات میں سر ہلایا اور اسکے پاس بیٹھ کر اسکے ہاتھ تھام لیے۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر پریشان مت ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

پارسا اپنے آنسو پونچھ کر مسکرادی۔

"چلو پھر کھانا کھالو ورنہ ڈیمن پوری رات جاگ کر گزار دے گا اور ہمارا پلین یہیں پر فیل ہو جائے گا۔۔"

پارسا کے ہاں میں سر ہلانے پر روزلی نے ملازمہ کو بلا کر کھانا لانے کا کہا۔ پارسا نے کھانا کھایا اور روزلی کو اپنے کمرے میں ہی روک لیا۔ آدھی رات تک وہ دونوں وہاں بیٹھ کر انتظار کرتی رہیں۔ روزلی نے ٹائم دیکھا جہاں رات کا ایک بج رہا تھا۔

"چلو اینجل اور بلکل خاموش رہنا جیسا میں کہوں گی ویسا ہی کرنا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اور اچھی طرح سے اپنے دوپٹے کا حجاب بنا کر لے لیا۔ روزلی کافی احتیاط سے یہاں وہاں دیکھتی اسے ایک کھڑکی کے پاس لائی جہاں سے باہر کا راستہ جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلی مرتبہ ہونے والے واقعے کے بعد سے ڈیمن نے گھر کی سیکیورٹی دگنی کر دی تھی۔روزلی نے احتیاط سے وہ کھڑکی کھولی۔

"ہمیں اس کھڑکی سے باہر جانا ہو گا لیکن کھڑکی سے زور سے مت ٹکرانا ورنہ الارم بجنے لگ جائیں گے۔۔۔"

پارسا نے اثبات میں سر ہلایا اور روزلی کی طرح احتیاط سے اس کھڑکی سے باہر نکل گئی۔وہ دونوں اسی گیٹ کے پاس آئیں جہاں سے پارسا نے پہلے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

"مجھے پہلے اس میں بہتا کرنٹ بند کرنا ہو گا لیکن وہاں پر گارڈ ہوتا ہے۔۔۔"

روزلی نے پریشانی سے کہا پھر اس نے ہاتھ میں ایک ڈنڈا پکڑا اور الیکٹرک روم کے باہر کھڑے گارڈ کے پاس چلی گئی۔

"روز میم آپ یہاں کچھ چاہیے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا روزلی نے پوری طاقت سے وہ ڈنڈا اس کے سر میں دے مارا۔وہ گارڈ ساتھ ہی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے جلدی سے آگے بڑھ کر گیٹ میں بہنے والی کرنٹ اور الارم کا کنیکشن بند کیا اور گیٹ کے پاس کھڑی پارسا کے پاس آگئی۔

"چلو۔۔۔"

روزلی نے آگے بڑھ کر آہستہ سے وہ گیٹ کھول اور وہ دونوں مینشن سے باہر نکل گئیں۔چونکہ وہ لاس ویگاس میں رہتے تھے جو رات کو بھی سنسان نہیں ہوتا تھا اس لیے تھوڑی دیر کے بعد ہی انہیں ایک ٹیکسی مل گئی جس سے وہ دونوں سمیر کے اپارٹمنٹ کی جانب چل دیں۔

"تھینک یو سوچ روز مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں۔۔۔"

روزلی نے مسکرا کر پارسا کا ہاتھ تھاما۔

"بس میرے ساتھ واپس آکر مجھ پر احسان کر دینا یہی کافی ہو گا میرے لیے اور ہاں دعا کر دینا کہ ڈیمن کو پتہ چلنے سے پہلے واپس پہنچ جائیں ہم دونوں۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور بے چینی سے اس سفر کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔اپارٹمینٹ کی بلڈنگ کے پاس پہنچ کر روزلی اور پارسا ٹیکسی سے باہر نکلیں۔

"چلو تمہارے ماموں سے مل لیتے ہیں۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا اور بلڈنگ کی جانب چل دی لیکن تبھی بہت سے آدمی اندھیرے سے باہر آئے اور ایک آدمی نے پارسا کو دبوچ لیا۔پارسا نے چیخ مارنا چاہی لیکن وہ آدمی اپنا ہاتھ پارسا کے منہ پر رکھ گیا۔

یہ دیکھ کر روزلی جلدی سے آگے بڑھی اور اس آدمی کا ہاتھ پکڑ کر پارسا کو اس دور کھینچتے ہوئے بری طرح سے اسکا ہاتھ مڑوڑ کر توڑ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آہ۔۔۔"

وہ آدمی کراہا تو جلدی سے باقی آدمی بھی انکے قریب پہنچے لیکن روزلی پارسا کے سامنے کھڑی اپنی بندوق نکال چکی تھی اور قریب آنے والے ہر شخص پر گولی چلانے لگی۔

اچانک ہی ایک آدمی نے انکے پیچھے سے پارسا کو پکڑا اور اپنی بندوق نکال کر پارسا کی کنپٹی پر رکھ دی۔

Posted On Kitab Nagri

"رک جاؤ روزلی ڈارسن ورنہ تمہارے باس کا یہ جنون یہیں پر ختم کر دوں گا۔۔۔۔"

اس آدمی کی بات پر روزلی نے بے بسی سے پارسا کو دیکھا اور اپنی بندوق زمین پر رکھ دی۔ایک آدمی نے فوراً آگے بڑھ کر روزلی کو دبوچا اور اسکے ہاتھ باندھ دیے۔روزلی کے ساتھ ساتھ پارسا کو ایک گاڑی میں ڈال کر وہ لوگ گاڑی چلانے لگے۔

پارسا نے روتے ہوئے پریشانی سے روزلی کو دیکھا جو خود بھی حد سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔وہ دونوں نہیں جانتی تھیں کہ یہ لوگ کون تھے یا ان کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد انکی گاڑی ایک سنسان سے گودام میں رکی اور وہ آدمی روزلی اور پارسا کو اپنے ساتھ اس گودام میں لے آئے۔

"واہ واہ کتنا انتظار کیا تھا اس پل کا لیکن آج آخر کار وہ پل آ ہی گیا جب ڈیمن موریٹی کی کمزوری میری گرفت میں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے بولنے والے اس آدمی کو دیکھا جو شان سے وہاں موجود ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔اسکی بات پر پارسا بری طرح سے سہم کر رونے لگی جبکہ روزلی حیرت سے اس خواجہ سرا کو دیکھ رہی تھی جسکی سرمئی آنکھیں اور لال بال بالکل روزلی جیسے تھے۔

ڈیمن کی رات حد سے زیادہ بے چینی سے گزری تھی۔پارسا کا وہ غم اسے خود سے ہی نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔کبھی دل میں آتا کہ اسکے پاس گھٹنوں کھڑا ہو کر اسے دیکھتا رہے لیکن دماغ کہتا کیوں اب مجھ سے نفرت کرتی ہے۔

دل و دماغ کیے جنگ ڈیمن کو بہت زیادہ پریشان کر رہی تھی پھر اپنے دل کے سامنے ہارتا وہ اٹھا اور پارسا کے کمرے کی جانب چل دیا۔کافی دیر سے کمرے کے باہر کھڑا ہوں گا یہ سوچتا رہا کہ اسے وہاں جانا بھی چاہیے یا نہیں۔

مگر پھر سے اپنے دل کی بات سنتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا لیکن کمرہ خالی دیکھ کر وہ حد سے زیادہ پریشان ہو چکا تھا۔

"بیلا کہاں ہو تم؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے گھبراتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیالیکن وہاں پر کوئی بھی تو نہیں تھا۔ وہ بھاگ کر باہر آیااور ہر جگہ اسے دیوانا وار ڈھونڈنے لگا۔ تبھی اسکی نظر کھلی ہوئی کھڑکی پر پڑی تو وہ دانت ہچکچاتے ہوئے باہر آیا۔

تو اسکی نظر الیکٹرک روم میں بے ہوش پڑے گارڈ پر پڑی۔ یعنی اسکی چڑیا اپنا وعدہ بھول کر قید سے آزاد ہو چکی تھی۔ ڈیمن نے اپنی مٹھیاں بہت زور سے بھینچ لیں۔

اس مرتبہ تمہاری اس خطا کو معاف نہیں کروں گا بیلا اس گناہ کی سزا نا قابل برداشت ہو گئی تمہارے لیے۔۔

غصے سے ڈیمن کی رگیں تن رہی تھیں۔

"گارڈز۔۔۔۔"

ڈیمن کے چلانے پر بہت سے گارڈز اسکے پاس آئے۔

"کہاں مرے ہوئے تھے تم لوگ؟ ایسی سکیورٹی کر رہے ہو تم لوگ کی کوئی بھی گھر میں داخل ہو سکتا ہے یا باہر جا سکتا ہے اور تم لوگوں کو اس کا علم بھی نہ ہو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کے غصے سے چلانے پر تمام گارڈز اپنا سر جھکا گئے۔

"اگر وہ مجھ سے صحیح سلامت نہیں ملی نا تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

ڈیمن غصے سے چلایا اور اس کا چلانا سن کر لوکا بھی کمرے سے باہر آگیا۔

"کیا ہو گیا ڈیمن؟"

لوکا نے اسے بے تحاشہ غصے میں دیکھتے ہوئے پوچھا تو اسکی نظر اس گارڈ پر پڑی جسے اب وہ لوگ ہوش میں لا رہے تھے۔

"کس نے کیا یہ تمہارے ساتھ؟"

اسکے ہوش میں آتے ہی لوکا نے پوچھا تو پہلے تو گارڈ اپنے سر پر ہاتھ رکھے تکلیف سے کراہتا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

"روزلی میم نے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن روزلی کا نام سن کر اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔

"میری بیلا کو ایک خراش بھی آئی ناں تو میں روزلی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

ڈیمن اپنے کمرے کی جانب چل دیا جہاں پر اسکا آئی پیڈ پڑا تھا۔اس نے وہ ٹیبلٹ پکڑ کر پارسا کے ہاتھ پر موجود بریسلیٹ کی مدد سے اسکی لوکیشن معلوم کی۔اسے لاس ویگاس میں ہی دیکھ کر ڈیمن نے سکون کا سانس لیا۔

آرہا ہوں میں بیلا اور اب کی بار تم میرے سامنے گڑگڑاؤ گی تو بھی تمہیں معافی نہیں ملے گی۔

ڈیمن نے وحشت سے مٹھیاں بھینچتے ہو سوچا اور اپنی گن پکڑ کر گارڈز کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک بار پھر سے اس پر قیامت برپا ہونے والی تھی۔

"کون ہو تم؟"

روزلی نے اس عجیب سے شخص کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں میری آنکھوں اور بالوں سے اندازہ نہیں ہوا۔۔؟ چلو کوئی بات نہیں میں بتا دیتا ہوں میں تمہارا چھوٹا بھائی ہوں یا بہن جو بھی تم سمجھنا چاہو۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ پھر سے اپنی مکروہ ہنسی ہنس دیا۔

"یہ جھوٹ ہے میں اپنے گھر میں سب سے چھوٹی تھی۔۔۔"

"ہاہا اف کتنی معصوم ہے میری بہن دراصل کیا ہے ناں پیاری بہنا کہ میں ایک خواجہ سرا ہوں تو میرا پیدا ہونا ہی ہمارے باپ کے لیے کتنی بڑی شرمندگی ہوگی یہ تو تم سوچ ہی سکتی ہو۔۔۔"

ریمو کرسی سے اٹھ کر روزلی کے قریب آیا اور اپنے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن مانو یا نہ مانو اس دنیا میں میں ہی وہ آخری انسان ہوں جس سے تمہارا خون کا تعلق ہے۔۔"

روزلی نے اسے طائرانہ نظروں سے دیکھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر ہمیں یہاں سے جانے دو۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس بات پر ریمو پھر سے قہقے لگا کر ہنس دیا۔

"فکر مت کرو پیاری بہنا میری تم سے کوئی دشمنی نہیں اور نہ ہی میں تمہیں نقصان پہنچانے والا ہوں لیکن یہ لڑکی میرے لیے بہت خاص ہے۔۔۔۔۔"

ریمو پارسا کے پاس آیا جو سہم کر روتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ تبھی ایک آدمی نے آگے بڑھ کر پارسا کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا۔

"اس معصوم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟"

"اس نے نہیں اس کے اس سیاں نے بگاڑا ہے جس کی یہ معصوم کمزوری ہے۔۔۔"

ریمو نے پارسا کا چہرہ اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جانتی ہو بابا نے میرا وجود پوری دنیا سے چھپا کر رکھا تھا یہاں تک کہ میرے پاس خود کو ان کی اولاد بھی ثابت کرنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا اور ڈیمن نے ان کو مار کر میرا آخری سہارا چھین لیا۔۔۔سوچ سکتی ہو کہ کیسی زندگی گزری ہو گی ایک دس سالہ خواجہ سرا کی سڑکوں پر۔۔"

ریمو نے اپنے دانت کچکچا کر کہا اور پارسا کے چہرے پر اپنی پکڑ مظبوط کر دی تو وہ مزید رونے لگی۔

"بہت تڑپا تھا میں بہت اور تب ہی خود سے وعدہ کیا تھا کا جس کی وجہ سے تڑپ رہا ہوں اسے بھی تڑپاؤں گا۔۔۔اور آج دیکھو اسکی تڑپ میری مٹھی میں ہے۔۔۔"

ریمو نے پارسا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"نہیں تم یہ غلط کر رہے ہو پارسا اس سب میں معصوم ہے اور جو ہمارے باپ کے ساتھ ہوا وہ اس کا اپنا قصور تھا۔"

روزلی نے ریمو کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"میں بھی اس سب میں معصوم تھا اور جو ڈیمن نے کیا وہ اسکا قصور تھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے پریشانی سے ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھا وہ اتنے لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

"پلیز پارسا کو چھوڑ دو۔۔۔"

روزلی نے نم آنکھوں سے کہا تو ریمو پارسا کو چھوڑ کر اسکی جانب مڑا۔

"تمہیں اس کی اتنی کیوں پرواہ ہے اس کے مرنے سے فائدہ تمہیں بھی تو ہو گا۔۔"

روزلی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ایسے مت دیکھو پیاری بہنا جانتا ہوں کہ تم ڈیمن کو بے تحاشہ چاہتی ہو اگر یہ راستے سے نکل جائے تو ڈیمن تمہارا ہی تو ہو گا۔۔"

ریمو نے اپنے ہاتھ روزلی کے کندھوں پر رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اسے تڑپتا دیکھ کر خوش ہو جاؤں گا اور تم اسکا مرہم بن کر اسے حاصل کر لینا تم بھی خوش اور میں بھی خوش۔۔۔"

ریمو نے ایک ادا سے کہا تو روزلی گہری سوچ کے عالم میں ڈوب گئی جبکہ پارسا یوں اپنی زندگی کا فیصلہ ہوتا دیکھ سہم کر اپنے لیے خدا سے رحم کی بھیک مانگنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔لیکن اسے میں ماروں گی۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے بھری نم آنکھیں اٹھا کر روزلی کو دیکھا اور ریمو قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔

"شوق سے میری پیاری بہنا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریمو نے ایک ریوالور روزلی کے سامنے کیا جسے اپنے ہاتھ میں تھام کر روزلی نے پارسا پر تان دیا۔

"روز۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے گھبرا کر اسے دیکھا اور اس پل کو اپنا آخری پل سمجھ کر آنکھیں موند کر کلمہ پڑھنے لگی۔ لیکن تبھی روزلی نے جلدی سے اپنا بازو ریمو کی گردن میں ڈالا اور ہاتھ میں پکڑا ریوالور اسکی کن پٹی پر رکھ دیا۔

"مجھے لگا تھا کہ میرے باپ کے گندے خون میں بس میں ہی زندہ ہوں لیکن نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنی کمینگی کا عکس تمہاری صورت میں چھوڑ کر گئے ہیں لیکن فکر مت کرو آج اس عکس کو بھی ختم کر دوں گی۔۔۔"

اس کی اس بہادری پر ریمو مسکرا دیا۔

"لیکن تم اس لڑکی کو کیوں بچانا چاہو گی یہ تو تمہاری راہ میں حائل رکاوٹ ہے۔"

روزلی مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں بہت محبت کرتی ہوں میں ڈیمن سے لیکن میری محبت اتنی خود غرض نہیں ہے کہ اس سے اس کے جینے کی وجہ سے چھین لوں لیکن آج اسے بچانے کے لیے تم سے تمہاری زندگی ضرور چھین لوں گی۔"

ریمو نے اپنا منہ واؤ شیپ میں بنایا اور مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے چھین لو۔۔۔"

روزلی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس پاگل شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں میں کسی طرح کا کوئی خوف نہیں تھا پھر اُس نے اپنے دانت کچکچا کر اپنی انگلی ٹرگر پر رکھی اور گولی چلادی لیکن اس بندوق میں سے گولی کی جگہ بلبلے نکلتے دیکھ کر حیرت سے ریمو کو دیکھا جو قہقے لگا کر ہنس رہا تھا۔

پھر اسنے ہاتھ گھما کر روزلی کی گردن کو پکڑا اور اسے اپنے سامنے کیا۔

"بے وقوف لگتا ہوں پر ہوں نہیں۔۔۔"

ریمو نے جھٹکے سے روزلی کا وجود زمین پر پھینکا اور ایک دوسری بندوق کمر کے پاس سے نکالی۔

"یہ اصلی ہے ڈیمو دیکھاؤں کیا؟"

ڈیمو کے طور پر اس نے ایک گولی اپنی ہی آدمی کی ٹانگ پر ماری تو وہ آدمی چلاتے ہوئے زمین پر گر گیا۔

"اور اسی گولی سے تمہارے ڈیمن کی اس جینے کی وجہ کو مار دوں گا تمہاری آنکھوں کے سامنے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو نے بندوق کارخ پارسا کی طرف کیا۔

"بائے بائے بول دو اسے۔۔۔"

ریمو کا ہاتھ ٹر گر پر دیکھ کر روزلی جلدی سے اٹھی اور پارسا کے سامنے ہو کر اس پر چلنے والی گولی خود پر لے لی۔۔

"روز۔۔۔۔"

پارسا روتے ہوئے چلا کر خود کو جکڑے آدمی کی گرفت میں مچلنے لگی لیکن وہ آدمی بہت زیادہ طاقت ور تھا۔

"واہ کیا قربانی ہے اموشنل کر دیا بہنا تمہاری قربانی کو سلام۔۔۔"

ریمو نے منہ بنا کر کہا اور ایک اور گولی روزلی کے سینے پر چلا دی تو روزلی زمین پر گر گئی۔ ریمو کے اشارہ کرنے پر آدمی نے مچلتی ہوئی پارسا کو چھوڑا تو وہ روتے ہوئے روزلی کے پاس آئی۔

"روز۔۔۔ نہیں پلیز روز۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اور روزلی نے تکلیف دہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔

"ڈڈڈ۔۔۔ڈیمن کو بچا لینا پارسا اس کے لیے یہ دنیا جج۔۔۔ جہنم رہی ہے اسکو۔۔۔۔آخرت میں بھی جہنم میں جانے سے روک لو۔۔۔اسے اپنی راہ پر چلا لینا۔۔۔"

روزلی نے اپنا خون سے سنا ہاتھ پارسا کے چہرے پر رکھ کر بمشکل کہا اور پارسا کو لگ رہا تھا کہ اپنی پیاری دوست کو کھو کر اسکی دنیا ہی اجڑ جائے گی۔

"واہ واہ کیا اموشنل ڈائلاگ ہیں بہنا لیکن فکر مت کرو اس لڑکی کو میں ڈیمن کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔میرے آدمیوں سے وہ سب کرواؤں گا جو میں نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریمو نے آگے بڑھ کر روتی ہوئی پارسا کا دوپٹہ کھینچ کر آرسے اتارا اور اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لیے۔

"تو کس کو چاہیے یہ سب سے پہلے۔۔۔؟"

ریمو نے اپنے آدمیوں سے پوچھا جو خباثت سے پارسا کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"باس۔۔۔"

تبھی ایک کافی گھبرایا ہوا آدمی بھاگ کر گودام کے اندر آیا۔

"ڈیمن یہاں آرہا ہے باس بہت سی گاڑیاں یہاں پہنچ رہی ہیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔۔۔"

جہاں ریمو نے دانت کچکچا کر اس آدمی کو دیکھا وہیں روزلی تکلیف کو نظر انداز کرتی ہلکا سا ہنسی اور بے جان ہو گئی پارسا نے گھبرا کر روزلی کو دیکھا۔

"اسے کیسے پتہ چلا کہ یہ یہاں پر ہیں؟"

ریمو نے غصے سے پوچھا لیکن پھر اسے اس کا جواب پارسا کی کلائی پر بندھے ہوئے اس کنگن سے مل گیا جو اپنی ساخت سے لگ رہا تھا کہ کوئی عام کنگن نہیں ایک ٹریکر تھا۔

"آآآآڈیمن ڈیمن بہت چالاک ہو تم۔۔۔ لیکن آج پھر تمہیں یہاں کچھ نہیں ملے گا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمونے جھٹکے سے پارسا کو چھوڑا تو وہ روتے ہوئے روزلی کے پاس چلی گئی اور اپنے ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر خون کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

"فکر مت کرو ڈیمن یہاں تمہیں بس لاشیں ہی ملیں گی۔۔۔"

اتنا کہہ کر ریمونے اپنی بندوق اٹھائی اور زار و قطار روتی ہوئی پارسا کے سر کا نشانہ لے کر گولی چلادی اور اسکے ساتھ ہی پارسا کے بے جان وجود روزلی پر گر گیا۔ایک خطرناک مسکراہٹ ریمو کے ہونٹوں پر آئی۔وہ جیت چکا تھا۔

"چلو یہاں سے۔۔۔۔۔"

ریمونے اپنے آدمیوں کو پچھلے دروازے سے جانے کا اشارہ کیا اور وہ سب جلدی سے وہاں سے چلے گئے جبکہ دو بے جان وجود خاکی گودام کے وسط میں پڑے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن اپنے آدمیوں کے ساتھ اس گودام میں داخل ہوا جہاں وہ ٹریکر پارسا کی لوکیشن بتا رہا تھا۔گودام میں آتے ہی ڈیمن نے یہاں وہاں دیکھا لیکن پھر فرش پر نظر پڑتے ہی اس پر ایک عزاب نازل ہوا۔اسکی بیلا بے جان وجود کے ساتھ روزلی کے بے جان وجود پر گری ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیلا۔۔۔"

ڈیمن بھاگ کر پارسا کے پاس گیا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر اس پر زخم تلاش کرنے لگا۔

"بیلا آنکھیں کھولو۔۔۔پلیز۔۔۔"

ڈیمن نے اسکا سر تھام کر کہا۔ تبھی اسکے سر کے پیچھے سے اسے اپنی انگلیوں کے درمیان خون رستا ہوا محسوس ہوا تو خوف سے اس کی روح فنا ہو گئی۔

"بیلا۔۔۔"

خود پر بیٹھا یا ہر پہرا بھول کر ڈیمن نے روتے ہوئے اسے خود میں بھینچا جبکہ لوکا نے اپنے کانپتے ہاتھ روزلی کی گردن پر رکھ کر اسکی دھڑکن کو محسوس کرنا چاہا۔

"ڈیمن روز زندہ ہے ہمیں انہیں ہاسپٹل لے کر جانا ہے فوراً۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا اور پارسا کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنی سب سے تیز رفتار گاڑی کی طرف بھاگنے لگا۔ لوکا نے بھی روزلی کو اٹھایا اور ایک گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

"جلدی گاڑی چلاؤ۔۔۔"

ڈیمن کے چلانے پر ڈرائیور جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا گاڑی چلانے لگا۔ ڈیمن کی آنکھوں کے سامنے تیرہ سال پہلے کا ہر منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔

"پلیز تم بھی مت کرنا ویسا بیلا پلیز تم بھی انکی طرح مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔۔"

ڈیمن نے روتے ہوئے اسے خود میں بھینچا جیسے اسے خود میں چھپا لے گا۔ تبھی وہ لوگ ہاسپٹل پہنچے تو ڈیمن پارسا کو باہوں میں اٹھا کر ہاسپٹل میں داخل ہوا اور عملہ اسے ایک سٹریچر پر ڈال کر وہاں سے لے جانے لگا۔

لوکا نے بھی روزلی کو ان کے حوالے کیا اور ڈیمن کے پاس آیا جو بے چینی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"فکر مت کرو ڈیمن اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا اسکی نیلی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بے بسی سے بولا۔

"ہاں کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔وعدہ کر و لو کا کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔۔"

ڈیمن اسے آج پھر سے وہ سترہ سال کا بچہ لگ رہا تھا جو اپنا سب کچھ کھونے کے دہانے پر تھا۔لو کا جانتا تھا کہ اس کی ہر تسلی جھوٹی تسلی ہونی تھی کیونکہ گولی پارسا کے دماغ میں لگی تھی۔

تقریباً دو گھنٹے کے بعد ایک ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور ڈیمن کو دیکھ کر اپنا سر جھکا گیا۔

"ٹھیک تو ہے ناں وہ۔۔۔۔بولو چپ کیوں ہو۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن غصے سے چلایا۔

"ابھی تک تو وہ زندہ ہیں مسٹر موریٹی لیکن انہیں بچانا الگ بھگ نا ممکن ہی ہے۔گولی انکی سکل کو بری طرح سے ڈیمج کرتی انکے برین تک پہنچ چکی ہے۔مجھے نہیں لگتا ہم کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔"

ڈیمن نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر کو گریبان سے پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے کچھ ہوا تو تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا جانتے ہو ناں کون ہوں میں؟"

ڈیمن کا غصہ دیکھ کر ڈاکٹر گھبرا گیا۔

"سوری مسٹر موریٹی ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن کینیڈا میں ایک نیورولوجسٹ ہیں ڈاکٹر ہینری جو انتہائی بہترین ڈاکٹر ہیں اگر وہ یہاں آ جائیں تو شائید وہ کچھ کر پائیں۔"

ڈیمن ڈاکٹر کو چھوڑ کر لوکا کی جانب مڑا۔

"پہلی فلائیٹ سے وہ ڈاکٹر مجھے یہاں پر چاہیے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا موبائل پکڑ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ ڈیمن کتنی ہی دیر ہاسپٹل کے بینچ پر اپنا سر پکڑے بیٹھا رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا تھا کیوں وہ ہمیشہ اپنا سب کچھ کھو دیتا تھا۔ ڈیمن نے کرب سے اپنی آنکھیں موند لیں اور فیصلہ کیا کہ اگر پارسا کو کچھ ہوا تو وہ خود کو بھی نہیں چھوڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً صبح کے دس بجے ڈاکٹر ہینری وہاں پہنچے اور آتے ہی باقی کے ڈاکٹرز کے ساتھ آپریشن تھیٹر میں گھس گئے تقریبا دو گھنٹوں کے بعد ڈاکٹر ہینری آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تو ڈیمن جلدی سے ان کے پاس گیا۔

"سوری مسٹر موریٹ نہیں بچانا ناممکن ہے انکی سکل کے ساتھ ساتھ اس گولی نے برین کو بھی ڈیمج کیا ہے میں انہیں نہیں بچا سکتا۔"

ڈیمن یہ سن کر آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ ڈاکٹر ہینری کے سامنے جوڑ دیے۔

"پلیز ایسا مت کہیں ڈاکٹر آپ جو کہیں گے آپ کو دوں گا اپنی تمام دولت آپ کے نام کر دوں گا لیکن پلیز اسے بچا لیں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈاکٹر ہینری نے اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا۔

"کاش دولت سب کچھ خرید سکتی مسٹر موریٹ لیکن ایسا نہیں ہے اگر ٹیکنالوجی اور اپنی قابلیت کو استعمال کر کے اسے بچا بھی لوں تو بھی اسے ہمیشہ کے لئے کومہ میں جانے سے نہیں روک سکتا۔۔۔اگر کوئی بہت بڑا معجزہ ہی

Posted On Kitab Nagri

ہے جوان کی جان بچالے ورنہ میں آپ کو کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گا مسٹر موریٹی انکے پاس بس کچھ ہی پل بچے ہیں۔۔۔۔"

بہت سے آنسو ڈیمن کی آنکھوں سے بہہ نکلے اور لوکا نے بے چارگی سے اپنے دوست کو دیکھا۔

"پلیز آپ کچھ کریں ڈاکٹر۔۔۔"

لوکا کے کہنے پر ڈاکٹر ہینری گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

"ٹھیک ہے میں ایک آخری کوشش کروں گا لیکن آپ کو بتا دوں کہ مجھے کوئی امید نہیں اس کوشش سے اور آپ بھی کوئی امید مت رکھیے گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنا کہہ کر ڈاکٹر ہینری واپس آپریشن تھیٹر میں چلے گئے اور ڈیمن روتے ہوئے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ آج پھر سے تاریخ نے خود کو دہرایا تھا وہ اپنا سب کچھ کھو چکا تھا۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

لوکا نے اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھ کر اسے حوصلہ دینا چاہا۔

"پلیز ڈیمن ہمت کرو۔۔۔"

ڈیمن نے آنسوؤں سے تر نیلی آنکھیں اٹھا کر لوکا کو دیکھا۔

"وہ معصوم تھی لوکا اس کے ساتھ ایسا نہیں ہونا تھا یہ میری وجہ سے ہوا سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے بے بسی سے ڈیمن کو دیکھا۔وہ اپنے سب سے پیارے دوست کا غم مٹانے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔وہ بے بس تھا۔

"میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا لوکا میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گے تم؟"

لوکا نے بے بسی سے پوچھا تو ڈیمن پہلے تو خاموش رہا پھر کچھ یاد آنے پر اٹھ کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ کہتی تھی اسکا خدا دعاؤں کو سنتا ہے وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔۔۔میں مانگ لوں گا اسے۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا۔لوکا کو وہ اس وقت اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔

"میں اسی کے خدا سے مانگ لوں گا اسے لوکا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اتنا کہہ کر ڈیمن ہاسپٹل سے باہر نکلا اور سڑک کے کنارے چلنے لگا۔اسے کہاں جانا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔اچانک ہی آسمان پر بادل چھائے اور تیز بارش شروع ہو گئی لیکن ڈیمن کو کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی وہ اسی بارش میں بھیگتا چلتا جا رہا تھا۔

تبھی اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو سر پر ٹوپی پہنے ایک گلی کی طرف جا رہا تھا ڈیمن اس کے پیچھے چل دیا تو وہ آدمی ایک مسجد کے باہر رکا اور جوتے اتار کر اس مسجد میں داخل ہو گیا۔

ڈیمن کتنی ہی دیر اس مسجد کے باہر کھڑا رہا پھر اس نے بھی اپنے جوتے اتارے اور مسجد کے ہال میں داخل ہو گیا۔وہ مسجد کافی چھوٹی سی تھی شائید وہاں رہنے والے مسلمانوں نے خود اپنی عبادت کے لیے بنائی تھی۔ڈیمن کو ایک دیوار پر ویسا ہی نام لکھا نظر آیا جسے پارسا نے اٹلی کی مسجد میں چوما تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کے قدم خود بخود اس نام کی جانب بڑھ گئے۔اس نام کے سامنے پہنچ کر ڈیمن اپنے گھٹنوں پر بیٹھا اور اپنے ہاتھ ویسے ہی دعا میں اٹھائے جیسے اس نے پارسا کو اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

ڈیمن کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے دعا مانگے پھر اسے پارسا کی بات یاد آئی کہ خدا انکی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے تو پھر اس سے مانگنے میں کیسا ہچکچانا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتا ہوں کہ میں ایک منکر ہوں یا خدا۔۔آپ پر یقین نہیں رکھتا، آپ کے وجود سے ہی انکار کرتا ہوں لیکن وہ یقین رکھتی ہے۔۔۔آپ کو سب سے زیادہ محبت کرتی ہے اسی محبت کی خاطر اسے بچالیں۔۔۔"

ڈیمن نے روتے ہوئے التجا کی۔نیلی آنکھوں سے گرنے والے آنسو زمین بوس ہو رہے تھے۔

"مجھے دعا مانگنے کا سلیقہ نہیں نہ ہی جانتا ہوں کہ اپنی التجا کیسے کروں لیکن وہ کہتی تھی کہ آپ شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں اور ہر پل انسان کے ہر حال سے واقف ہیں تو میرا حال بھی آپ جانتے ہیں۔میری بے حالی کی خاطر اسے زندگی دے دیں۔۔۔۔"

ڈیمن اب پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں جانتا ہوں میں بہت زیادہ گناہ گار ہوں، ایسے گناہ کیے ہیں جن کی کوئی معافی نہیں، بہت زیادہ بے رحم ہوں لیکن وہ کہتی تھی آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں اسی رحم کی خاطر اسکی زندگی بچالیں۔۔۔۔آپ کو آپکے رحمن ہونے کا واسطہ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ کتنی ہی دیر وہ وہاں بیٹھ کر التجا کرتا رہا تھا۔وقت کا اسے اندازہ ہی کہاں تھا۔بس اسے ایسا لگ رہا تھا کہ کسی نے اسے تسلی دی ہو اسے اپنی رحمت میں چھپا کر کہا ہو کہ سب ٹھیک ہے۔جس سے وہ مانگ رہا ہے وہ ہر شے ہر قادر ہے،وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔

اچانک ہی کسی نے ڈیمن کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تو ڈیمن نے اپنے ہاتھوں میں سے چہرہ نکال کر اس انتہائی نورانی چہرے والے بزرگ کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"کیا بات ہے بیٹا؟بس دعائیں ہی مانگنی ہیں آج نماز نہیں پڑھنی۔۔۔"

ڈیمن نے حیرت سے اس آدمی کو دیکھا جس نے انتہائی محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

"جی؟"

ڈیمن کی نا سمجھی پر وہ بزرگ شفقت سے مسکرا دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مطلب یہ کہ میں نے تمہیں ظہر کے وقت یہاں دعا مانگتے دیکھا، عصر کے وقت بھی تم اسی جگہ پر بیٹھے بھیک مانگ رہے تھے اور اب مغرب کا وقت ہونے والا ہے اور تم اب بھی بس یہاں بیٹھے دعا ہی کر رہے ہو۔۔۔سب کچھ آج ہی مانگ لو گے کیا نماز نہیں پڑھنی تمہیں؟"

ڈیمن انکی بات پر کچھ دیر کے لیے خاموش رہا پھر سنجیدگی سے بولا۔

"میں نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میں مسلمان نہیں۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر ان بزرگ کی آنکھوں میں حیرت اتری۔

"ماشاءاللہ تو وہ کون خوش قسمت ہے جو تمہارے مسلمان نہ ہونے کے باوجود تمہیں اس طرح سے خدا کے سامنے گڑگڑانے پر مجبور کر رہی ہے۔"

انہوں نے ڈیمن کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ڈیمن کو لگا تھا کہ یہ جاننے کے بعد کہ ڈیمن مسلمان نہیں وہ اسے یہاں سے بھگا دیں گے لیکن انکی یہ محبت دیکھ کر وہ بھی حیران ہوا۔

"آپ کو کیسے پتہ وہ ایک لڑکی ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ بزرگ مسکرا دیے۔

"عاشق ایک کھلی کتاب ہوتا ہے جسکا سچ اسکے چہرے پر ہی واضح ہوتا ہے۔۔۔"

ڈیمن نے اپنا سر جھکا لیا۔

"وہ بہت نیک ہے، بیت زیادہ پاکیزہ ہے اور اس وقت اپنی زندگی کے لیے لڑ رہی ہے میں خدا سے التجا کر رہا تھا کہ وہ اسے زندگی دے دیں۔۔۔آپ کو لگتا ہے کہ میری دعا قبول ہو گی؟"

"جس طرح گڑگڑا کر تم بھیک مانگ رہے تھے تمہاری دعا تو اس وقت تک بہت سے اثرات چھوڑ چکی ہو گی۔۔۔"

بزرگ نے مسکرا کر کہا لیکن ڈیمن حیران ہو کر اس عجیب سے شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"میں ایک منکر ہوں خدا کو نہیں مانتا پھر بھی وہ میری دعا قبول کریں گے۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

بزرگ کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

"اگر تم منکر ہوتے تو یہاں نہیں ہوتے اور ویسے بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اسے نہیں مانتے، اسکی اعلیٰ شان کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہیں اور تو اور اسکی عظیم شان میں گستاخی بھی کرتے ہیں تو کیا وہ انہیں اپنی رحمتوں سے نوازنا چھوڑ دیتا ہے؟ نہیں وہ انہیں دیتا رہتا ہے کہ کبھی تو وہ اپنے حقیقی خالق کی نعمتوں کو پہچان کر اسکے پاس واپس لوٹ آئیں گے اور جانتے ہو وہ ایسا کیوں کرتا ہے کیونکہ وہ رحمن ہے۔۔۔"

بزرگ نے مسکرا کر کہا اور ڈیمن مکمل طور پر انکی باتوں کے سحر میں جکڑا ہوا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اسکے در پر بھیک مانگنے آتے ہو؟ نہیں وہ خود تمہیں بلاتا ہے تا کہ تم اپنی خواہش کا اظہار کرو اور وہ اپنی رحمتوں کے سمندر سے تمہاری ہر مشکل آسان کر دے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"تو کیا وہ میری بھی دعا قبول کرلیں گے اس کے باوجود کہ میں گناہ گار ہوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"تم مانگ کر تو دیکھو میاں تم جانتے بھی نہیں کہ تم قطرہ مانگ رہے ہو گے اور دریا عطا کر دے گا بس اسکی رضا میں راضی رہنے کے لیے تیار رہو۔۔"

ان بزرگ نے مسکرا کر کہا اور ڈیمن ابھی بھی انکی باتوں کے سحر میں جکڑا تھا۔

"آپ کون ہیں؟"

"میرا نام عبدالرحمن غوری ہے اس رحمن کا بندہ ہوں۔۔۔"

انہوں نے شفقت سے کہا اور دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"مجھے نماز پڑھانی ہے وقت ہو چکا ہے۔۔۔ تم یہاں بیٹھ کر اپنی التجا کرتے رہو اور میں بھی تمہارے لیے دعا کروں گا کہ اللہ تمہاری دعا کو قبول کرے اور تمہارے قلب کو ایمان کی روشنی سے منور کر دے۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلے گئے اور ڈیمن مسلسل انہیں دیکھتا رہا تھا۔انکے پیچھے کھڑے نمازی بلکل انکی طرح نماز ادا کر رہے تھے اور ڈیمن اپنا ہر غم بھلا کر، خود کو بھلا کر اس منظر میں کھویا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب کو نماز پڑھتے دیکھنا اسکی زندگی کا سب سے پر سکون موقع تھا جب وہ خود کو بھی بھول چکا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ بزرگ ڈیمن کے پاس واپس آئے۔

"میں نے دعا کی ہے تمہارے لیے میاں ان شاءاللہ تمہارے حق میں سب بہتر ہو گا۔۔۔اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔۔۔"

انہوں نے شفقت سے ڈیمن کے سر پر ہاتھ پھرا اور وہاں سے چلے گئے۔ انکے جانے کے کچھ دیر بعد ہی ڈیمن کی جیب میں موجود اسکا موبائل بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔"

نمبر دیکھے بغیر ہی ڈیمن نے کال پک کر کے موبائل کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ڈیمن کہاں ہو تم جلدی سے ہاسپٹل واپس آجاؤ ڈاکٹرز مجھے کچھ بتا تو نہیں رہے لیکن بہت زیادہ بے چین ہیں پلیز واپس آجاؤ۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا کی بات سن کر ڈیمن کا دل بہت زور سے دھڑ کا لیکن وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اب اس میں ہمت کہاں سے آئی تھی۔ وہ ڈیمن جو یہاں آنے سے پہلے مرنے کے بات کر رہا تھا اب کسی بھی چیز کا سامنا بہادری سے کرنے کے لیے تیار تھا۔

ڈیمن ٹیکسی لے کر ہاسپٹل واپس آیا تو اسکو دیکھتے ہی لوکا اسکے قریب آیا۔

"ڈیمن پارسا کی حالت بہت نازک ہے ڈاکٹر آخری کوشش کر رہے ہیں نہ جانے کیا ہو جائے تم پلیز ہمت رکھنا۔"

ڈیمن نے لوکا کی بات پر ہاں میں سر ہلایا جبکہ کتنے ہی آنسو اسکی نیلی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے پھر بھی اس میں ہر چیز کا سامنا کرنے کی طاقت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ڈاکٹر ہینری باقی کے ڈاکٹرز کے ساتھ آپریشن تھیٹر سے باہر آئے اور انتہائی زیادہ پریشانی سے ڈیمن کو دیکھا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے سوال پر سب ڈاکٹرز نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"ہم نہیں جانتے مسٹر موریٹی یہ کیسے ہوا لیکن وہ بلکل ٹھیک ہیں یہاں تک کہ وہ کومہ میں بھی نہیں گئیں۔ایک گھنٹے پہلے تک ہم انہیں کھونے والے تھے اور اچانک ہی جیسے سب خود بخود ٹھیک ہو گیا۔یہ کوئی معجزہ ہی ہے جو ہماری سوچ سے تو بالاتر ہے۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر جہاں لوکا حیران ہوا وہیں ڈیمن سکتے کے عالم میں آ چکا تھا۔

"سچ میں یہ میری زندگی کا سب سے عجیب کیس تھا جہاں ایک پیشنٹ مرنے کی حالت میں تھا لیکن پھر اچانک ہی سب ٹھیک ہو گیا جیسے کہ کوئی معجزہ ہوا ہو۔۔۔۔ خیر جو بھی ہے مسٹر موریٹی اب وہ ٹھیک ہیں اور کچھ دونوں کے بعد انہیں ہوش بھی آ جائے گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈاکٹر ہینری نے مسکرا کر کہا لیکن ڈیمن تو بلکل پتھر کا ہو چکا تھا۔اسکی بیلا نے جو کہا تھا سب سچ تھا اس کا خدا دعاؤں کو سنتا ہے،وہ مہربان ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔

جس دن وہ آپ کو اپنی نشانی دیکھائیں گے ناں آپ کی عقل،سوچ دنگ رہ جائے گی اور تب آپ کو احساس ہو گا کہ جو میں نے کہا تھا وہ سب سچ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کو پارسا کی کہی بات یاد آئی۔

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی امتحان میں ڈالا تاکہ اپنی آزمائش میں سکون کے لیے آپ اسے جانیں، اسے تلاش کر کے اسکی طرف لوٹ آئیں اور وہ اپنی رحمت کے سائے میں آپ کو چھپا کر پہلے سے بھی کئی زیادہ خوشیاں عطا کرے۔۔۔"

پارسا کی کہی ہر بات یاد کر کے ڈیمن کی آنکھیں روانی سے بہنے لگی تھیں۔

اسے ایسا لگ رہا تھا کہ پارسا تو بچ گئی ہے لیکن وہ ختم ہو چکا ہے اور اب اسکی جگہ وہاں جو کھڑا تھا اسے تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔

ڈیمن پارسا کے پاس آیا جو بے ہوش حالت میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ سر کے آدھے بال آپریشن کی وجہ سے کاٹ دیے گئے تھے۔اسکو اس حال میں دیکھ کر ڈیمن کی پلکیں نم ہو گئیں۔

"تم میری زندگی میں تب آئی جب مجھے اس دنیا سے ہی نفرت تھی۔لگتا تھا کہ یہ دنیا صرف برائی سے بھری ہے لیکن تمہیں دیکھ کر یہ لگا کہ اس دنیا میں بھی اچھائی ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی نیلی آنکھوں سے دو موتیوں جیسے آنسو بہہ نکلے۔

"تمہارے اندر موجود اس پاکیزگی کو پانے کا جنون میرے اندر سوار ہو گیا۔وہ پاکیزگی جس کو پانے کے لیے اپنا آپ بہت حقیر لگتا تھا۔۔۔"

ڈیمن نے بے بسی سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"لیکن جب تمہیں کھونے کے ڈر سے تمہارے خدا کے سامنے گڑ گڑایا تو مجھے اندازہ ہوا کہ تم میرا جنون نہیں میری محبت ہو۔۔۔۔۔"

ڈیمن نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو چھونا چاہا لیکن ابھی بھی اسے ایسا لگتا تھا کہ وہ پارسا کو چھو کر میلا کر دے گا۔

"ابھی بھی تمہیں کھونے کا خیال میری سانسیں روک دیتا ہے لیکن اب میری محبت خود غرض نہیں رہی۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے آنسو پونچھے اور مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم آزاد ہو بیلا جب تمہیں ہوش آئے گا تو تمہارا یہ قیدی تمہیں نظر نہیں آئے گا۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے الفاظ کی تکلیف کو نظر انداز کیا۔

"لیکن ایک بات یاد رکھنا میرے دل سے تمہاری محبت کا نکلنا ناممکن ہے اور اپنی آخری سانس تک میں تمہارا ہی رہوں گا۔۔۔"

ڈیمن نے اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔

"sei un angelo bella che mi ha mostrato la luce."

(تم ایک فرشتہ ہو بیلا جس نے مجھے روشنی دیکھائی)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن نے اسکو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بہتی آنکھوں سے ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"Bella Ciao"

(گڈ بائے بیوٹیفل)

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔اسکے کمرے سے باہر آتے ہی لوکا اسکے قریب آیا۔

"پتہ لگ گیا ڈیمن کہ یہ کس کا کام ہے۔۔۔"

لوکا کی بات پر ڈیمن نے غصے سے اپنے دانت کچکچائے۔

"نام بتاؤ۔۔۔۔"

"ریمو ڈارسن۔۔۔۔آرتھر ڈارسن کی چوتھی اولاد جو ایک خواجہ سرا ہے۔۔۔"

لوکا کی بات پر ڈیمن کا غصہ مزید بڑھ گیا یعنی یہ بھی اسی کا خون تھا جس نے پہلے اس کی دنیا اجاڑی تھی۔

"کہاں ملے گا وہ؟"

ڈیمن نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکاگو،اسکاایک آدمی چارلز ہمارے درمیان جاسوسی کرنے آیا تھا اسے پکڑ کر ہی یہ انفارمیشن نکالی ہے اس سے۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلا کر اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔آج وہ ڈارسن خاندان کا گھٹیا خون ہی ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"باس وہ لڑکی بچ گئی۔۔۔"

ریمو جو کل شکاگو واپس آچکا تھا اپنے آدمی کی یہ بات سن کر پہلے اسکی آنکھوں میں حیرت اتری پھر اس نے غصے سے اپنے سامنے پڑی شیشے کی میز کو پٹخ کر توڑ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسے بچ سکتی ہے وہ؟"

ریمو غصے سے چلایا تو اسکا ہر آدمی اپنا سر جھکا گیا۔

"آہ۔۔۔ڈیمن بہت اچھی قسمت ہے تمہاری کمبخت۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ریمو نے دانت کچکچا کر کہا۔

"کچھ ایسا کرو کہ وہ لڑکی ہاسپیٹل میں ہی مر جائے ورنہ تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

ریمو نے سب کو حکم دیا اور اپنے آفس کی جانب چل دیا اسے اب اس لڑکی کو ختم کرنے کا کوئی نیا طریقہ سوچنا تھا۔

اپنے آفس میں داخل ہوتے ہی ریمو نے میز پر پڑی شراب گلاس میں ڈالی اور ایک ہی گھونٹ میں پی گیا تبھی کسی نے اسکا دروازہ بند کیا تو ریمو فوراً پلٹا۔

"تم؟"

ریمو نے دروازہ لاک کرتے لوکا کو دیکھا تو حیرت سے بولا پھر اسکی نظر شاگو کاپو کی رولنگ چیئر پر پڑی جسے گھما کی ڈیمن اسکی جانب مڑا۔

"کیسے ہو ریمو ڈارسن؟"

ڈیمن کو وہاں دیکھ کر ریمو مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیا لگا کہ تم مجھ سے میری زندگی چھیننا چاہو گے اور مجھے تمہارے وجود کا علم ہی نہیں ہو گا۔"

ڈیمن نے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کے ٹریگر کو گھماتے ہوئے کہا جبکہ ریمو اپنے دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر اسے بہادی سے دیکھنے لگا۔

"ایسا کرنے میں کامیاب تو ہو ہی گیا تھا میں ڈیمن موریٹی لیکن بس قسمت نے ساتھ نہیں دیا فکر مت کرو اگلی مرتبہ فیصلہ قسمت پر نہیں چھوڑوں گا۔"

ریمو نے شان سے کہا جبکہ اسکے اس کانفیڈنس پر لوکا حیران ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمہیں لگتا ہے کہ اگلی دفعہ ایسا کرنے کا موقع ہم تمہیں دیں گے؟"

لوکا کے سوال پر ریمو قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔

"جانتا ہوں کہ تم دونوں یہاں میری لاش ہی چھوڑ کر جاؤ گے آخر کار یہاں تم دونوں کے ساتھ قید جو ہوں اور دو کے مقابلے میں اکیلا کیا کروں گا؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس عجیب سے شخص کو دیکھا۔

"تم اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے کر رہے ہو ناں یہ سب ؟"

ڈیمن کے سوال پر ریمو اپنی مخصوص سی مکروہ ہنسی ہنسنے لگا۔

"وہ جس نے مجھے اپنا نام نہیں دیا کوئی حیثیت نہیں دی اس کے لئے میں یہ سب کروں گا؟ نہیں ڈیمن موریٹی تم نے میرے باپ کو مار کر ایک دس سالہ بچے کا سہارا چھینا یہ تو میں تمہیں اس کی سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔"

ڈیمن نے حیرت سے اس پاگل شخص کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارے ساتھ جو بھی ہوا وہ سراسر تمہارے باپ کا قصور تھا جیسے تمہارا ایسا ہونا گوارا نہیں ہوا۔۔۔ لیکن اب تمہارا بھی وہی حشر ہو گا جو تمہارے باپ کا ہوا۔۔۔"

ڈیمن نے اپنی پسٹل ریمو پر تانی تو وہ ہاتھ پھیلا کر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے مارنا چاہتے ہو تو مار لو لیکن اس میں کیا مزا؟"

لوکا نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا۔

"تو پھر کیا چاہتے ہو تم؟"

ریمو مسکرا کر لوکا کی جانب مڑا۔

"اگر قسمت کو اتنا ہی مانتے ہو تم لوگ تو کیوں ناں فیصلہ قسمت پر چھوڑیں؟"

اتنا کہہ کر ریمو نے اپنی جیب سے ایک ریوالور نکالا اور اس میں سے ساری گولیاں نکال کر صرف ایک گولی اس میں ڈال دی اور باقی گولیاں زمین پر پھینک دیں۔

"ایک گولی میرے پاس اور ایک ہی گولی تمہارے پاس دونوں ایک دوسرے کے سینے پر رکھ کر بندوق چلاتے ہیں دیکھتے ہیں کس کی قسمت میں موت ہے اور کس کی قسمت میں زندگی؟"

ریمو کے دلچسپی سے کہنے پر ڈیمن نے اسے دلچسپی سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بولو ڈیمن موریٹی ہے تم میں اتنی ہمت یا اس کرسی پر بیٹھے بیٹھے ایک بزدل کی طرح مجھے مارنا چاہتے ہو؟"

ریمو کے اس چیلنج پر پہلے تو ڈیمن خاموش رہا پھر اس نے بھی اپنی بندوق کی ساری گولیاں نکال کر صرف ایک گولی اس میں ڈال دی۔

"ڈیمن یہ کیا کر رہے ہو تم؟"

لوکا نے حیرت سے اپنے دوست کو دیکھا جو شائید پاگل ہو گیا تھا۔

"فکر مت کرو لوکا میں بھی دیکھنا چاہوں گا کہ کیا لکھا ہے میری قسمت میں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن اتنا کہہ کر ریمو کے سامنے کھڑا ہوا گیا جو شوخی سے مسکرا رہا تھا۔ڈیمن نے اپنی بندوق اسکے دل کے مقام پر رکھ دی تو ریمو نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی بندوق اسکے سینے پر رکھ دی۔

"ڈیمن نہیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے آگے بڑھ کر اسے روکنا چاہا۔

"نہیں لوکا وہیں رہو تم۔۔۔"

ڈیمن نے سختی سے کہا اور دلچسپی سے مسکراتے ہوئے ریمو کی طرف دیکھا۔

"ایک ساتھ۔۔۔"

ریمو نے ہاں میں سر ہلایا لیکن پہلی مرتبہ دونوں کے ہی گولی چلانے پر گولی نہیں چلی تو ریمو قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"واہ ابھی تک تو دونوں قسمت والے ہیں آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ریمو نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ لوکا بہت زیادہ بے چینی سے اپنے دوست کو دیکھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک پل میں اس پاگل پن کو بند کر دے۔

"چلو پھر سے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کے کہنے پر دونوں نے پھر سے گولی چلادی لیکن پھر بھی خالی بندوق کی آواز پر ریمو ہنس دیا۔

"اب دیکھتے ہیں ڈیمن کہ کیا ہوتا ہے۔۔۔"

ریمو کے کہنے پر ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا اور دونوں کے پھر سے گولی چلانے پر ایک گولی کی آواز کمرے میں گونجی۔

"ڈیمن۔۔۔۔"

لوکا نے چلا کر ریمو پر بندوق تانی جس کے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ تھی اور ڈیمن کے چہرے پر بہت سا خون۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی کی آنکھ کھلی تو اس نے حیرت سے ہسپتال کی چھت کو دیکھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنے دن بے ہوش رہی تھی یا وہ زندہ بھی کیسے تھی۔ بس اپنے سینے میں اٹھتے درد سے واقف تھی۔

"کیسی ہو اب؟"

Posted On Kitab Nagri

پاس سے ہی لوکا کی آواز آنے پر روزلی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"لل۔۔۔لوکا پارسا وہ ٹھیک۔۔۔وہ آدمی اس نے۔۔۔"

روزلی نے گھبرا کر اٹھنا چاہا لیکن لوکا نے اسے کندھوں سے پکڑ کر واپس بیڈ سے لگا دیا۔

"پارسا ٹھیک ہے اور ریمو کو بھی مار دیا ہے ہم نے۔۔۔"

ریمو کو یاد کر کے لوکا کے چہرے پر غصے کے آثار آئے۔

"اا۔۔اور ڈیمن وہ تو بہت۔۔۔غصے میں ہو گا ناں مم۔۔۔مجھ سے ناراض ہو گا کہاں ہے وہ۔۔۔"

روزلی کے سوال پر لوکا نے اپنا چہرہ پھیر لیا۔

"ڈیمن اب یہاں نہیں ہے روز اور اس سے زیادہ جاننے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔۔"

روزلی نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم لوکا کہاں ہے ڈیمن مجھے اسے اس آدمی کے بارے میں بتانا ہے وہ میرے بابا کی سب چھوٹی اولاد ہے اور۔۔۔۔"

"کہاناں روز کہ وہ مر چکا ہے تمہیں اب اسکی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔"

لوکا نے زرا سا سختی سے کہا لیکن روزلی پھر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تبھی لوکا نے غصے سے اسے کندھوں سے تھام کر واپس بیڈ پر لٹایا۔

"تم سنتی کیوں نہیں روزلی ڈارسن اپنی مرضی ہی کیوں کرتی ہو؟"

روزلی نے لوکا کی غصے سے لال ہوتی آنکھوں کو دیکھا۔

"اگر خود ہیرو بن کر پارسا کی مدد کرنے کی بجائے تم میرے پاس آئی ہوتی تو آج یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔۔"

لوکا نے انتہائی زیادہ غصے سے کہا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ روزلی کے سر کے آس پاس رکھ کر اسکے قریب ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لوکا تم۔۔۔۔"

روزلی پہلی مرتبہ اسے اپنے اتنے قریب ہوتے دیکھ کر گھبرا گئی۔

"کان کھول کر سن لو روزلی ڈارسن آج کے بعد تم نے ایسی کوئی بیوقوفی کی ناں تو خود گلا دبا کر مار دوں گا میں تمہیں کہ ایک ہی دفعہ سکون سے مر جاؤ تم۔۔۔۔اور یہاں سے باہر جاتے ہی میں تمہیں سیدھا چرچ لے جا کر ایک انگوٹھی تمہاری انگلی میں ڈال کر تمہیں اپنی بیوی بنانے والا ہوں اس لیے تیار رہنا تم۔۔۔۔"

لوکا کے ہر بدلے انداز اور اس کی باتوں پر روزلی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"لل۔۔۔لوکا تم۔۔۔کب سے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی نے حیرت سے پوچھا کیونکہ لوکا کی آنکھوں میں اسکے لیے صرف غصہ نہیں تھا بلکہ بے تحاشا فکر تھی۔

" کبھی ڈیمن سے نظریں ہٹالی ہوتیں تو شاید تمہیں نظر آ ہی جاتا کہ تم مجھے تب سے اچھی لگتی تھی جب تم نے اپنے گھر والوں کی بجائے صوفیا کو چنا تھا،انصاف کو چنا تھا۔پھر گزرتے وقت کے ساتھ وہ پسند گی محبت میں بدل گئی لیکن تم اپنے دل وجان سے صرف ڈیمن کو چاہتی تھی اس لئے میں نے کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے بہت نرمی سے اسکے چہرے پر آئے لال بال ہٹائے۔

"لیکن اب نہیں اس دن تمہیں اس حالت میں دیکھ کر اب میں خود پر بندھ نہیں باندھ سکتا روزلی ڈارسن۔۔۔اب تمہیں میرا ہی ہونا ہے۔۔۔"

روزلی اسکی اس قربت پر خود میں ہی سمٹ گئی وہ مغربی لڑکی ضرور تھی لیکن یوں پہلی بار کسی مرد کا اتنا قریب آنا اسے بوکھلانے پر مجبور کر رہا تھا۔وہ بھی وہ مرد جس سے وہ اپنا سب سے اچھا دوست اپنا سب سے اچھا ساتھی سمجھتی تھی۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں مجھے یہ بات بتانے کی بجائے مجھ سے میری مرضی پوچھنی چاہیے؟"

لوکا کے ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی اور اس نے نرمی سے اپنے ہونٹ روزلی کے ماتھے پر رکھے۔

"تمہاری مرضی پر بھروسہ کرنے کا وقت گزر چکا ہےprincipessa ۔اب وہی ہوگا جو میری مرضی ہوگی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے اپنے ہونٹ اسکی ناک پر رکھ کر کہا اور اس سے دور ہو گیا تو روزلی کی سانس میں سانس آیا۔

"تیار رہنا روزلی لوکا سودیری بننے کے لیے۔"

لوکا اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور روزلی کتنی ہی دیر دہکتے گالوں کے ساتھ اپنی دھڑکنیں شمار کرتی رہی تھی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں کہیں آپ کو بخار تو نہیں ہو رہا جو آپ اتنا سرخ ہو رہی ہیں؟"

نرس جو ابھی کمرے میں داخل ہوئی تھی روزلی کا دہکتا چہرہ دیکھ کر گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"نہیں نرس میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی نے آہستہ سے کہا اور پریشانی سے لوکا کے اس عجیب رویے کے بارے میں سوچنے لگی لیکن نا جانے کیوں لوکا کا ہونے کا خیال ہی اسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ لا رہا تھا۔

آج پورے پندرہ دنوں کے بعد پارسا نے پہلی مرتبہ اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اور ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے اسے اپنے سر میں اٹھنے والے شدید درد کا اندازہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ہلکی سی آنکھیں کھولنے پر اسکی پہلی نظر وہاب صاحب پر پڑی۔پہلے تو وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی رہی جیسے کہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو پھر آہستہ سے بولی۔

"ماموں۔۔۔"

پارسا کے پکارنے پر وہاب صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"میں ہی ہوں ماموں کی جان۔۔۔آگیا ہوں میں آپ کے پاس۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے روتے ہوئے کہا اپنی بچی کو اس حال میں دیکھنا ان کے لیے بہت زیادہ تکلیف دہ تھا۔ تبھی بہت سے ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے اور پارسا کا معائنہ کرنے لگے۔

"ہیلو مس۔۔۔"

ایک ڈاکٹر نے اسکی بند ہوتی آنکھوں کو مسکرا کر دیتے ہوئے کہا۔ جبکہ پارسا حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنا نام یاد ہے آپ کو؟"

ڈاکٹر کے سوال پر پارسا کچھ دیر کے لیے سوچ میں ڈوبی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"پارسا مہتاب۔۔۔"

پارسا کا جواب سن کر ڈاکٹر مسکرا دیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ کو سب یاد ہے یعنی آپ کی ریکوری ہماری سوچ سے زیادہ اچھی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

"کک۔۔۔کیا ہوا تھا مجھے۔۔۔؟"

پارسا نے پریشانی سے پوچھا۔

"آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا آہستہ آہستہ آپ کو سب یاد آجائے گا لیکن ابھی آپ کو بہت سا ریسٹ کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے پارسا کو مسکرا کر کہا اور دروازے میں کھڑے لوکا کی جانب مڑا۔

"وہ بلکل ٹھیک ہیں اب مسٹر سودیری۔۔"

لوکا کے اثبات میں سر ہلانے پر ڈاکٹر کمرے سے باہر چلا گیا اور لوکا نے وہاب صاحب کو دیکھا جو پھر سے بے ہوش ہوئی پارسا کے ماتھے پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔

"آپ فکر مت کریں انکل وہ اب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر اپنے آنسو پونچھ دیے۔

"بہت شکریہ بیٹا اگر تم مجھے ہر بات بتا کر یہاں نہیں لاتے تو نا جانے اپنی بچی کو کہاں کہاں ڈھونڈتا رہتا۔"

لوکا نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ڈیمن کی وصیت کے مطابق اسکے ٹھیک ہوتے ہی اسے آپ کے ساتھ بھیج دوں گا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تو لوکا ایک آخری نگاہ پارسا پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔ وہاب صاحب کچھ زیادہ تو ان لوگوں کے بارے میں نہیں جانتے تھے لیکن سمیر کو پاکستان بھیجنے کے بعد وہ ڈیمن موریٹ سے ملنے کی ہر ممکن کوشش کرنے لگے۔

پھر ایک دن لوکا خود ان کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ ڈیمن کے دشمنوں نے پارسا کی جان لینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اب بلکل ٹھیک تھی اور وہ انہیں پارسا کے پاس لے جانے آیا ہے۔

یہاں آکر پارسا کی حالت دیکھ کر وہاب صاحب کا دل کیا کہ ڈیمن موریٹ کی جان لے لیں لیکن ڈیمن کے بارے میں جو انہیں سننے کو ملا تھا وہ سن کر وہ بے بس ہو گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب انہیں جلد از جلد اپنی بچی کو ان لوگوں کے درمیان سے لے کر جانا تھا۔ اتنی دور جہاں ان لوگوں کا سایہ بھی اس پر نہ پڑتا۔

پارسا کو ہاسپٹل میں رہتے ایک مہینے سے زیادہ کا وقت ہو چکا تھا۔ وہ جب بھی ہوش میں آتی اپنی زندگی کے ہر واقعے کو یاد کرنے کی کوشش کرتی رہتی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے اسے ایک پل کے لئے بھی تنہا نہیں چھوڑا تھا اور ڈاکٹرز تو ہر وقت اسکا خیال رکھنے کے لیے تیار رہتے تھے۔

"ماموں۔۔۔۔"

پارسا کے پکارنے پر اسکے پاس بیٹھے وہاب صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"جی میرا بچہ۔۔۔"

وہاب صاحب میں نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا۔

"سمیر کہاں ہیں؟"

سمیر کے ذکر پر وہاب صاحب نے غصے سے اپنے دانت کچکچائے۔

"تمہیں اس کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"پلیز ماموں بتادیں ٹھیک تو ہے ناں وہ۔۔۔۔"

پارسا نے پریشانی سے پوچھا اور اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی اس کی یہ پریشانی دیکھ کر وہاب صاحب کو اپنی معصوم بچی پر بہت پیار آیا۔

"وہ تمہاری شفقت کے قابل نہیں ہے پارسا اور فکر مت کرو بالکل صحیح سلامت اپنی ماں کے پاس پاکستان ہے۔۔۔"

پارسا نے اطمینان سے ہلکا سا سر اثبات میں سر ہلایا۔ تبھی انکا فون بجنے لگا تو وہاب صاحب شفقت بھرا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

انکے جانے کے تھوڑی دیر کے بعد ہی لوکا کمرے میں داخل ہوا اور مسکرا کر پارسا کے پاس آیا۔

"اب کیسی ہو تم؟"

"ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اچانک ہی جیسے کچھ یاد آنے پر پارسا کافی زیادہ پریشان ہو گئی۔

"روز کیسی ہے؟"

پارسا نے فکرمندی سے پوچھا تو لوکا مسکرا دیا۔شاید حسین کچھ دیر پہلے ہی روزلی کے بارے میں یاد آیا تھا اسی لئے تو وہ اتنا پریشان ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے وہ بلکل اور جلد ہی ڈسچارج بھی ہو جائے گی تم اسکی فکر مت کرو اور اپنا بہت خیال رکھو۔۔۔"

پارسا نے ہاں میں سر ہلایا لیکن ابھی بھی اسکے چہرے پر اضطراب کے آثار تھے جیسے کہ وہ کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو۔

"تمہارے ٹھیک ہوتے ہی تمہیں تمہارے ماموں کے ساتھ بھیج دیا جائے گا یہ ڈیمن کا حکم تھا کہ اب تمہیں اپنے دشمنوں سے دور بھیج دے۔"

ڈیمن کے ذکر پر پارسا نے گھبرا کر لوکا کو دیکھا۔

"وہ ٹھیک تو ہیں ناں؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے بہت زیادہ گھبراتے ہوئے پوچھا لیکن لوکا بس خاموشی سے اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"وہ مجھے دیکھنے بھی نہیں آئے کافی زیادہ غصے میں ہوں گے وہ۔۔۔"

پارسا نے اندازہ لگایا جبکہ لوکا یہ سوچ رہا تھا کہ اتنی بڑی بات پارسا کو کیسے بتائے لیکن اسے یہ بات آج نہیں تو کل اسے بتانی ہی تھی۔

"ڈیمن اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔"

پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس نے لوکا کو بے یقینی سے دیکھا جیسے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں ناں؟"

پارسا نے گھبراتے ہوئے پوچھا جبکہ اسکے اس طرح گھبرانے پر لوکا گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یہ سچ ہے پارسا وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا لیکن اسکی آخری خواہش یہی تھی کہ میں تمہیں یہاں سے دور بھیج دوں تاکہ تم اس کے دشمنوں اور اسکی اس سیاہ زندگی سے دور چلی جاؤ۔۔۔"

لوکا اسے بتا رہا تھا لیکن پارسا سن ہی کہاں رہی تھی وہ تو بس بے یقینی سے سکتے کے عالم میں وہاں لیٹی تھی۔کتنے ہی آنسو اسکی آنکھوں سے نکلے۔

"وہ تمہیں۔۔۔"

"مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز۔۔۔"

پارسا نے بمشکل اپنے گلے میں آنسوؤں کی گھٹڑی کو باندھتے ہوئے کہا تو لوکا اس کی خواہش پر عمل کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لوکا کے وہاں سے جاتے ہی پارسا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔وہ اپنے اس محسن کی قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی لیکن وہ یہ تو نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس دنیا سے ہی چلا جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہ جانے کیوں اسکے اتنی دور چلے جانے کا خیال پارسا کو تکلیف دے رہا تھا اور وہ تکلیف اس تکلیف سے بہت زیادہ تھی جو اس نے پچھلے ایک مہینے سے برداشت کی تھی۔

تین مہینے کے بعد پارسا کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔وہ مکمل طور پر ٹھیک تو نہیں ہوئی تھی لیکن اب بہت حد تک بہتر ہو چکی تھی۔

وہاب صاحب نہیں جانتے تھے کہ ایسا کیا ہو گیا تھا جو پارسا مسکرانا بھول چکی تھی لیکن ان تین مہینوں میں ایک بار بھی انہوں نے کسی طرح کی خوشی کے آثار اسکے چہرے پر نہیں دیکھے تھے۔

"پارس ہم دونوں آج رات کی فلائٹ سے سعدیہ عرب جا رہے ہیں۔میں نے تمہاری ساری ڈاکیومنٹیشن ویزا وغیرہ تیار کروا دیا ہے۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے بس ہلکا سا ہاں میں سر ہلایا۔تبھی لوکا کچھ آدمیوں سے ساتھ ہاسپٹل کے کمرے میں آیا۔

"ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے پر مبارک ہو پارسا۔۔۔"

پارسا نے مصنوعی مسکان کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے سنا ہے آج رات کی فلائٹ سے آپ دونوں سعودیہ عرب جا رہے ہیں؟"

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"جی آپ کی ہر مہربانی کا بہت شکریہ لوکا سر آپ نے سچ میں بہت زیادہ خیال رکھا میری بیٹی کا۔۔۔"

وہاب صاحب نے شفقت سے کہا۔

"میں نے بس اپنے دوست کی خواہش کو پورا کیا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اس کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ان شاءاللہ۔۔۔"

وہاب صاحب نے محبت سے پارسا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ دونوں ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"کہاں؟"

وہاب صاحب نے حیرت سے پوچھا تو لوکا نے مسکرا کر پارسا کو دیکھا۔

"اسکی دوست کی شادی ہے آج اور اسکا کہنا ہے کہ اپنی دوست کی عدم موجودگی میں شادی نہیں کرے گی۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے لوکا کی طرف دیکھا۔

"روز کی شادی؟ کس سے؟"

"مجھ بدقسمت سے۔۔۔"

پارسا کے ناسمجھی سے پوچھنے پر لوکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"امید ہے کہ تم اسکی اس خواہش کو پورا ضرور کروگی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد وہاب صاحب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جیسے تمہاری مرضی میرا بچہ۔۔۔۔"

پارسا نے واپس لوکا کی طرف دیکھا۔

"چلیں۔۔۔۔"

لوکا اپنے آدمیوں کے ساتھ اسے موریٹی مینشن میں لے کر آیا جسکا نام بدل کر اب سودیری مینشن کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اپنی وصیت میں ڈیمن اپنا سب کچھ لوکا کے نام کر چکا تھا اور اپنے بعد کاپو بھی لوکا کو بنا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملازم پارسا کو سیدھا ایک روم میں لے کر گئے جہاں سفید فراک پہنے روزلی کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔ پارسا کو دیکھتے ہی وہ مسکرا کر اسکے پاس آئی اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

"کیسی ہو تم اب میری اینجل؟"

Posted On Kitab Nagri

روزلی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔ تمہیں شادی کی بہت مبارک ہو روز۔۔۔۔"

پارسا کے محبت سے کہنے پر روزلی مسکرا دی۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"تم میرے لیے خوش ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے فوراً اپنا سر ہاں میں ہلایا۔

"تو پھر خوش کیوں نہیں نظر آ رہی؟"

اس سوال پر پارسا نے اپنا سر جھکا لیا اور اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"میں نہیں جانتی روز لیکن نہ جانے کیوں اب ایسا لگتا ہے جیسے خوشیاں کبھی لوٹ کر میرے تک نہیں آئیں گی اور یہ آنسو ہمیشہ کے لئے میرے مقدر میں لکھ دیے گئے ہوں۔۔۔۔۔"

روزلی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"کہیں ایسا ڈیمن کے جانے کی وجہ سے تو نہیں؟"

روزلی کے پوچھنے پر پارسا نے انکار میں سر ہلایا لیکن پھر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے روزلی کے گلے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں خود کو سمجھ نہیں پا رہی روز۔۔۔اپنے دل کے اس درد کو نہیں سمجھ پا رہی جو انکے اس دنیا سے جانے کے خیال سے میرے دل میں اٹھتا ہے۔۔۔ان سے دور اپنی زندگی میں جانا چاہتی تھی میں لیکن یہ تو نہیں چاہتی تھی کہ وہ ایسے دور چلے جائیں۔۔۔"

روزلی نے نم آنکھوں سے مسکرا کر پارسا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

"تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے اسے دیکھا اور فوراً انکار میں سر ہلا یا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ان سے محبت ہونا گناہ ہے میرے لیے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"محبت گناہ ثواب نہیں دیکھتی اینجل وہ بس ہو جاتی ہے۔۔۔"

پارسا متواتر انکار میں سر ہلا رہی تھی لیکن وہ بھی جانتی تھی کہ روزلی سچ کہہ رہی ہے چاہے وہ اس سچ کو ماننے کو انکار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا کیوں ہوا روز؟ کیوں ہوا یہ؟"

روزلی نے اسے پھر سے اپنے گلے سے لگا لیا۔

"اپنے خدا سے سب سے زیادہ محبت کرتی ہو تم تو اس پر بھروسہ رکھو پارسا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس نے تمہارے مقدر میں اتنی خوشیاں لکھیں ہوں گی کہ تم اپنی قسمت پر رشک کرو گی۔۔۔۔"

روزلی نے اپنی نم آنکھوں کو پونچھا۔

"اب مجھے ہی دیکھ لو کبھی لگتا تھا ڈیمن کے سوا کسی کا خیال بھی دل میں نہیں آئے گا میرے اور آج یوں لوکا کا ہونے سے اپنا آپ سب سے زیادہ خوش نصیب لگ رہا ہے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزلی ہلکا سا مسکرا دی۔۔

"اسی طرح کسی دن تمہاری زندگی میں بھی بہار آئے گی پارسا۔۔۔"

پارسا نے کچھ دیر اسکی بات پر غور کیا اور پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے اللہ نے جتنی خوشیاں میرے نصیب میں لکھی ہیں وہ مجھے مل جائیں گی ان شاءاللہ۔۔۔۔"

پارسا نے آنسو پونچھے اور روزلی کے حسین سراپے کو دیکھ کر مسکرا دی۔

"تم ہمیشہ خوش رہو روز۔۔۔۔"

روزلی مسکرا دی۔ کاش وہ پارسا کو سمجھا سکتی کہ اسکے خدا نے بہت سی خوشیاں اسکے نصیب میں لکھی ہیں لیکن وہ جانتی تھی کہ ابھی پارسا نے ڈیمن موریٹی کے اپنے دل پر قابض ہونے کے غم سے گزرنا تھا۔

(دو سال بعد)

پارسا اپنی زندگی کے دو سال وہاب صاحب کے ساتھ سعودی عرب رہ کر گزار چکی تھی اس عرصے میں نہ تو وہاب صاحب نے اسے پاکستان بھیجا تھا اور نہ ہی خود کبھی گئے تھے۔ بس اپنا کمایا ہوا پیسہ بھیج کر ان کی ضروریات پوری کر دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے زیادہ پریشانی تو انہیں اپنی پارسا کی تھی جسے انہوں نے ایک مرتبہ بھی دل سے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔نہ جانے ان کی معصوم بچی دل کو کون سا غم لگا بیٹھی تھی۔

وہاب صاحب جب جب اسے افسردہ دیکھتے انہیں اپنے بیٹے پر بہت غصہ آتا کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ اس سب کی وجہ وہی ہے۔

"ماموں ناشتا بن گیا ہے آجائیں کھانا کھالیں۔۔۔۔"

پارسا کی آواز پر وہ مسکرا کر اسکے پاس آئے اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے۔

"صدا خوش رہو۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انکی دی یہ دعا پارسا کے گھائل دل کو مزید گھائل کر گئی۔نا جانے اسے کیوں ایسا لگتا تھا کہ اسکی ہر خوشی مر چکی ہے پھر بھی وہ ایک مصنوعی مسکان اپنے چہرے پر سجا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب کو کھانا دے کر وہ ان کا کمرہ سیٹ کرنے آئی تو اس کی نظر ان کے موبائل پر پڑی جو مسلسل بج رہا تھا۔پہلے اس نے سوچا کہ وہ موبائل وہاب صاحب کو پکڑا آئے لیکن پھر اس پر نادیہ بیگم کا نمبر دیکھ کر اس نے فون پک کر کے اپنے کان کے ساتھ لگا لیا۔

"السلام علیکم مامی کیسی ہیں آپ؟"

پارسا کی آواز پر کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

"پارسا یہ تم ہو ناں؟"

نادیہ بیگم کی بھیگی سی آواز اسے سنائی دی۔

"جی مامی میں ہی ہوں۔۔۔"

پارسا نے ہچکچاتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف نادیہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے بیٹا تم نے مجھ سے بات تو کی ورنہ میں تو تمہارے ماموں کے سامنے بھیک مانگتی رہ جاتی ہوں لیکن وہ میری بات تم سے نہیں کرواتے۔۔۔"

یہ بات سن کر پارسا نے حیرت سے باہر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہیں وہاب صاحب کو دیکھا۔

"انہوں نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ آپ مجھ سے بات کرنا چاہتی ہیں اب بتائیں مامی سب ٹھیک تو ہے ناں؟"

پارسا ان کو یوں روتا دیکھ بہت زیادہ پریشان ہو چکی تھی۔

"میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادہ زیادتی کی ہے پارس اور شاید انہیں زیادتیوں کی سزا مجھے مل رہی ہے خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان کے روتے ہوئے یہ بات کہنے پر پارسا اضطراب میں آ چکی تھی۔

"آپ بڑی ہے مامی پلیز اس طرح کی باتیں کر کے مجھے شرمندہ مت کریں میں وہ سب بھول چکی ہوں اور آپ بھی بھول جائیں۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے انتہائی زیادہ نرمی سے کہا۔

"تم بہت اچھی ہو بیٹا ہمیشہ مجھے افسوس رہے گا اپنے رویے کا۔۔۔۔"

پارسا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"کوئی بات نہیں مامی آپ بتائیں باقی سب ٹھیک ہیں کیا؟"

پارسا کے سوال پر پھر سے کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے بس میرا سمیر ہی ٹھیک نہیں۔۔۔۔"

سمیر کے ذکر پر پارسا خاموش ہو گئی۔

"وہ بہت روتا ہے بیٹا ہر وقت پچھتاتا ہے کہ اس نے تمہاری قدر نہیں کی۔۔۔۔بہت تڑپ رہا ہے میرا بیٹا۔۔۔۔"

نادیہ بیگم روتے ہوئے کہہ رہی تھیں اور پارسا بس خاموشی سے انکی بات سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کہیں شادی کرنے کی بات بھی نہیں کرتا کہتا ہے کہ میری زندگی میں پارس کے بعد کسی کی جگہ نہیں۔۔۔"

پارسا ابھی بھی بس خاموشی سے کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی۔

"تم ایک بار اس سے بات کر کے اسے معاف کر دو بیٹا اسے سمجھاؤ کہ اپنی زندگی کو یوں برباد مت کرے۔"

پارسا نے گہرا سانس لیا۔

"آپ ان سے کہیں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے اب وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائیں بالکل جیسے میں بڑھ گئی ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے اتنا کہہ کر وہاب صاحب کو دیکھا جو دروازے میں کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تم خود اس سے ایک دفعہ بات کر لیتی بیٹا تو وہ خوش ہو جاتا۔۔۔۔"

نادیہ بیگم نے بہت زیادہ امید سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"معاف کریے گا لیکن ماموں مجھے بلا رہے ہیں۔۔۔اچھا میں پھر آپ سے بات کروں گی اللہ حافظ۔۔۔"

پارسا نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا اور موبائل وہاب صاحب کی جانب بڑھایا۔

"آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا کہ مامی مجھ سے بات کرنا چاہ رہی ہیں۔"

وہاب صاحب نے افسردگی سے اسے دیکھا۔

"وہ تمہاری معافی اور رحم کے قابل نہیں ہے بیٹا۔۔۔"

پارسا کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"ایسا نہیں ہے ماموں معاف کرنا تو ہمیں ہمارا خدا سکھاتا ہے۔معاف کرنے سے ہم چھوٹے نہیں ہوتے بلکہ عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ ہمارے درجات بلند کرے۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر کہا تو وہاب صاحب نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم آج تک اس کے لیے سلوک کی وجہ سے دکھی ہو۔۔۔"

پارسا نے انکار میں سر ہلایا۔

"میں وہ سب بھول چکی ہوں ماموں زندگی میں بہت آگے بڑھ چکی ہوں۔۔۔۔"

"تو پھر تم دکھی کیوں رہتی ہو؟"

وہاب صاحب کے سوال پر پارسا نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنی نم پلکوں کو میچ گئی۔

"کچھ درد ایسے ہوتے ہیں جن کی کوئی دوا نہیں ہوتی۔اپنی تکلیف کو میں آپ سے کیا بانٹوں اسے تو میں اپنے خدا سے بھی بانٹ نہیں پا رہی بس آپ میرے لیے دعا کریے گا۔"

پارسا اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ وہاب صاحب کتنی ہی دیر وہاں کھڑے رہے تھے۔انہیں بس اپنی بیٹی کی خوشیاں چاہیے تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر وہاب صاحب دروازے کی جانب بڑھے تو دروازہ کھولتے ہی انہیں خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا۔

"عبدالرحمن شفیق (بھائی) کیسے ہیں آپ؟"

دروازے میں اپنے بہت اچھے دوست عبدالرحمن کو دیکھ کر وہاب صاحب نے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ عبد الرحمن وہاب صاحب کے بہت پرانے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی تھے۔

"میں بالکل ٹھیک وہاب شفیق تم بتاؤ کیسے ہو۔۔۔؟"

عبدالرحمن نے شفقت سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تو ٹھیک ہوں اندر آئے ناں آپ آج کیسے راستہ بھول گئے؟"

وہاب صاحب نے مسکراتے ہوئے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا اور انہیں لے کر ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔

"بس سوچا آج تم سے کچھ قیمتی مانگ لوں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"عبدالرحمن غوری کو کیا چاہیے مجھ سے ؟"

وہاب صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تبھی پارسا اچھی طرح سے حجاب اوڑھ کر چائے کی ٹرے لیے کمرے میں آئی اور ہلکا سا سلام کر کے وہ ٹرے میز پر رکھ کر وہاں سے چلی گئی۔عبدالرحمن صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"میں تمہاری بیٹی کو اپنے بیٹے کے لیے مانگنے آیا ہوں۔۔۔؟"

وہاب صاحب نے حیرت انہیں سے دیکھا۔

"آپ کی تو ماشاءاللہ سے تین بیٹیاں تھیں تو کس بیٹے کی بات کر رہے ہیں آپ؟"

عبدالرحمن صاحب نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اپنے ہونٹوں سے لگایا۔

"صالح عالم۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب مزید حیران ہوئے کیونکہ وہ اس شخص کو نہیں جانتے تھے۔

"وہ میرا اپنا بیٹا تو نہیں ہے لیکن اپنے بیٹے سے بھی بڑھ کر ہے۔زیادہ امیر و کبیر تو نہیں وہ لیکن یہاں سعودیہ میں ہی اپنا اپارٹمنٹ ہے اس کا اور ایک کمپنی میں اچھی نوکری بھی ہے۔اگر شرافت کی بات کریں تو اسے اپنا بیٹا یو نہی نہیں کہتا میں تمہاری بیٹی کو دنیا جہان کی خوشیاں دے گا۔"

عبدالرحمن صاحب کے بتانے پر وہاب صاحب کے چہرے پر پریشانی کے آثار آئے۔

"کیا ہوا وہاب سب ٹھیک ہے ناں؟"

وہاب صاحب کی پریشانی دیکھ کر عبدالرحمن نے پوچھا۔

"ہاں شفیق سب ٹھیک ہے لیکن بات یہ ہے کہ میری پارسا۔۔۔وہ طلاق یافتہ ہے اس لیے۔۔۔"

"کیا بات کرتے ہو تم وہاب ہمارے نبی پاک صلی علیہ وآلہ وسلم کی صرف ایک بیوی کنواری تھیں باقی سب یا تو بیوہ تھیں یا طلاق یافتہ۔جو ہمارے نبی نے ہمیں کر کے دیکھایا ہے وہ ہمیں کرنا کیوں گراں گزرتا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے کچھ سوچ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"تم کل آجانا میں تمہیں صالح سے ملوادوں گا یہ تمہارا حق ہے اور پارسا بیٹی بھی اگر ملنا چاہے تو یہ اس کا بھی حق ہے۔۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تو انکی خاموشی دیکھ کر عبدالرحمن نے اپنے ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھے۔

"تم مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو وہاب تمہاری بیٹی کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کروں گا اور صالح پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ کرتا ہوں میں۔۔۔۔"

وہاب صاحب مسکرا دیے۔

"میں بہت زیادہ بھروسہ کرتا ہوں آپ پر شفیق لیکن پارسا سے اس بارے میں بات کرنے سے پہلے اس بچے سے ملنا چاہوں گا میں۔۔۔۔"

"ضرور کل ہی ملواتا ہوں تمہیں اس سے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب مسکرا دیے اور پھر دونوں باتیں کرتے ہوئے پرانے وقت کو یاد کرنے لگے۔

پارسا عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو ہمیشہ کی طرح دعا میں مانگنے کے لئے اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔وہ تو اس قدر بے بس تھی کہ جس سے محبت کرتی تھی اس کی مغفرت بھی نہیں مانگ سکتی تھی۔

پارسا بس دعا کے لیے ہاتھ پھیلا کر آنسو بہاتی رہی لیکن خدا تو شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ سب جانتا ہے جو بندہ سب سے چھپاتا ہے۔

پارسا نے اٹھ کر جائے نماز لپیٹا اور دوپٹہ کھول کر سر پر پھیلا لیا۔ تبھی وہاب صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو وہ انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔

"آپ کو کچھ چاہیے تھا کیا ماموں؟"

وہاب صاحب نے مسکرا کر انکار میں سر ہلایا اور بیڈ پر بیٹھ کر اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"پارسا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جی کہیں ماموں۔۔۔"

پارسا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کل میرے دوست آئے تھے ناں عبدالرحمن صاحب انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔۔۔"

وہاب صاحب کی بات پر پارسا نے اپنا سر جھکا لیا۔

"ماموں میں شادی نہیں۔۔۔"

"جانتا ہوں بیٹا کہ تم شادی نہیں کرنا چاہتی کیونکہ تم نے پہلے اس رشتے سے کچھ حاصل نہیں کیا لیکن یقین کرو وہ بچہ بہت زیادہ اچھا ہے۔ایک ہی ملاقات میں وہ مجھے اتنا اچھا لگا اور عبدالرحمن اس کی ہر طرح سے گارنٹی لے رہا ہے اب ایسے رشتے کو منع کرنا تو کفرانِ نعمت ہو گا ناں اور کیا تم کفران نعمت کا گناہ کرنا چاہتی ہو؟"

وہاب صاحب نے شفقت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو بیٹا ضروری نہیں کہ جیسا پہلے ہوا تھا پھر ویسا ہی ہو اپنی قسمت کو موقع دو پارسا مجھے پوری امید ہے کہ صالح تمہیں بہت زیادہ خوش رکھے گا۔۔"

بہت سے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔اب وہ کسی کو کیا بتاتی کو خدا سے محبت کرنے والی اس پارسا سی لڑکی کے دل پر دو سال سے ایک منکر قبضہ جمائے بیٹھا تھا جو اسکی ہر کوشش کے باوجود وہاں سے نہیں نکل رہا تھا۔

"مجھ پر بھروسہ کرو پارس میں بس تمہاری خوشی چاہتا ہوں تمہیں یوں اکیلا پل پل روتے نہیں دیکھنا چاہتا۔۔میری خاطر ہاں کر دو بیٹا۔۔"

وہاب صاحب نے اسکی خاموشی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اس سے ملنا چاہتی ہو تو میں تمہیں ملوا دیتا ہوں تم خود اسے سمجھ کر فیصلہ کرو۔۔۔"

"نہیں ماموں۔۔"

پارسا نے اچانک ہی کہا اور اپنے آنسو پونچھ کر وہاب صاحب کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے مجھے اب جو فیصلہ کریں گے میرے حق میں بہتر ہوگا۔۔۔"

وہاب صاحب نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اپنی بیٹی کے ماتھے پر ہونٹ رکھے۔

"صدا خوش رہو۔۔۔"

"میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

پارسا سنجیدگی سے کہتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اور کچن میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"مجھے ہمت دیں یااللہ پاک جو بھی جزبات میرے دل میں ہیں انہیں میرے دل سے نکال دیں۔ میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں۔۔۔یہ جزبات بہت تکلیف دہ ہیں میرے مولا بہت تکلیف دہ۔۔۔انہیں مجھ سے دور کر دیں آپ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔۔۔۔"

پارسا نے نم آنکھوں سے دعا کی اور اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو دی کیونکہ وہ جتنا اسکی محبت کے ختم ہونے کی دعائیں کرتی تھی وہ اتنی ہی بڑھتی تھی اور اب بھی تو ایسا ہی ہوا تھا وہ محبت اسکے روم روم پر چھا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ مسلسل بجتا جا رہا تھا۔پارسا کو لگا کہ وہاب صاحب گھر آئے ہوں گے اس لیے دوپٹے کو سر پر ٹھیک سے لیتی دروازے کی جانب چل دی لیکن دروازہ کھولتے ہی سامنے سمیر کو دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"آپ۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے سمیر کو دیکھا جو پہلے جیسا تو بالکل نہیں لگ رہا تھا بلکہ اب بہت کمزور ہو چکا تھا جبکہ آنکھوں کے نیچے سیاہی پھیل چکی تھی۔

سمیر دروازے میں کھڑا پارسا کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے صدیوں کا پیاسا صحرا میں ملنے والی جھیل کو دیکھ رہا ہو۔

"وہ۔۔۔ماموں گھر نہیں۔۔۔۔آپ اندر آ جائیں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے ہچکچا کر نظریں جھکاتے ہوئے اپنا دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھ کر کہا تو سمیر خاموشی سے اس چھوٹے سے گھر میں داخل ہو گیا۔پارسا فوراً کچن میں جا کر اسکے لیے جوس لے کر آئی۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں نے ماموں کو فون کیا ہے وہ تھوڑی دیر میں گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا سنجیدگی سے اتنا کہہ کر وہاں سے جانے لگی۔

"پارس۔۔۔"

سمیر کے پکارنے پر پارسا کے قدم رک گئے اور اس نے سمیر کی جانب مڑ کر اپنا سر جھکا لیا۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"

"جی کہیں۔۔۔۔"

پارسا نے سر اٹھائے بغیر سنجیدگی سے کہا تو سمیر اسکے سامنے اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ پارسا کے سامنے جوڑ دیے۔

"مجھے معاف کر دو پارس۔۔۔۔ میں نے بہت ظلم کیا تم پر۔۔۔ تم نے ہر لمحہ مجھے محبت دینا چاہی اور میں اس کی قدر نہیں کر پایا تمہاری قدر نہیں کر پایا۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

سمیر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اسے اس حال میں دیکھ کر پارسا کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ایسا مت کہیں میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔آپ بھول جائیں وہ سب۔۔۔۔"

پارسا سنجیدگی سے کہتی وہاں سے جانے کے لیے مڑی۔

"عمرہ کرنے آیا تھا یہاں میں۔۔۔مجھے لگا کہ خدا کی بارگاہ میں بیٹھ کر بخشش مانگوں گا تو میرے دل کو سکون ملے گا۔۔۔لیکن تم سے معافی مانگے بغیر خدا کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی پارس۔۔۔۔"

سمیر کو یوں روتا دیکھ پارسا بس بے بسی سے اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گی کہ وہ آپ کو سکون دیں اور آپ زندگی میں آگے بڑھ سکیں۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

ایک طنزیہ مسکراہٹ سمیر کے ہونٹوں پر آئی اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے کبھی سکون نہیں مل سکتا پارس کیونکہ اس دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اپنے سکون کو میں نے خود ٹھکرا دیا اور زندگی میں کیسے آگے بڑھ سکتا ہوں پارس تمہارے سوا کسی کا خیال نہیں آتا اس دل میں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا بس جھکے ہوئے سر کے ساتھ اسکی باتیں سن رہی تھی۔

"پتہ ہے پارس میں نے ایک مولوی صاحب سے پوچھا تھا کہ زبردستی کر کے طلاق نہیں ہوتی تو۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"زبردستی آپ نے پورے ہوش وہواس میں مجھے اپنی مرضی سے طلاق دی تھی۔انہوں نے آپ کو اور چانس دی تھی لیکن آپ نے مجھے چھوڑنا چنا اور یہی نہیں بعد میں آپ کے سائن کیے طلاق کے کاغذات میرے ہاتھ میں دیے گئے تھے۔۔۔۔"

پارسا کی بات پر سمیر اپنا سر شرمندگی سے جھکا گیا۔

"تب جو بھی ہوا تھا سمیر وہ قسمت کا فیصلہ سمجھ کر بھول جائیں اور زندگی میں آگے بڑھ جائیں اب آپ۔۔۔ بالکل جیسے میں بڑھ گئی ہوں۔۔۔"

سمیر نے حیرت سے پارسا کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگلے ہفتے نکاح ہے میرا اور امید کرتی ہوں آپ بھی مامی کو پریشان کرنا چھوڑ کر خود کو برباد نہیں کریں گے۔۔۔"

پارسا اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور سمیر اپنے گھٹنوں پر بیٹھ کر رو دیا کیونکہ اسے پھر سے پانے کی جو جھوٹی تسلیاں وہ خود کو دیتا تھا وہ اب مکمل طور پر ختم ہو چکی تھیں۔

آج پارسا کا نکاح تھا۔وہاب صاحب ایک انتہائی خوبصورت سفید جوڑا اور حجاب اسے دے کر گئے تھے۔پارسا نے عصر کی نماز ادا کی اور جائے نماز طے کر کے نکاح کے اس جوڑے کو دیکھنے لگی۔

اپنے دل کو کتنا ہی سمجھایا تھا اس نے لیکن پھر بھی وہ منکر شخص اس دل سے نکل نہیں رہا تھا۔اب وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی لیکن یوں کسی اور کا دل پر قابض ہونا اسے اپنے ہونے والے شوہر کے حق پر ڈاکہ لگ رہا تھا۔

"یا اللہ پاک میرے دل میں صرف میرے محرم کی محبت ڈال دیں اور ہر ایک کی محبت نکال دیں میں ان کے ساتھ یوں ناانصافی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

پارسا نے نم آنکھوں سے التجا کی۔دو سالوں سے وہ یہ التجا کر رہی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا خدا کیوں اس کی دعا کو قبول نہیں کر رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"پارسا بیٹا تیار ہو جاؤ وہ لوگ یہاں آتے ہی ہوں گے۔۔۔۔۔"

وہاب صاحب کی آواز پر پارسا اپنے آنسو پونچھ کر وہ کپڑے بدلنے چلی گئی۔ وہ سفید جوڑا پہن کر پارسا نے ہلکی سی لپسٹک اپنے ہونٹوں پر لگائی اور اس خوبصورت سے حجاب کو سر پر لپیٹ لیا۔

وہ جوڑا اسکے ہونے والے شوہر نے بھیجا تھا اور پارسا کو یہ جان کر بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی کہ اس کا شوہر بھی اس کی طرح پردے کو پسند کرتا تھا۔

وہاب صاحب مولوی اور گواہوں کے ساتھ وہاں آئے تو اسے یوں تیار دیکھ کر نم آنکھوں سے اسکے قریب آئے اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صدا خوش رہو پارسا اللہ تعالیٰ تمہارے نصیب بہت اچھے کریں تمہیں ہر وہ خوشی ملے جس کی تم حقدار ہو۔۔۔"

پارسا نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن اس مسکراہٹ میں بے تحاشا غم چھپا ہوا تھا۔

انہوں نے پارسا کو کرسی پر بیٹھایا تو مولوی صاحب اسکے سر پر پیار دے کر پاس موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"پارسا مہتاب ولد مہتاب علی آپ کا نکاح صالح عالم کے ساتھ
پانچ ہزار ریال حق مہر سکہ رائج الوقت ہونا طہ پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟"

مولوی صاحب کے پوچھنے پر بہت سارے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہے۔

کہتے ہیں عورت نکاح کے وقت جو دعا مانگے وہ قبول ہوتی ہے۔ میرے دل میں صرف میرے محرم کی محبت رکھنا یا خدا اس شخص کا ہر خیال اس دل سے نکال دیں مجھے اپنے مجازی خدا کی حق تلفی کے گناہ سے بچا لیں۔

پارسا نے نم آنکھوں سے دل میں التجا کی لیکن اسکی التجا پھر سے رد ہو گئی تھی کیونکہ وہ محبت اسکے روم روم پر حاوی ہونے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جواب دو پارس۔۔۔"

وہاب صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو بہت مشکل سے پارسا نے گلے میں بندھے آنسوؤں کو روکا۔

"قبول ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے آہستہ سے کہا اور تین بار پوچھے جانے پر مثبت جواب دے کر اپنے دستخط اس نکاح نامے پر کر دیے۔

سب نے پارسا کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر اسے مبارک باد دی اور وہاں سے چلے گئے ان کے جاتے ہی وہ آنسوؤں کا پھندا آزاد ہو گیا اور پارسا اپنا ہر غم آنکھوں سے بہانے لگی۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے بعد پارسا کو اسکے شوہر کے ساتھ رخصت کر دیا گیا تھا۔پارسا نے تو اس کے ساتھ بھیجے جانے پر بھی ایک نگاہ اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا۔

ابھی اس کا شوہر کار ڈرائیو کر رہا تھا اور پارسا ساتھ والی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھی وہ دعا مانگتی جا رہی تھی جو وہ دو سالوں سے مانگتی آ رہی تھی۔

اس کے شوہر نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی شائید وہ کافی سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا۔تقریبا آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد اس نے گاڑی ایک بلڈنگ کے پارکنگ میں روکی اور پارسا کو دیکھا جو ابھی بھی سر جھکائے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ خاموشی سے گاڑی میں سے نکلا اور باہر آ کر پارسا کی جانب کا دروازہ کھولا۔پارسا خاموشی سے گاڑی سے نکل کر کھڑی ہو گئی۔گاڑی لاک کرنے کے بعد اس نے پارسا کی طرف دیکھا۔

"چلیے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے بس ایک لفظ عربی میں کہا تھا لیکن اسکی آواز پر پارسا نے فوراً آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا۔ مگر تب تک وہ آگے بڑھ چکا تھا۔ پارسا اس آواز کو اپنا وہم سمجھ کر اسکے پیچھے چلنے لگی۔

وہ لفٹ سے ایک اپارٹمنٹ میں آئے جو مناسب سائز کا انتہائی خوبصورت اور صاف ستھرا سا اپارٹمنٹ تھا۔ یعنی اسکا شوہر کافی صفائی پسند تھا۔

"وہ سامنے والا کمرہ بیڈ روم ہے آپ وہاں پر چل کر فریش ہو جائیں میں آتا ہوں۔۔۔۔"

اس آواز پر پارسا نے پھر سے سر اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا لیکن وہ مڑ کر وہاں سے جا چکا تھا۔ پارسا بیڈ روم میں آئی اور کپڑے بدلنے کی غرض سے کمرے میں موجود الماری کی جانب بڑھی تو وہاں اپنے لئے کئی جوڑے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک جوڑا پکڑ کر اس نے بیڈ پر رکھا اور
آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے حجاب اتار کر بالوں کو کھول دیا۔ اس جوڑے میں ایک آخری نگاہ خود پر ڈال کر وہ مڑی تو ایک چوڑے سینے سے ٹکرا گئی۔

مظبوط ہاتھوں نے اسے کندھوں سے پکڑ کر گرنے سے بچایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دھیان سے بیلا گرنے کے لیے بہت نازک ہو تم۔۔۔"

اب کی بار اس آواز پر پارسا نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اپنے شوہر کو دیکھا تو سب سے پہلے اسکا سامنا دو حسین نیلی آنکھوں سے ہوا۔

وہ آنکھیں جنہوں نے دو سال سے اسے ہر پل تڑپایا تھا۔

"آپ؟"

پارسا نے حیرت سے پوچھا کیونکہ وہ اس وقت جس کے گھر میں اسکے قریب کھڑی تھی وہ کوئی اور نہیں اسکا محسن، اسکا قیدی، اسکی محبت ڈیمن موریٹی تھا۔

پارسا کی آنکھوں میں بے پناہ حیرت دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈ۔۔۔ڈیمن سر۔۔۔یہ آپ ہی ہیں ناں؟"

"نہ یں بیلا جو اس وقت تمہارے سامنے ہے وہ کوئی ڈیمن نہیں صالح ہے۔۔۔صالح عالم جو اپنی بیلا کے قابل ہے۔۔۔اس کا حقدار ہے۔۔۔۔"

اسکی بات پر بہت سے آنسو پارسا کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"تو پھر لوکا سر نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا کہ آپ۔۔۔؟"

"لوکا نے جھوٹ نہیں سچ کہا تھا بیلا وہ ڈیمن موریٹی اسی دن مر گیا تھا جس دن اس نے تمہاری زندگی اللہ سے مانگی اور اللہ تعالیٰ نے ایک منکر کی دعا قبول کر کے معجزہ دیکھا دیا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صالح کی بات پر پارسا کی پلکیں مزید نم ہو گئیں۔

"میں اس ڈیمن کو مار کر خود کو تلاش کرنے آیا تھا بیلا۔اسے جاننے آیا تھا جو اتنا مہربان ہے کہ خود کو نہ ماننے والوں کو بھی بے پناہ عطا کر دیتا ہے میں نہیں جانتا تھا کہ اپنی اس زندگی کا مقصد جاننے میں مجھے دو سال لگ جائیں گے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے دل میں اس کا مقام مزید بڑھ گیا۔ دو سال سے وہ جس کی محبت اپنے دل سے نکلنے کی دعائیں مانگ رہی تھی وہ مرا نہیں تھا بلکہ براہ راست تلاش کر کے ایک نیا انسان بن رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر صالح نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس آنسو پونچھنا چاہا لیکن پھر نا جانے کیا سوچ کر اس کا ہاتھ پارسا کے چہرے سے کچھ فاصلے پر ہوا میں ہی رک گیا۔

پارسا نے اس کا ہاتھ تھام کر عقیدت سے اپنے ہونٹ اس کے ہاتھ پر رکھے اور پھر وہ ہاتھ اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا جیسے کہ وہ کوئی بادشاہ ہو۔۔۔

یہ دیکھ کر صالح کی نیلی آنکھوں میں بھی دو آنسو آ گئے۔ پارسا نے خود اسکا ہاتھ اپنے گال پر رکھا اور اپنی خواہش کو پورا ہوتا دیکھ وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔ وہ چہرہ جو اسکا سکون تھا آج وہ اسے پورے حق سے چھو رہا تھا۔

"میرا رب دعاؤں کو ایسے قبول کرتا ہے کہ ہم حیران رہ جاتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہماری التجا سن نہیں رہا حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ ہم ایک قطرہ مانگ رہے ہوتے ہیں اور وہ ہمارے مقدر میں دریا لکھ دیتا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کی آنکھیں پھر سے بہنے لگیں۔اس نے تو سوچا ہی نہیں تھا تھا کہ اس کا رب اس طرح سے بھی دعائیں قبول کرتا تھا۔صالح پھر سے اس کے آنسو پونچھ کر مسکرا دیا۔

"کیونکہ ہمارا رب مہربان ہے بیلا وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔۔۔"

اس کے منہ سے یوں ہمارا رب سن کر پارسا مسکرا دی۔اپنی محبت کے یوں راہ راست پر آنے پر اس کے دل نے شکر ادا کیا تھا۔

"اس دن جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی دے کر میری التجا کو قبول کیا تب ہی میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں اسے جان کر رہوں گا جو منکروں کی بھی سنتا ہے۔مجھے لگا تھا کہ میری راہ بس اسے جاننے کی طرف ہی چلے گی کیونکہ میرے گناہ نا قابل معافی تھے لیکن جب میں نے اس سے جانا تو پتہ چلا جہاں سے ہماری سوچ ختم ہوتی ہے وہاں سے اس کی رحمت کا سمندر شروع ہوتا ہے۔"

صالح نے دو سال پہلے کا ہر واقع یاد کیا اور پھر وہ پارسا کا چہرہ محبت سے سہلاتے ہوئے اسے ہر بات بتاتا چلا گیا۔۔۔

(دو سال پہلے)

Posted On Kitab Nagri

"ڈیمن۔۔۔۔"

گولی چلنے کی آواز پر ریمو کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر لوکا نے پریشانی سے ڈیمن کو دیکھا جسکے چہرے پر خون کی چھینٹیں گری ہوئی تھیں۔

"قسمت ڈیمن موریٹی قسمت۔۔۔آج تمہارا ساتھ دے گئی۔۔۔۔"

ڈیمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے ریمو کو دیکھا جسکے چہرے پر تکلیف کے آثار تو تھے لیکن پھر بھی اسکی مسکراہٹ اسکے چہرے پر ہی رہی تھی۔

"تم نے ظلم کا غصہ نکالنے کے لیے غلط راہ چنی بالکل میری طرح۔۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر ریمو ایک پل کو مسکرایا اور پھر بے جان ہو کر زمین پر گر گیا۔لوکا نے وحشت سے ریمو کے مردہ وجود کو دیکھا۔

"چلو ڈیمن ہم چلتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہاں سے جائیں گے لیکن صرف تم۔۔۔"

لوکا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"

ڈیمن ہلکا سا مسکرا دیا۔

"یہی لوکا کہ یہاں سے جانے کے بعد تم سب سے کہو گے کہ ڈیمن موریٹی اپنے دشمن کے پیچھے شکاگو گیا تھا اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو مار دیا پھر تم نے ان کی ڈیڈ باڈی شکاگو کی گہری کھائیوں میں پھینک دی تاکہ انتشار نہ پھیلے۔۔۔"

ڈیمن کی بات پر لوکا کی آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا ڈیمن؟"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہی سمجھ لو۔۔۔میں اس سب سے دور جانا چاہتا ہوں لوکا۔۔۔اس گناہ کی زندگی سے دور اسے تلاش کرنا چاہتا ہوں جس نے ایک منکر کی التجا قبول کی اور تم بھی جانتے ہو کہ ڈیمن موریٹی زندہ رہتے ہوئے یہ نہیں کر سکتا ۔اسکے دشمن ہر جگہ اسکے پیچھے آ کر اسے جانور بننے پر مجبور کریں گے تو اسکا مرنا ہی ضروری ہے۔۔۔"

لوکا ڈیمن کے قریب ہوا اور اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھے۔

"میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا دوست؟"

ڈیمن نے نم آنکھوں سے لوکا کو دیکھتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

"تم رہ لو گے لوکا تم بہت بہادر ہو۔۔اور یہاں آنے سے پہلے میں اپنی وصیت میں سب کچھ تمہارے نام کر چکا ہوں۔میرے بعد کاپو بھی تم ہی بنو گے لوکا۔"

ڈیمن نہیں چاہتا تھا کہ اس کالی کمائی کا ایک ذرہ بھی اسکے ساتھ جائے لیکن یہ سن کر لوکا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یعنی تم کبھی لوٹ کر نہیں آؤ گے؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کا سر انکار میں ہلتا دیکھ لوکا ڈیمن کے گلے لگ گیا۔

"مجھے یوں تنہا مت کرو دوست۔۔۔۔"

ڈیمن کی پلکیں نم ہو گئیں۔

"تم تنہا نہیں ہو لوکا روزلی تمہارے ساتھ ہے بس اب ہمت کر کے اسے اپنے جذبات سے آگاہ کر دو۔۔۔وہ بھی تمہاری طرح محبت کو ترسی ہے تمہاری سب سے اچھی ہمدرد بن جائے گی۔۔۔۔"

لوکا نے حیرت سے ڈیمن کو دیکھا لیکن وہ بھی ڈیمن موریٹی تھا۔

"تمہاری بیلا کو جب ہوش آئے گا تو اسے کیا کہوں ڈیمن؟"

پارسا کے ذکر پر بے تحاشا تکلیف کے آثار ڈیمن کے چہرے پر آئے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس سے کہنا کہ وہ اب آزاد ہے اپنی آزادی پا کر وہ بھی خوش ہو جائے گی اور ڈیمن موریٹی کی اسکی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں تھی تو اسے کوئی دکھ نہیں ہو گا میری موت کا جان کر۔۔۔"

ڈیمن نے اپنے ہاتھ لوکا کے کندھوں پر رکھے۔

"اپنا خیال رکھنا دوست۔۔۔"

لوکا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم بھی۔۔۔"

ڈیمن نے ہاں میں سر ہلایا۔

"Ciao Luka..."

لوکا نے نم آنکھوں سے آخری بار اپنے دوست کو دیکھا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ اسکے جاتے ہی ڈیمن بھی اپنی منزل کی جانب چل دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لاس ویگاس واپس آتے ہی وہ سب سے پہلے اس مسجد کی طرف گیا جہاں اس نے اس شفیق سے آدمی کو دیکھا تھا لیکن وہاں پہنچ کر ڈیمن کو وہ کہیں بھی نظر نہیں آئے۔

"سنیے۔۔۔"

ڈیمن نے ایک آدمی کو پکار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

"یہاں ایک آدمی تھے عبدالرحمن غوری کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ مجھے کہاں ملیں گے؟"

اس آدمی نے ڈیمن کو سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا اور پھر ہلکا سا مسکرا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ یہاں کے نہیں ہیں وہ تو سعودی عرب کے شہر دمام میں رہتے ہیں یہاں تو وہ بس ہمارے ایک نمازی کے بلانے پر درس دینے آئے تھے۔"

یہ سن کر ڈیمن پریشان ہو گیا کیونکہ اسے کسی بھی حال میں اس آدمی سے ملنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ مجھے ان کا مکمل پتہ یا فون نمبر دے سکتے ہیں مجھے ان سے بہت ضروری کام ہے"..

اس آدمی نے ہاں میں سر ہلایا اور عبدالرحمان غوری کا پتہ ڈیمن کو لکھوا دیا۔اس پتے کو دیکھ کر ڈیمن نے جلد از جلد سعودی عرب جانے کا فیصلہ کر لیا۔

سعودی عرب پہنچنے کے تین چار دن بعد وہ آخر کار عبدالرحمن کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہوا تھا۔اس وقت ابھی وہ ان کے گھر کے ہال میں بیٹھا تھا اور ان کا ملازم عبدالرحمان کو ڈیمن کی موجودگی کے بارے میں بتانے گیا تھا۔

ڈیمن جو بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ وہ ان سے کیا بات کرے گا اچانک اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ میں محسوس کر کے گھبرا کر ان کی جانب پلٹا۔

"کیسے ہو بیٹا ایسا کیا ہو گیا کہ مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تم سات سمندر پار آ گئے؟"

انہوں نے صوفے پر ڈیمن کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے خدا نے میری دعا قبول کر لی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

یہ سن کر عبدالرحمن کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"وہ صرف میرا خدا نہیں ہے رب العالمین ہے ہر مخلوق کا رب ہے وہ ہر انسان کا رب۔۔۔۔"

ڈیمن نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔

"وہ میرا رب کیسے ہو سکتا ہے میں تو ایک منکر ہوں۔"

"اگر وہ تمہارا رب نہیں ہوتا تو تمہاری دعا قبول کیوں کرتا؟"

اس بات پر ڈیمن نے اپنا سر جھکا لیا۔

"کیا میرے لیے کوئی امید باقی ہے؟ کیا میں ابھی بھی راہ راست پر چل سکتا ہوں۔۔۔؟"

انہوں نے اپنا ہاتھ ڈیمن کے کندھے پر رکھا۔

"ہر کوئی اپنی آخری سانس تک راہ راست پر چل سکتا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

"میں ایک منکر تھا۔"

"وہ رحیم ہے۔۔۔"

ڈیمن کی پلکوں میں بے ساختہ آنسو آ گئے۔

"بہت سے گناہ کیے ہیں میں نے جن کی کوئی معافی نہیں۔۔۔۔"

"وہ رحمن ہے۔۔۔"

عبدالرحمن صاحب میں عام سے انداز میں کہا۔ڈیمن نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔

"میں قاتل تھا،بہت سی جانیں لیں میں نے کیا پھر بھی میری معافی ہو جائے گی۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

عبدالرحمن صاحب کئی پل ڈیمن کے چہرے پر مایوسی کے آثار دیکھتے رہے۔

"وہ غفار ہے۔۔۔۔"

انہوں نے ڈیمن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"وہ بخشنے والا مہربان ہے بیٹا جب بندہ دل سے پچھتا کر اسکی جانب جاتا ہے تو وہ بندے سے منہ نہیں پھیرتا بلکہ اسے اپنی رحمت کے سائے سے ڈھانپ دیتا ہے۔۔۔۔۔"

ڈیمن کتنی ہی دیر وہاں خاموشی سے بیٹھا آنسو بہاتا رہا تھا پھر اس نے اپنے اندر موجود اس منکر گناہ گار کو ختم کیا اور ایک بالکل نیا انسان بن کر عبدالرحمن صاحب کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا میں مسلمان ہو سکتا ہوں؟ کیا اس سب کے بعد بھی میں اس کا بندہ بن سکتا ہوں؟"

وہ بے ساختہ مسکرائے اور وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے نرمی سے کہا اور ڈیمن کو اپنے ساتھ لے کر کچھ فاصلے پر واقع مسجد میں آئے جہاں ان کے باقی ساتھیوں نے انہیں دیکھ کر سلام کیا۔

"میرے پیارے بھائیو یہ ہمارا بچہ ہے ماشاءاللہ مسلمان ہونا چاہتا ہے تو چلو اسکی شہادت سب کی گواہی میں کرواتے ہیں۔۔۔"

سب ڈیمن کی طرف دیکھ کر مسکرادیے اور ڈیمن حیران تھا کہ بھلا اسکے مسلمان ہونے کا ان کو کیا فائدہ جو وہ اتنا خوش ہو رہے تھے۔ عبدالرحمن نے ڈیمن کو اپنے پاس فرش پر بیٹھایا۔

"کیا تم اللہ کو واحد و یکتا مانتے ہو؟"

"جی۔۔۔۔"

ڈیمن نے پورے یقین سے کہا۔ہاں وہ دل سے اللہ کو مانتا تھا جو اپنی مخلوق پر بے تحاشا مہربان ہے۔

"کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن نے عقیدت سے سر جھکا کر ہامی بھری۔۔۔۔

"میرے پیچھے دہراؤ۔۔۔۔"

عبدالرحمن نے ڈیمن کو کلمہ پڑھایا جو ڈیمن نے انکے پیچھے دہرایا تو وہاں موجود ہر شخص نے اسے گلے لگا کر مبارکباد دی۔

ڈیمن کو اپنا آپ کبھی بھی اس قدر خاص نہیں لگا تھا۔وہ لوگوں کے خوف سے واقف تھا،لوگوں کی نفرت سے واقف تھا لیکن وہ ایسی بے لوث محبت سے واقف نہیں تھا۔

"اب تمہیں ایک نئی پہچان ملے گی بیٹا۔اپنے لیے کونسا نام چننا چاہو گے تم؟"

ڈیمن سوچ میں پڑھ گیا۔

"آپ رکھ دیں جو بھی نام رکھیں گے مجھے منظور ہو گا۔"

Posted On Kitab Nagri

ڈیمن کی بات پر عبدالرحمن سوچ میں ڈوب گئے۔

"تمہارے بابا کا کیا نام تھا؟"

"میں اس شخص کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑنا نہیں چاہتا۔۔۔"

ڈیمن کے سنجیدگی سے کہنے پر عبدالرحمن خاموش ہو گئے۔

"تو پھر میں تمہارا نام صالح عالم رکھوں گا۔۔۔پسند آیا تمہیں؟"

"صالح؟اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈیمن کے سوال پر عبدالرحمن صاحب مسکرا دیے۔

"اسکا مطلب نیک اور پاکیزہ ہوتا ہے۔۔۔"

ڈیمن کی پلکیں نم ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اس نام کے قابل نہیں؟"

عبدالرحمن صاحب نے مسکراتے ہوئے اپناہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔

"بن جاؤ گے ان شاءاللہ۔۔۔"

اور اسی طرح اس دن وہ شخص ڈیمن موریٹی کی بجائے صالح عالم بن گیا۔

(حال)

پارسانم آنکھوں سے صالح کی بات سن رہی تھی جو اسکا چہرہ محبت سے اپنے ہاتھوں میں تھامے ہر بات بتارہا تھا۔

"اگر آپ نے اتنا عرصہ پہلے اسلام قبول کر لیا تھا تو میرے سامنے کیوں نہیں آئے؟"

صالح نے آنکھوں میں محبتوں کا جہان سما کر اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ اپنا آپ تمہارے قابل نہیں لگتا تھا بیلا لیکن اس دن عبدالرحمن بابا نے کہا کہ وہ میرا نکاح اپنے دوست کی بھانجی سے کرنا چاہتے ہیں پہلے تو میں نے منع کرنا چاہا لیکن پھر ان کے منہ سے پارسا مہتاب نام سن کر میرا دل بہت زور سے دھڑکا بیلا۔ مجھے تب لگا کہ میرا رب مجھے معاف کر چکا ہے جو وہ تمہیں انعام کے طور پر مجھے دینا چاہتا ہے۔۔۔"

پارسا نے مسکرا کر اپنے شوہر کو دیکھا۔ جن کی محبت کو انکے رب نے امر کیا تھا۔

"لیکن ابھی بھی اپنے ماضی کے گناہ ڈراتے ہیں بیلا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مجھے دے دیا لیکن اگر میرے گناہوں کی وجہ سے میرا ٹھکانا اگلے جہان میں جہنم ہوا تو۔۔۔"

پارسا نے فوراً اپنا ہاتھ صالح کے ہونٹوں پر رکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا نہیں ہوگا ان شاءاللہ میں آپ کی بخشش ہر وقت مانگا کروں گی اپنے رب سے۔۔۔"

صالح اسکی محبت پر مسکرا دیا اور اسے کمر سے کھینچ کر اپنے مزید قریب کر لیا۔

"میں آپ کو کیا کہہ کر بلایا کروں گی اب آپ میرے شوہر ہیں تو سر تو کہہ نہیں سکتی ناں۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا کے شرارت سے کہنے پر صالح کھل کر مسکرا دیا۔

"جو بھی تم مجھے بلانا چاہو بیلا مجھے منظور ہے لیکن میرے لیے تم ہمیشہ میری بیلا ہی رہو گی۔۔۔"

صالح نے اسکے حسین بال سہلاتے ہوئے کہا جن کو دیکھنے اور چھونے کا حق صرف اس کے پاس تھا۔

"سب آپ کو صالح بلاتے ہیں تو کیا میں آپ کو عالم بلا لیا کروں؟"

صالح نے محبت سے اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ضرور میری جان۔۔۔"

اسکی اس قربت اور محبت کو محسوس کر کے پارسا کی نازک جان کانپ کر رہ گئی۔اچانک ہی اسے ان کی قربت کا اندازہ ہوا تھا۔

"مم۔۔۔میں چینج کر۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بیلا ابھی تو تمہیں پورے حق سے دیکھنے کے قابل ہوا ہوں۔۔۔اب سمجھ نہیں آرہا کہ ساری رات تمہیں دیکھ کر گزار دوں یا تمہیں محسوس کر کے خود کو اپنے حق کا احساس دلاؤں۔۔۔۔"

پارسا اسکی بات پر کانپ کر رہ گئی۔صالح نے اسے باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے آیا۔

"لل۔۔۔لیکن یہ کپڑے پہن کر سو نہیں سکتی ناں مجھے چینج۔۔۔۔"

صالح نے اسے اپنے بہت قریب کر لیا اتنا کہ ان دونوں کے درمیان بس ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا۔

"بہت تڑپا ہوں میں تمہاری اس قربت کے لیے بیلا آج مجھے وہ سکون چاہیے جو تمہیں دیکھ کر ملتا تھا۔۔۔آج پورے حق سے صرف تمہیں دیکھ کر ہی نہیں محسوس کر کے بھی میں اپنی زندگی پر سکون کرنا چاہتا ہوں۔۔۔خود کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم میرے رب کا انعام ہو میرے لیے۔۔۔۔"

اتنا کہہ کر صالح نے اپنے ہونٹ اسکی دونوں آنکھوں پر رکھے تو پارسا گھبرا کر اسکی پناہوں میں چھپ گئی اور وہ اسے محبتوں سے خود میں سمیٹتا دنیا کے خیالات سے بہت دور لے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

صالح اپنے قریب سوئی پارسا کو دیکھ رہا تھا جو سوتے ہوئے کوئی معصوم سی پری لگ رہی تھی۔پوری رات وہ ایک پل کے لیے بھی نہیں سویا تھا۔بس اسے اپنی محبت سے باور کروانے کے بعد سے یونہی نظریں اسکے معصوم چہرے پر جمائے ہوئے تھا۔

اس نے محبت سے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آتی آوارہ لٹوں کو پیچھے کیا تو پارسا ہلکا سا کسمسائی اور اپنی آنکھیں کھول کر صالح کو دیکھنے لگی جو اسکے قریب لیٹا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس پر نظر پڑتے ہی پارسا نے شرما کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔اسکی اس معصوم حرکت پر صالح مسکرا دیا۔

"میری زندگی کو اس قدر حسین بنانے کا شکریہ بیلا کہ اب خود پر ہی رشک ہو رہا ہے مجھے۔۔۔"

صالح کی بات پر پارسا نے چہرے سے ہاتھ اٹھائے۔

"مجھے بھی۔۔۔"

پارسا نے شرمیلی سی مسکراہٹ سے کہا تو صالح نے جھک کر اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم زندگی سے زیادہ عزیز ہو مجھے بیلا اب تو موت بھی حسین لگے۔۔۔"

پارسا نے پریشانی سے اسکی جانب دیکھا۔کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی بے پناہ محبت ہی تو چاہتی تھی لیکن صالح کی یہ محبت اسے ڈرا رہی تھی۔پارسا نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھا۔

اسلام علیکم!
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"عالم مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر کبھی زندگی میں ایسا ہو جائے کہ میں نہ رہوں یا آپ سے دور چلی جاؤں تو آپ پہلے والی راہ پر نہیں چلیں گے بلکہ اسے ہمارے رب کا فیصلہ سمجھ کر قبول کریں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح نے مسکرا کر اپنی بیوی کے ماتھے پر ہونٹ رکھے۔

"وعدہ کرتا ہوں بیلا کہ یہ صالح عالم دوبارہ کبھی بھی ڈیمن موریٹ نہیں بنے گا لیکن اللہ سے یہ دعا ضرور کروں گا کہ ہم دونوں کی دھڑکنیں ایک ساتھ تھم جائیں تاکہ ہم میں جدائی کا کوئی جواز ہی نہ بچے۔۔۔"

پارسا نے نم پلکوں سے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"تمہارے بنا جی نہیں سکوں گا بیلا لیکن میرا ایمان اب اتنا بھی کمزور نہیں کہ تکلیف میں بھٹک جاؤں۔ راہ راست انسان کو مظبوط بنا دیتی ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور تمہاری محبت نے ہی مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے بیلا۔۔۔"

صالح نے اپنے ہونٹ اسکی آنکھوں پر رکھے تو پارسا خود میں ہی سمٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عالم نماز کا وقت ہو چکا ہے ناں؟"

صالح نے کلاک پر ٹائم دیکھا تو اٹھ کھڑا ہوا۔زیادہ تر تو وہ عبدالرحمن کے ساتھ مسجد جاتا تھا لیکن آج چونکہ اسے دیر ہو گئی تھی اس لیے فریش ہو کر وہیں کمرے میں جائے نماز بچھا نماز پڑھنے لگا۔

اسے یوں دیکھ کر کتنے ہی خوشی کے آنسو پارسا کی آنکھوں سے جدا ہوئے تھے۔پھر وہ بھی اٹھی اور فریش ہو کر نماز ادا کرنے لگی۔نماز پڑھنے کے بعد اس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تو مسلسل خوشی اور شکرانے کے آنسو اس کی آنکھوں سے جدا ہوتے رہے۔

اسنے دعا مانگ کر ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور بند آنکھیں کھولیں تو سب سے پہلی نظر صالح پر پڑی جو اسکے قریب بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ تعالیٰ آپ کے اور میرے رشتے کی محبت ہمیشہ قائم رکھیں۔۔۔آمین۔۔۔"

اتنا کہہ کر پارسا نے اسکے چہرے پر پھونک ماری تو صالح نے مسکرا کر اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس فانی جہان میں ہی نہیں بلکہ اس ابدی جہان میں بھی ہم ساتھ رہیں بیلا۔۔۔۔مجھے جنت میں ستر حوریں نہیں بس میری بیلا چاہیے۔۔۔۔"

اس کی محبت دیکھ کر پارسا کی پلکیں نم ہو گئیں اور اس نے اپنے ہونٹ صالح کے ہاتھوں پر رکھے۔انکے رب نے انکی محبت کو امر کیا تھا۔

پارسا کچن میں آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر ہنس دی کیونکہ اس وقت اسکا شوہر ایپرن پہنے کچھ بنانے میں مصروف تھا۔

"آپ کیا کر رہے ہیں عالم؟"

پارسا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم کیوں نیچے آئی یہ سرپرائز تھا۔۔۔۔"

صالح نے منہ بنا کر کہا تو پارسا اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیسا سرپرائز؟"

"میں تمہارے لیے Lasagna بنا رہا تھا۔"

صالح نے کچھ سبزیاں کاٹتے ہوئے کہا جن کا lasagna میں کوئی کام نہیں تھا۔

"لیکن عالم یہ سب اس میں نہیں ڈلتا۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے ان سبزیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اٹیلین میں ہوں یا تم؟یقین کرو ایک اٹیلین lasagna غلط نہیں بنا سکتا۔"

صالح نے اترا کر کہا اور اسکے اس انداز پر پارسا کھلکھلا کر ہنس دی۔

"اچھا تو آپ نے صرف lasagna بنانا ہی سیکھا ہے یا کچھ اور بھی سیکھا ہے۔۔۔؟"

پارسا نے شرارت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کچھ بہت خاص سیکھا ہے تمہارے لیے قریب آؤ تو بتاؤں گا۔۔۔"

صالح کے شرارت سے بلانے پر پارسا اسکے قریب ہو گئی۔صالح نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا ۔

"کیا سیکھا ہے آپ نے؟"

صالح نے اسے شریر نگاہوں سے دیکھا۔

"میں نے تمہارا لیے اردو بولنا سیکھا۔۔۔۔ تھوڑا تھوڑا۔۔۔"

صالح کے اردو میں کہنے پر پہلے پارسا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور پھر وہ قہقہ لگا کر ہنس دی کیونکہ یوں اردو بولتے ہوئے وہ بہت ہی مزاحیہ لگ رہا تھا۔

"دیکھو ایک ویڈیو سے سیکھا تھا میں نے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح نے انگلش میں کہا اور پھر اپنا گلا صاف کرتے ہوئے بولا۔

"یہ میں ہوں، یہ میرا بہت ہی پیارا بیوی ہے اور یہ ہمارا پیار ہو رہا ہے۔۔۔"

صالح نے اسکی ناک کو چوما تو پارسا ہلکا سا ہنس دی۔

"آپ اردو بولتے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔"

پارسا نے اسکے گال کھینچ کر کہا اور اس کی اس حرکت پر صالح کی آنکھوں میں حرارت آئی تھی۔

"اوکے بیلا اب تم مجھے ڈسٹریکٹ کر رہی ہو چلو اب مجھے اس دنیا کا سب سے اچھا lasagna بنانے دو پھر ہم دونوں تمہارے ماموں سے ملنے چلیں گے۔۔"

پارسا نے انکار میں سر ہلایا۔

"کھانا بنانا آپ کا نہیں میرا کام ہے۔ آپ یہ سب چھوڑیں میں بناتی ہوں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح نے اسکو کندھوں سے پکڑ کر ڈائنگ ٹیبل کے پاس بنی کرسی پر بیٹھا کر خود گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"یہاں کوئی کام تمہارا یا میرا نہیں ہے آج تم مجھے خود کو میری ملکہ کی طرح ٹریٹ کرنے دو گی۔۔۔"

صالح نے مسکرا کر کہا پھر ایک خیال کے تحت اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"اب میں پہلے کی طرح امیر نہیں رہا بیلا تمہیں پہلے کی طرح ملکہ بنا کر نہیں رکھ پاؤں گا اپنی مخصوص کمائی سے تمہاری ہر خواہش پوری نہیں کر پاؤں گا۔۔"

پارسا نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

"ہر بیوی اپنے شوہر کی ملکہ ہی ہوتی ہے اور شوہر کی محبت اسکے لیے سب سے بڑی دولت ہوتی ہے اور جب تک آپ اس گھر میں ہر دانہ حلال رزق کا کما کر لائیں گے وہ میرے لیے پوری دنیا کی دولت سے بڑھ کر ہو گا۔۔۔"

صالح نے مسکرا کر اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کا دیا قیمتی خزانہ ہو تم میرے لیے۔۔۔۔۔"

پارسا اسکی محبت دیکھ کر مسکرا دی۔

"اور آپ میرا سب کچھ ہیں۔۔۔۔"

صالح اپنی جان سے پیاری بیوی کو دیکھ کر مسکرا دیا اور انکی محبت کو دیکھ کر قسمت بھی اطمینان سے مسکرا دی۔

"اور می۔۔۔۔را رب۔۔۔۔۔ﷻ بھ۔۔۔ر دیت۔۔۔۔۔ا ہ۔۔۔۔۔ے

وہ زخ۔۔م بھ۔۔ی ج۔۔و کبھ۔۔ی بھ۔۔۔رنے وال۔۔۔ے نہی۔۔ں ہ۔۔وت۔۔ے.

بے شک میرے رب کے علاوہ ہمارا کوئی ہمدرد نہیں۔ وہ ہم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے ہمارا یکتا سہارا ہے۔ جب ہم اسکی عنایتوں پر خوش ہو جاتے ہیں تو اسکے امتحانوں پر بھی مایوس ہونے کی بجائے اس سے مدد مانگنی چاہیے۔۔۔ ایک بار اسکے سامنے ہاتھ تو پھیلا کر دیکھو وہ تو ہر وقت تمہیں اپنی رحمت کے سمندر سے عطا کرنے کے لیے بیٹھا ہے تمہیں تمہاری خواہش سے بھی بڑھ کر عطا کر دے گا اور ایسے ایسے عطا کرے گا کہ تم حیران رہ جاؤ گے بس اپنی خواہش کو اسکے حوالے کر دو اور اس کی رضا میں راضی ہونا سیکھ لو۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح اور پارسا ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے اس بزرگ کی بات سن رہے تھے جو حرم پاک میں کھڑے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے کہہ رہے تھے۔

"بے شک اللہ فرماتا ہے:

اے ابن آدم،ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے

پس اگر سپرد کر دیا اسکے جو میری چاہت ہے،تو دوں گا تجھ کو وہ ہی جو تیری چاہت ہے

اور اگر نافرمانی کی اس کی جو میری چاہت ہے،تو تھکا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔

اور پھر ہو گا وہ ہی جو میری چاہت ہے۔"

بزرگ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے اور صالح نے اپنی نیلی آنکھوں میں دنیا جہان کی عاجزی سمو کر سامنے موجود کعبہ کو دیکھا۔وہ اور پارسا کچھ دن پہلے ہی عمرہ کرنے کی غرض سے یہاں آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ جس کا ایک کن ہر چیز پر بھاری ہے وہ ناممکن دعاؤں کو ممکن کر ہی دیتا ہے.بے شک".

بزرگ نے اتنا کہہ کر اپنے چہرے پر عقیدت سے ہاتھ پھیرا تو صالح نے مسکرا کر اپنی بیوی کو دیکھا جو خود بھی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے دعا نہیں مانگنی؟"

پارسا نے محبت سے پوچھا۔

"جو مانگا تھا وہ تو مل گیا بیلا اور اس زندگی کا ایک ایک پل اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بہت کم ہے۔۔۔"

پارسا کی پلکیں اس کی بات پر نم ہو گئیں۔

"آپ کا اتنا پیار ڈراتا ہے مجھے۔۔۔"

پارسا نے گھبرا کر کہا۔

"مجھے بھی بیلا مجھے بھی۔۔۔"

صالح نے اسکا ہاتھ مظبوطی سے تھام کر کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لیکن جس رب نے ہمیں ملایا ہے یہ محبت ہمارے دل میں ڈالنے والا وہی ہے اور وہ مہربان ہے بیلا ہمیں کبھی جدا نہیں کرے گا۔۔"

پارسا اپنے آنسو پونچھ کر مسکرا دی۔اسکا شوہر سچ ہی کہہ رہا تھا۔ان کی اس محبت کو امر کرنے والا ان کا رب ہے جس سے بڑا کوئی مہربان نہیں۔پارسا نے مسکرا کر سامنے موجود کعبہ کو دیکھا تو صالح بھی مسکرا کر کعبے کی جانب دیکھنے لگا۔

پارسا بے چینی سے صالح کا انتظار کر رہی تھی جو اپنی جاب پر گیا ہوا تھا۔کچھ دنوں سے اسے اپنی طبیعت بوجھل سی لگ رہی تھی۔اس نے یہ بات صالح سے چھپائی تھی کیونکہ وہ بہت زیادہ پریشان ہو جاتا تھا۔

پارسا اس سے چھپ کر اپنی ہمسائی کے ساتھ ہاسپٹل گئی تھی اور وہاں سے جو خبر اسے ملی تھی اس نے ان دونوں کی زندگی میں مزید خوشیاں بھر دی تھیں۔

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر پارسا بھاگ کر دروازے کی طرف گئی لیکن دروازے پر وہاب صاحب کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔

"اسلام و علیکم ماموں کیسے ہیں آپ؟"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے مسکرا کر پوچھا تو وہاب صاحب نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا اور گھر میں داخل ہو گئے۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہا لیکن وہ مسکراہٹ ان کی آنکھوں تک نہیں پہنچی۔

"کیا ہوا ماموں سب ٹھیک ہے ناں ؟"

پارسا کے پریشانی سے پوچھنے پر وہاب صاحب نے گہرا سانس لیا۔

"سب ٹھیک ہے بیٹا بس وہ۔۔۔۔ سمیر نے نکاح کر لیا ہے۔۔۔۔"

پارسا نے حیرت سے وہاب صاحب کی طرف دیکھا۔آج پہلی مرتبہ سمیر کی نام سننے پر اسکے دل میں کوئی جزبات نہیں اٹھے تھے۔نہ ہی غصہ ،نہ ہی غم جیسے اس کی پارسا کی زندگی میں کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔

"یہ تو اچھی بات ہے ناں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں بیٹا لیکن وہ لڑکی بے سہارا بیوہ ہے اور یہی نہیں اس کا پہلے سے چار سالہ بیٹا بھی ہے۔اب مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ اتنی بڑی زمہ داری سنبھال بھی پائے گا یا نہیں؟"

پارسا انکی پریشانی دیکھ کر افسردہ ہو گئی۔

"آپ پریشان مت ہوں ماموں اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا۔۔۔"

وہاب صاحب نے افسردگی سے اس کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہتا ہے اس نے ایسا اپنا پچھتاوا کم کرنے کے لیے کیا ہے۔ کبھی اس نے تمہیں بے سہارا کیا تھا تو آج کسی بے سہارا کا آسرا بن کر شائید خدا اسے بخش دے۔۔۔"

پارسا نے اپنا سر جھکا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر ان کی نیت اچھی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں ضرور معاف کر دیں گے۔"

وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"نادیہ چاہتی ہے کہ ولیمے کے لیے میں پاکستان جاؤں بیٹا لیکن میں وہاں نہیں جانا چاہتا جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا اس کے بعد میں انہیں معاف نہیں کر پا رہا۔۔"

پارسا نے اپنا ہاتھ وہاب صاحب کے بازو پر رکھا۔

"لوگوں کو ایسے معاف کرو جیسے کہ تم اپنے خدا سے امید رکھتے ہو کہ وہ تمہیں معاف کر دے گا۔۔۔ معاف کرنے سے بڑا کچھ نہیں ماموں میں سب بھول چکی ہوں آپ بھی بھول جائیں اور پاکستان واپس جائیں ان سب کا حق ہے آپ پر۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر اپنی جان سے پیاری بھانجی کو دیکھا۔

"بالکل اپنی ماں جیسی ہو تم۔۔۔ ہمیشہ خوش رہو بیٹا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا مسکرادی۔ تبھی صالح دروازہ کھول کر گھر میں داخل ہوا اور وہاب صاحب کو دیکھ کر سلام کیا۔

"آپ کھڑے کیوں ہیں انکل بیٹھ جائیں میں کچھ بناتا ہوں آپ کے لیے۔۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر انکار میں سر ہلایا۔

"نہیں بیٹا میں چلتا ہوں اب کام پر جانا ہے مجھے میں بس پارسا سے ملنے آیا تھا۔۔۔"

وہاب صاحب نے مسکرا کر کہا اور پارسا کے سر پر پیار دے کر وہاں سے چلے گئے۔انکے جاتے ہی صالح پارسا کے قریب آیا اور اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپا لیا۔

"آج بہت تھک گیا میں بیلا۔۔۔۔"

پارسا ہلکا سا مسکرا دی۔

"آپ روم میں چلیں میں کھانا لے کر آتی ہوں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح ہاں میں سر ہلا کر کمرے میں چلا گیا اور اسکے فریش ہونے تک پارسا کھانا لے کر کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔

"آپ کھانا کھالیں پھر مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔"

پارسا نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا اور صالح اپنی بیلا کو اتنا تو جانتا تھا کہ وہ ایسا بے چینی میں ہی کرتی تھی۔

"تم پہلے مجھے بتاؤ۔۔۔"

"نہیں پہلے آپ کھانا کھالیں پھر آپ کو خوشی سے کھانا ہی نہیں گزرے گا۔۔۔"

پارسا کے چیلنج پر صالح نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"واہ ایسا کیا ہو گیا بیلا۔۔۔۔؟"

"کھانا کھائیں تو بتاؤں گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

صالح خاموشی سے کھانا کھانے بیٹھ گیا اور پہلا نوالہ توڑ کر اس نے پارسا کی جانب کیا جو پارسا نے اپنے منہ میں لے لیا کیونکہ جب تک پارسا وہ نہیں کھاتی صالح بھی کھانا کھانے والا نہیں تھا۔

"چلو اب بتاؤ مجھے کیا بات ہے۔۔۔"

کھانا کھانے کے بعد صالح نے پارسا کو برتن اٹھاتے دیکھا تو پوچھنے لگا لیکن پارسا نے بس ایک ٹشو پیپر اس کے سامنے رکھا اور برتن لے کر وہاں سے چلی گئی۔ صالح نے وہ ٹشو پکڑا تو اس پر اٹیلین میں کچھ لکھا تھا۔

"Vengo molto presto papà e sono molto emozionato.

)میں جلد ہی آپ کے پاس آرہا ہوں بابا اور میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں(

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان الفاظ کا مطلب سمجھ کر وہ ٹشو صالح کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرا اور وہ جلدی سے اٹھ کر کچن میں آیا جہاں پارسا ایک شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ دیوار سے لگی تھی۔

صالح نے بھیگی ہوئی نیلی آنکھوں سے اسے دیکھا اور آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچ لیا۔ اسکے لمس میں بہت زیادہ شدت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کی اتنی عنایتوں کا شکر کیسے ادا کروں گا میں بیلا مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔"

پارسا خود بھی نم آنکھوں سے مسکرادی۔

"یہی تو مجھے بھی سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔"

صالح نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامااور اپنے ہونٹ عقیدت سے اسکی آنکھوں پر رکھے۔

"آج زندگی کی ہر خوشی مل گئی ہے مجھے بیلا۔۔۔۔"

پارسا کی مسکراہٹ گہری ہوگئی لیکن صالح نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا تو پارسا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"عالم۔۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔۔بیلا ابھی تمہاری ایک انچ کی بھی دوری مجھے گوارا نہیں اپنی اس خوشی کو تمہارے قریب رہ کر محسوس کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسانے شرما کر اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا اور دل ہی دل میں اتنی خوشیوں پر اپنے رب کا ڈھیروں شکر ادا کرنے لگی۔بے شک اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عظیم اور مہربان ہیں۔

(سات سال بعد)

"داؤد۔۔۔داؤد بیٹا کہاں ہو آپ؟"

پارسا ہر طرف اپنے بیٹے کو ڈھونڈ چکی تھی لیکن اس نے تو جیسے اس کے سامنے نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔

"کیا ہوا بیلا اتنا پریشان کیوں ہو؟"

صالح جو لاونج میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا اس کو یوں پریشان دیکھ کر پوچھ بیٹھا۔

"آپ کا بیٹا بالکل آپ پر گیا ہے عالم بہت زیادہ تنگ کرتا ہے مجھے۔۔۔"

صالح مسکرا دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھایا۔

"میں نے کب تنگ کیا تمہیں بیلا؟میں تو بہت شریف ہوں کتنے ہی دن ہو گئے ہیں مجھے تمہیں تنگ کیے۔۔"

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکی معنی خیز بات پر پارسا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"آپ بھی ناں۔۔۔"

وہ جلدی سے اٹھنے لگی لیکن صالح نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اپنے قریب بیٹھایا۔

"داؤد صالح عالم سامنے آؤ زرا۔۔۔۔"

"جی بابا۔۔۔۔"

صالح کے بلاتے ہی داؤد آلہ دین کے جن کی طرح حاضر ہو گیا۔

"کہاں تھے تم بیٹا کیوں پریشان کر رہے تھے مما کو؟"

صالح نے زرا رعب سے پوچھا تو داؤد اپنا سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"انہیں پریشان نہیں کر رہا تھا بابا لیکن ماما جب بار بار مجھے بلاتی ہیں تو مجھے اچھا لگتا ہے اس لیے چھپ گیا تھا۔۔۔"

داؤد نے اپنی انتہائی حسین نیلی آنکھوں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ حسن میں تو وہ صالح کو بھی کئی قدم پیچھے چھوڑتا تھا۔ مغربی اور مشرقی حسن کے امتزاج کا داؤد عالم اپنے حسن سے کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر لیتا تھا۔

"یہ تو اچھا طریقہ ہے پھر تو مجھے بھی چھپ جانا چاہیے تاکہ آپ کی مما مجھے بھی بلاتی رہا کریں۔۔۔"

صالح نے شرارت سے پارسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ خواب ہے بس آپ دونوں کا چھپ جائیں میری طرف سے دو پل سکون سے سو جاؤں گی میں کیونکہ آپ دونوں میری نیند کے پکے دشمن ہیں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پارسا نے ادا سے کہا تو صالح اچانک اسکے کان کے قریب ہوا۔

"آج کل تو تمہیں چین سے سونے دیتا ہوں بیلا قسم لے لو کبھی پریشان نہیں کیا۔۔"

"عالم۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

پارسا نے داؤد کے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے صالح کو گھورا جواب مسکرا رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے ہونٹ پارسا اور داؤد کے ماتھے پر رکھے۔

"میری زندگی کو اتنا حسین بنانے کا بہت شکریہ بیلا۔"

صالح نے ان دونوں کو خود میں سمیٹ کر کہا اور پارسا ہلکا سا مسکرا دی کیونکہ ابھی تو اس نے صالح کو اس خوشی کے بارے میں نہیں بتایا تھا جو ان کی زندگی میں دوسری اولاد کی صورت میں آنے والی تھی۔

اس نے سوچا تھا کہ وہ اس خوشخبری کے بارے میں صالح کو تنہائی میں ہی بتائے گی کیونکہ اس کے محبت بھرے اظہار سے وہ اپنے معصوم بچے کو نہیں بگاڑنے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فون بجنے کی آواز پر پارسا حسین خیالوں سے باہر آئی اور صالح کو دیکھا جس نے مسکراتے ہوئے موبائل کان سے لگایا تھا۔

"کیسے ہو لوکا؟"

Posted On Kitab Nagri

صالح نے مسکرا کر پوچھا۔لوکا سے وہ کبھی ملنے نہیں گیا تھا کیونکہ اگر اسے امریکہ میں کوئی دیکھ لیتا تو ڈیمن موریٹی کا زندہ ہونا ان کی پر سکون زندگی کو تباہ کر دیتا۔

لوکا بھی کبھی اس سے ملنے سعودیہ نہیں آیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ڈیمن موریٹی کے دشمنوں کو زرا سی بھی کوئی بھنک پڑھ جائے۔لیکن دونوں کا فون پر رابطہ آج بھی قائم تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں ڈیمن اور آج تو بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔"

لوکا کی پر جوش آواز پر صالح مسکرا دیا۔لوکا آج بھی اسے ڈیمن بلاتا تھا۔صالح نے اسے منع کیا تھا لیکن لوکا نے کہا تھا کہ وہ کچھ بھی بن جائے اس کے لیے وہ ڈیمن ہی رہے گا۔

"ایسا کیا ہو گیا آج روزلی نے تم سے عزت سے تو بات نہیں کر لی؟"

صالح نے شرارت سے پوچھا۔

"نہیں اپنی خوشی میں دیکھاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے پرجوشی سے کہا اور ویڈیو کال کا کیمرہ آن کر کے اپنی باہوں میں موجود چھوٹی سی جان کی طرف کیا۔ سرخ بالوں والی وہ چھوٹی سی گڑیا اپنی سبز آنکھیں بڑی کیے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔

"ماشاءاللہ لوکا بہت زیادہ مبارک ہو تمہیں اور روز کو۔۔۔"

صالح نے مسکراتے ہوئے پرجوشی سے کہا اور موبائل پارسا اور داؤد کی جانب کیا۔

"دیکھو لوکا اور روز کی چھوٹی سی گڑیا کو۔۔۔"

پارسا نے بھی مسکرا کر اس ننھی سی جان کو دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی داؤد جلدی سے بول اٹھا۔

"واؤ شی از سو پریٹی جسٹ لائک این اینجل۔۔۔۔"

داؤد اپنی آنکھیں بڑی کیے اس پیاری سی گڑیا کو دیکھ رہا تھا اور لوکا اسکی معصوم بات پر مسکرا دیا۔

"تمہیں یہ اینجل لگی ہے بیٹا تو آج سے یہی اس کا نام ہے۔ اینجلیکا سیدوری۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لوکا نے مسکرا کر روزلی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی بھی دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھی۔

"لیکن میں اسے اینجل ہی بلاؤں گا۔۔۔مائے اینجل"

داؤد نے گویا حکم سنایا اور اسکے اس حکمیہ انداز پر لوکا مسکرا دیا کیونکہ یہ انداز اسے موریٹی خاندان سے وراثت میں جو ملا تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم جو چاہے اسے بلا سکتے ہو۔۔۔۔"

لوکا نے مسکرا کر کہا پھر روزلی کو ہوش میں آتا دیکھ انہیں بائے کہہ کر کال بند کر گیا اور اسکے کال بند کرتے ہی داؤد صالح کی جانب مڑا۔

"بابا آپ جائیں اور لوکا انکل سے اینجل کو یہاں لے آئیں وہ اسے گم کر دیں گے۔۔۔"

داؤد نے اپنی ننھی سی مٹھیاں بھینچ کر کہا۔

"وہ انکی ہے بیٹا تو وہ اسے کیوں گم کریں گے؟'

پارسا نے پیار سے اسکا چہرہ تھام کر کہا۔

"نو مما شی از مائن۔۔۔مائی اینجل۔۔۔۔"

داؤد اتنا کہہ کر پارسا کی گود سے اٹھا اور ناراضگی کا اظہار کرتا وہاں سے چلا گیا جبکہ اسکی اس حرکت پر پارسا اور صالح نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا کیونکہ ان کا بیٹا بہت زیادہ فرماں بردار تھا۔

"اس کی بہن لے آنی چاہیے ہمیں بیلا۔۔۔۔"

پارسا صالح کی بات پر مسکرا دی اور اس کا چہرہ گلال ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جلد ہی آجائے گی ان شاءاللہ۔۔۔"

پارسا کا ہوں شرمیلا سا روپ دیکھ کر صالح پہلے حیران ہوا پھر بات کو سمجھتا اسے کمر سے پکڑا اپنے قریب کر گیا۔

"کیا سچ میں بیلا؟"

پارسا نے شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو صالح اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا۔

"اف میں کیسے بتاؤں کہ میں کتنا خوش ہوں الحمدللہ۔۔۔"

پارسا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"اللہ تعالیٰ ہماری خوشیوں کو ایسے ہی قائم رکھیں آمین۔۔۔"

"ثم آمین۔۔۔۔"

صالح نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں بہت زیادہ خوش تھے لیکن زندگی نے کب کون سا امتحان اپنی آڑ میں چھپا رکھا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

ختم شد

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com